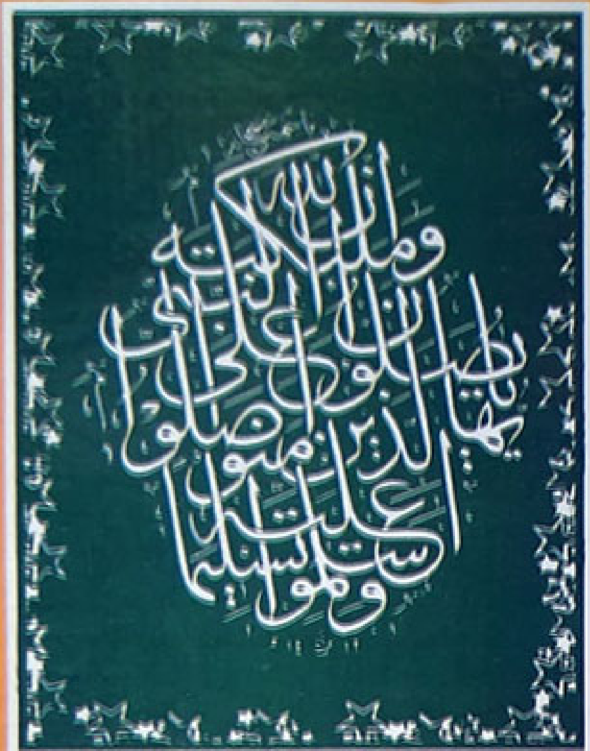


اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً

فضائلِ درود

تالیف احمد حسن قادری

زیرِ سرپرستی: صوفی غلام محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

محبتِ رسول

حقیقتِ درود

فضائل درود

غافلانِ درود کے لیے وعید

ترغیبِ درود

آدابِ درود

فوائد درود

برکاتِ درود

عجائب درود

افضل درود

احمدِ مختار کے اختیار و تصرفات

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود و رحمت بھیجتے ہیں پیغمبر علیہ السلام پر،
اے ایمان والو تم بھی آپ پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ الصَّلٰوةَ

فضائلِ درود

تالیف: احمد حسن قادری

زیر سرپرستی: صوفی غلام محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَارۡحَمۡھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیۡ صَغِیۡرًا

ترجمہ: اے اللہ میری اور میرے والدین کی مغفرت فرما اور ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی (شفقت و محبت سے)۔

برائے ایصالِ ثواب

اور اُمّت مسلمہ کے تمام مرحومین و مرحومات

طالب دعا

تقسیم فی سبیل اللہ

نام کتاب	:	فضائل درود
مؤلف	:	احمد حسن قادری
باراوّل	:	ستمبر ۲۰۱۶ء
باردوم	:	نومبر ۲۰۱۶ء
بارسوم	:	جولائی ۲۰۱۸ء
بارچہارم	:	جولائی ۲۰۲۱ء
بارپنجم	:	دسمبر ۲۰۲۳ء
تعداد	:	ایک ہزار
کمپوزنگ	:	فرخ بشیر قادری
قیمت	:	-/150 روپے

نوٹ: یہ تالیف چھپوا کر مفت تقسیم کرنے کی اجازت ہے۔

ملنے کا پتہ : B-622، بلاک 13، فیڈرل 'بی' ایریا، کراچی۔

فون نمبر: 0333-2193515 | 0302-8580975

ای میل syedahmedhasan@engro.com

انتساب

محبوبِ سبحانی، قطب ربانی، غوث الصمدانی، میراں محی الدین

شیخ سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

کے جدِ اعلیٰ، جوانانِ جنت کے سردار

روح و جانِ مصطفیٰ

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ

کے نام

گر قبول افتد زہے عز و شرف

منقبت بحضور سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مصطفیٰ کا عکس اور محبوبِ داور ہیں حسن
جتنے بھی ہیں اہل جنت سب کے سرور ہیں حسن

فاطمہ کے لال ہیں اور روح جانِ مصطفیٰ
وہ دلِ شبیر ہیں اور جانِ حیدر ہیں حسن

جن کے قدموں کے تلے ہیں اولیاء و اصفیاء
اس امام الاولیاء کے جدِّ اکبر ہیں حسن

آپ کے جلوے میں تاباں ہے جمال مصطفیٰ
جملہ اہل بیت میں، ظلِّ پیمبر ہیں حسن

اس گلستانِ کرم کی بات نہ پوچھو حسنؔ
ہر کوئی سب سے ورا، پر سب سے بڑھ کر ہیں حسن

احمد حسنؔ قادری

فہرست مضامین

مآخذ

نمبر شمار	کتاب	مصنف
۱	قرآن مجید	
۲	بخاری شریف	امام بخاری
۳	ترمذی شریف	امام ترمذی
۴	شرح مشکوٰۃ	شیخ عبدالحق محدث دہلوی
۵	مدارج النبوۃ	شیخ عبدالحق محدث دہلوی
۶	جذب القلوب	شیخ عبدالحق محدث دہلوی
۷	اخبارالاخیار	شیخ عبدالحق محدث دہلوی
۸	افضل الصلوٰۃ	امام یوسف بن اسماعیل نبہانی
۹	سعادت الدارین	امام یوسف بن اسماعیل نبہانی
۱۰	الشرف المؤبد لآل محمد	امام یوسف بن اسماعیل نبہانی
۱۱	کتاب الشفاء	قاضی عیاض
۱۲	مثنوی مولانا روم	مولانا جلال الدین رومی
۱۳	قصیدہ بردہ	امام شرف الدین بوصیری
۱۴	جلاء الافہام	حافظ ابن قیم
۱۵	القول البدیع	علامہ سخاوی
۱۶	آب کوثر	مفتی محمد امین
۱۷	خزینہ معارف (ابریز شریف)	سید عبدالعزیز دباغ

نمبر شمار	کتاب	مصنف
۱۸	انوار القدسیہ	امام شعرانی
۱۹	انفاس العارفین	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
۲۰	تحقیق العارفین فی الحقیقت سید المرسلین	غلام محمد (امام جلوی)
۲۱	ضیاء النبی	پیر کرم شاہ الازہری
۲۲	سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی	محمد یامین قادری چشتی
۲۳	دلائل الخیرات	محمد بن سلیمان جزولی
۲۴	اوائل الخیرات	محمد عبد الغفور خان النامی
۲۵	انوار احمدی	محمد انوار اللہ قادری
۲۶	ریاض الدرود	حبیبہ ریاض رحیم
۲۷	ملفوظات	صوفی برکت علی
۲۸	تقاریر	مولانا محمد شفیع اوکاڑوی
۲۹	بیانات	امیر اہلسنت محمد الیاس قادری

دیباچہ

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم. اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِین وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ المُرسَلِینَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصحَابِہٖ وَ اَولِیَائِہٖ اَجمَعِین

صلوٰۃ وسلام ہر مسلمان پڑھتا ہے مگر ہم میں سے بیشتر صلوٰۃ (درودشریف) و سلام کی اہمیت وافادیت سے واقف نہیں۔صلوٰۃ، درودشریف کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ اللہ عزوجل اوراس کے سارے ملائکہ روزازل سے، ہمیشہ ہمیشہ سے نبی کریم ﷺ پر درود بھیج رہے ہیں۔فرمانِ باری تعالیٰ ہے إِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہُ یُصَلُّونَ عَلَی النَّبِیِّ. بے شک اللہ اوراس کے ملائکہ نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔اللہ کا اپنے محبوب پر درود بھیجنا،فرشتوں کی بھری محفل میں اپنے محبوب کریم ﷺ کی تعریف وثناء کرنا ہے۔ثَنَائُہٗ عَلَیہِ عِندَ المَلَائِکَۃِ وَ تَعظِیمُہ (رواہ بخاری عن ابی العالیہ)

اللہ کے سارے فرشتے بھی حضور کے ذکر میں،ثناء وتعریف میں مشغول ہیں پھر اللہ نے اہل ایمان کو حضور اقدس ﷺ پر صلاۃ وسلام بھیجنے کا حکم دیا فرمایا یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَیہِ وَسَلِّمُوا تَسلِیماً. اے ایمان والوں تم بھی میرے حبیب کی تعریف وثنا کرو ان پر صلاۃ بھیجو اور ادب سے سلام بھیجو۔

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ، فرش پہ طُرفہ دھوم دھام

کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

کسی بھی دوسرے نبی و رسول کے بارے میں یہ نہ آیا کہ اس پر حق تعالیٰ اور فرشتے اس مداوت کے ساتھ درود بھیجتے ہیں نہ ہی کسی اور امت کو اپنے نبی پر اس طرح درود و سلام بھیجنے کا حکم ہوا۔

درود پاک ایک ایسی نعمت ہے جس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔یہ ایسا آب حیات ہے جس کے ذریعے رضائے الٰہی ، جنت میں دخول اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نعمتوں اور بقائے دائمی کا حصول ہوتا ہے اوران تمام نعمتوں سے بڑھ کر ایک عظیم نعمت یعنی جنت میں نبی

کریم ﷺ کا قرب نصیب ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ الصَّلَاۃً

بے شک قیامت کے روز انسانوں میں سے وہ میرے زیادہ نزدیک ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا ہے۔

حضور اقدس ﷺ کا قرب مبارک ایسی نعمت عظمیٰ ہے جس کے آگے تمام نعمتیں ہیچ ہیں اور اس نعمت کا حصول درود شریف کی کثرت سے ممکن ہے۔ نبی کریم ﷺ پر صلاۃ وسلام کے تحفے بھیجنا ایک ایسا عمل ہے جو ہر دعا اور استغفار سے بہتر ہے۔ یہ وہ عمل ہے جو بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہے اس کے رد ہونے کا کوئی ڈر، کوئی خوف نہیں۔ یہ وہ عمل ہے جس سے حضور اقدس ﷺ خوش ہوتے ہیں اور اللہ رب العزت راضی ہو جاتے ہیں۔ اس عمل سے بے پایاں رحمتیں اور برکتیں حاصل ہوتی ہیں، گناہ مٹتے ہیں، درجے بلند ہوتے ہیں۔

درود شریف کی فضیلت اجاگر کرنے کے لئے اکابرین نے شاندار کتب تحریر فرمائیں ان میں سعادت الدارین، افضل الصلوٰت، القول البدیع، جذب القلوب، جلاء الافہام وغیرہ شامل ہیں۔

موجودہ دور میں فضائل درود پر جس قدر بھی کتابیں لکھی گئیں ان ہی کتابوں کی مدد سے لکھی گئیں۔ فی زمانہ فضائل درود کی کتابوں میں مفتی محمد امین صاحب کی تالیف 'آب کوثر' کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ اس کے علاوہ محترم محمد یامین صاحب کی تالیف کردہ 'سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی' بے حد عمدہ تحریر ہے۔

راقم الحروف نے بھی ان عظیم کتابوں اور دیگر مستند کتابوں میں سے اپنی پسند کے پھول چن کر یہ گلدستہ 'فضائل درود' ترتیب دیا ہے۔ اے کاش حبیبِ رب العالمین ان برگزیدہ ثنا خوانوں کے صدقے اور اپنے بے پایاں الطاف عمیم سے میری اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازیں۔

دوستاں را کجا کنی محروم   تو کہ با دشمناں نظر داری

جس پر آشوب دور سے آج ہم گزر رہے ہیں وہ محتاج بیاں نہیں۔ طرح طرح

کے فتنے جس تندی اور بے باکی سے یورش کررہے ہیں وہ بھی سب پر عیاں ہے۔ علماء اور صوفیاء کا یہ فرض اولین ہے کہ مسلمانوں میں ہر طرح کے انتشار کا انسداد کریں، اختلافات کے بجائے اتفاقات کی طرف لوگوں کو متوجہ کریں اور مسلمانوں میں اتحاد پیدا کر کے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنا دیں تاکہ ان فتنوں کا مقابلہ کیا جا سکے۔ درود وسلام کی اہمیت سے، افادیت سے کسی کو انکار نہیں اگر ہر فرقہ، ہر مسلک ہر گروہ کے لوگ خلوص ومحبت کے ساتھ درود وسلام کی کثرت کریں تو یقیناً حضور کی توجہ وفیضان کے سبب، حضور کے یہ امتی یکجان ہو سکتے ہیں۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اپنے محبوب کے صدقے، اس کتاب کے ترتیب دینے والے اور اس کے پڑھنے والوں کے دلوں کو مصطفیٰ کریم ﷺ کی محبت سے سرشار کر دے اور ہم تمام کو خلوص ومحبت اور پوری توجہ سے اپنے پیارے حبیب پر بکثرت صلاۃ وسلام بھیجنے کی توفیق دے۔ ہمیں حضور ﷺ کی محبت میں زندہ رکھے، آپ کی محبت میں مارے آنجناب کی محبت میں اٹھائے اور حضور کے قدموں تلے محشور فرمائے اور رسالت مآب ﷺ کے دائمی قرب سے مشرف فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ نَبِیِّ الْکَرِیْم. وَ صَلَّ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

احمد حسن قادری

محبتِ رسول ﷺ

اللہ عز وجل نے قرآن مجید فرقان حمید میں اپنے پیارے حبیب کی امت کو جہاں کہیں بھی مخاطب کیا تو یَـا اَیُّھَـا الَّـذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔اے ایمان والوں کہہ کر خطاب فرمایا۔کہیں بھی ''**یـا قـومِ مـحمد**'' کہہ کر مخاطب نہیں کیا۔ایمان والے،اہل ایمان وہ ہیں جن کے پاس دولتِ ایمان ہے۔ایمان کیا ہے؟ عرف عام میں ایمان ''زبان سے اقرار کرنے اور دل سے تصدیق کرنے'' کا نام ہے۔یعنی اللہ پر ایمان ،اس کے رسولوں پر ایمان،اس کی کتابوں پر ایمان،اس کے ملائکہ پر ایمان،تقدیر پر ایمان اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان۔ان تمام باتوں کے ماننے کا زبان سے اقرار کرنا اور دل سے اس کی تصدیق کرنا ایمان ہے۔

جان لیں کہ اقرار باللسان وتصدیق بالقلب ایمان کا جسد ہے۔ایمان کی روح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے۔مطالع المسر ات میں ہے کہ اصل ایمان کے لئے اصل محبت شرط ہے اور ایمان کے کامل ہونے کے لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل محبت شرط ہے۔حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''**الا لا ایمان لمن لا محبة له**'' خبردار اس کے دل میں ایمان ہی نہیں جس کے دل میں (میری) محبت نہیں۔

مغزِ قرآن، روحِ ایماں، جانِ دین　　　ھست حبِّ رحمۃ اللعالمین

قرآن کا مغز،ایمان کی روح اور دین کی جان رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے۔اگر حضور کی محبت دل میں نہیں تو ایمان جسد بلا روح ہے اور یہ سب جانتے ہیں کہ روح کے بغیر جسد بالکل بیکار ہے۔

جو لوگ بلا محبتِ رسول صرف اتباع اور عمل پر زور دیتے ہیں وہ جان لیں کہ ایمان شرط ہے اور اعمالِ صالح مشروط۔اگر ایمان نہیں تو اعمال صالح رائیگاں ہیں۔بلا حبّ رسول اعمال صالح کی کوئی اہمیت نہیں۔اسی سبب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا '**لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰـی اَکُوْنَ اَحَـبَّ اِلَیْـهِ مِنْ وَلَـدِهٖ وَ وَالِـدِهٖ وَالـنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ**'

(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ) تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے ماں باپ، اولاد اورتمام انسانوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ کرے۔ایک اور حدیث میں وَ نَفْسِہٖ وَ مَالِہٖ کے زاید الفاظ ہیں۔یعنی اپنے نفس اور اپنے مال سے بھی بڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہونی چاہئیے۔اگر ایسا نہیں تو وہ مومن ہی نہیں۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ سنا تو بارگاہِ رسالت مآب میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ، آپ مجھے اپنی اولاد، اپنے والدین، اپنے مال اور سارے انسانوں سے زیادہ محبوب ہیں مگر میں اپنے دل میں اپنے نفس، اپنی جان سے بڑھ کر آپ سے محبت نہیں پاتا، تو رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کے قلب پر توجہ فرمائی جس کے سبب حضرت عمر پکار اٹھے 'یارسول اللہ اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب ہو گئے'۔ یہ سن کر حضور اقدس صلی اللہ علی وسلم نے فرمایا ''اے عمر اب تمہارا ایمان کامل ہوا۔''

مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں سچا پکا مومن کب بنوں گا' حضور نے فرمایا جب تو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے گا۔صحابی نے عرض کیا 'میری محبت اللہ تعالیٰ سے کب ہوگی' فرمایا جب تو اس کے رسول سے محبت کرے گا۔صحابی نے پھر عرض کیا 'اللہ کے رسول سے میری محبت کب ہوگی' فرمایا جب تو ان کے طریقے پر چلے گا اور ان کی سنت کی پیروی کرے گا اور ان سے محبت کرنے والوں کے ساتھ محبت کرے گا اور ان سے بغض رکھنے والوں کے ساتھ بغض رکھے گا اور کسی سے محبت کرے تو ان کی محبت کی وجہ سے کرے اور کسی سے عداوت رکھے تو ان کی وجہ سے'۔پھر فرمایا 'لوگوں کا ایمان ایک جیسا نہیں جس کے دل میں میری محبت جتنی زیادہ ہوگی اتنا ہی اس کا ایمان قوی ہوگا۔یوں ہی لوگوں کا کفر ایک جیسا نہیں جس کے دل میں میرے متعلق بغض زیادہ ہوگا اس کا کفر بھی اتنا ہی بڑا ہوگا' پھر فرمایا خبردار! جس کے دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان نہیں۔خبردار جس کے دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان نہیں۔خبردار جس کے دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان نہیں' (دلائل الخیرات)۔

تو ایمان والے وہ ہیں جن کے پاس حقیقتاً ایمان (جسد بہ مع روح) ہے۔جو بھی

حضور کی محبت کے بغیر ایمان کا اور اللہ سے محبت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔

جان لیں کہ محبت ایک دلی جذبہ ہے جس دل میں بھی یہ جذبہ پیدا ہو جاتا ہے اس کا دل محبوب کی طرف کھنچا رہتا ہے۔ محبوب کے ذکر کرنے اور سننے سے قرار پکڑتا ہے، اسے پھر اپنے محبوب میں نہ نقص وعیب نظر آتا ہے اور نہ ہی سن سکتا ہے۔ محبّ کو محبوب کو دیکھے بنا قرار ہی نہیں آتا۔ چین نہیں پڑتا۔ ایک صحابی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے اپنے اہل وعیال اپنے مال وجان سے زیادہ محبوب ہیں جب تک میں آپ کا جمال اقدس دیکھ نہ لوں مجھے قرار نہیں آتا۔ یارسول اللہ قیامت میں آپ بلند ترین درجہ پر فائز ہوں گے اور میں آپ سے کم تر درجہ میں ہوں گا تو جب میں آپ کو جنت میں دیکھ نہ سکوں گا تو مجھے قرار کیسے آئے گا؟ اللہ عزوجل نے اپنے حبیب کے اس عاشق کی تسکین کے لئے یہ آیت نازل فرمائی: ''**وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُوْلٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ**' جس نے بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ نے انعام فرمایا، انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین میں سے۔''

ایک صحابی نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب آئے گی؟ حضور نے فرمایا تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کی؟ صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس نماز روزوں کی کثرت تو نہیں البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا '**المرء مع من احب**' جو یہاں جس سے محبت کرتا ہے وہ (قیامت میں) اس کے ہمراہ ہوگا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک صحابی جب بھی بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے تو ٹکٹکی باندھ کر حضور ﷺ کا رخ انور دیکھتے رہتے اور آنکھ تک نہ جھپکتے۔ حضور نے اس سے دریافت کیا **مَا لَکَ** تو نے یہ کیا حال بنایا ہوا ہے؟ عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان! جب دل اداس ہوتا ہے تو حضور کے رخ انور کو دیکھ دیکھ کر اس کو تسلی دلاتا ہوں لیکن جب قیامت کا دن ہوگا حضور کا مقام بڑا اعلیٰ وارفع ہوگا، میں کیونکر حضور کا دیدار کرسکوں گا؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا **مَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ** جو میرے ساتھ محبت کرتا ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا (الشفاء۔ ضیاء النبی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا 'میری امت میں مجھ سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد آئیں گے اور ان کی تمنا یہ ہوگی کہ وہ اپنے اہل وعیال اور مال کے بدلے مجھے دیکھ لیں'۔

غزوہ احد میں حضور کے ایک صحابی حضرت زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ شدید زخمی تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں پانی پلایا۔ حضرت زیاد نے کہا 'اللہ کے رسول پر اللہ کی رحمتیں ہوں، کاش کوئی انہیں بتادے کہ ان کا غلام زیاد دنیا سے رخصت ہو رہا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے حضور کو مطلع کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، پوچھا زیاد کیا حال ہے، آنکھیں کھولو۔ دیکھو میں آ گیا ہوں۔ زیاد نے آنکھیں کھولیں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حبیبِ کبریا کو سامنے پا کر وجد میں آ گئے، حضور کے جلوؤں میں گم ہو گئے۔ حضور نے پوچھا زیاد کوئی آخری تمنا؟ زیاد نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا صرف ایک تمنا ہے اور بہ مشکل اپنا جسم گھسیٹ کر اپنا سر سرکار کے قدموں میں رکھ دیا اور کہا 'میں اللہ کے رب ہونے سے، اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔ **فزت برب الکعبۃ**' (ربِ کعبہ کی قسم میں کامیاب ہو گیا) کہتے ہوئے سرکار کے قدموں میں حیاتِ جاوداں پا گئے۔ (فیضانِ سنت)

تو محبت ایک دلی جذبہ ہے۔ عمل اور اتباع محبت کے دلائل میں سے ایک دلیل ہے مگر اگر کوئی بدعملی کا شکار ہے تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس کے دل میں حضور کی محبت نہیں۔ بخاری شریف کی حدیث میں ہے حضور کے صحابہ میں ایک شخص تھا جس کا نام عبداللہ تھا اور لقب حمار تھا۔ شراب نوشی کا عادی تھا۔ شراب کی حرمت کے بعد بھی یہ پینا ترک نہ کر سکا کئی دفعہ پکڑا گیا۔ حد لگائی گئی مگر پھر پینا شروع کر دیتا۔ ایک مرتبہ حد لگاتے ہوئے صحابہ نے اس پر لعنت بھیجنا چاہی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً فرمایا '**لَا تَلْعَنُوْہُ فَاِنَّہٗ یُحِبُّ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ**' اس پر لعنت نہ کرنا کہ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ حضور نے

ایسا کیوں فرمایا؟ اس کے دل میں موجود اللہ اور اس کے رسول سے محبت کی تصدیق کیوں کی؟ اس کا کیا ایسا کام تھا کہ حضور اس کی محبت کی تصدیق فرما رہے ہیں؟ یہ شخص حضور کی مجلس میں حاضر رہتا اور دیکھتا کہ سارا دن لوگ آتے اور حضور سے اپنے غموں اور دکھوں کو بیان کرتے۔ حضور سب کی دلجوئی فرماتے سب کے دکھوں کو بانٹتے مگر کوئی ایسا نہ آتا جو حضور کے غم بانٹتا، حضور کا حال پوچھتا۔ سارا دن یہ دیکھتا پھر وہ حضور کو خوش کرنے کی نیت سے کوئی لطیفہ سناتا، حضور کو ہنساتا۔ بس اس کا یہ کام تھا۔ بظاہر شراب نوشی کا ارتکاب مگر دل میں حضور کو خوش کرنے، حضور کو خوش دیکھنے کی نیت و کوشش۔ اور حضور فرماتے ہیں خبردار اس پر لعنت نہ کرنا کہ یہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور مجھ سے محبت ہی اللہ سے محبت ہے جبکہ نماز روزہ اور عبادت کی کثرت کے باوجود بے شمار لوگ حضور کی محبت سے محروم رہتے ہیں۔ جیسا کہ بخاری شریف کی اس حدیث میں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ کے بعد مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ ذوالخویصرہ تمیمی نے گستاخی سے کہا 'اے محمد! اللہ سے ڈرو اور انصاف سے کام لو' تو حضور کا رخ پرنور جلال سے سرخ ہو گیا آپ نے فرمایا اگر میں انصاف نہ کروں گا تو کون کرے گا۔ حضرت عمر نے اس گستاخ کو قتل کرنے کی اجازت چاہی تو حضور نے منع فرما دیا اور فرمایا کہ اسے میری امت کے بہترین لوگ قتل کریں گے اور اس کی نسل پھیلتی جائے گی، ان کی عبادت دیکھ کر تم اپنی عبادات پر شرماؤ گے مگر ان سے ایمان ایسا نکل جائے گا جیسے تیر شکار سے (بخاری)۔ تو اس دوسری قسم کے لوگوں کے بظاہر اعمال بہت ہوں گے بظاہر بڑے نمازی بڑے پرہیزگار ہوں گے مگر حضور کے گستاخ اور بے ادب ہونے کی وجہ سے ایمان کا نام ونشان نہ ہوگا۔

جان لیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت تمام تر طاعتوں اور عبادتوں کی اصل ہے۔ تمام تر عبادات حضور کے صدقہ اور طفیل ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے ہی دل سینوں میں زندہ اور روشن ہوتے ہیں۔ یہ کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، عبادات ہوں اور آپ ﷺ کی محبت نہ ہو تو سب بیکار ہے۔ حضور کی محبت کے بغیر نہ سوز ہے نہ ساز، نہ ذوق ہے نہ شوق۔ بلا محبتِ رسول، زندگی ایک بوجھ ہے، بے لذت و کیف ہے۔ بزم ہستی میں

رونق آنجناب کی محبت کے سبب ہے۔

انسانیت کا کمال، اپنے آپ کو ان کے درِ اقدس تک پہنچانا ہے جو آپ تک پہنچ گیا وہ اللہ تک پہنچ گیا۔ جو آپ تک نہ پہنچ سکا وہ ہلاک و برباد ہو گیا۔

بہ مصطفٰے بہ رساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ اُو نہ رسیدی تمام بو لہبی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت زندگی کا حاصل ہے۔ اولیاء اللہ کے دل آنجناب کی محبت سے ہی مخمور و مسرور ہیں۔ جس دل میں آپ کی محبت جلوہ گر ہو گئی وہ مسرور ہو گیا، مخمور ہو گیا، شاد ہو گیا، آباد ہو گیا، سرفراز ہو گیا، بے نیاز ہو گیا۔

درحقیقت دل وہی ہے جس میں آپ کی محبت ہے۔ اگر ساری کائنات پاس ہو اور آپ کی محبت نہ ہو تو گویا پاس کچھ بھی نہیں اور اگر پاس کچھ بھی نہ ہو مگر آنجناب کی محبت حاصل ہو تو پھر ہر شے پاس ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر شے پر حاوی، زندگی کا حاصل اور دونوں جہانوں کا سرمایہ ہے۔

محبت جس دل میں جلوہ گر ہو، وہ دل اپنے محبوب سے ملنے کے لئے، اسے پانے کے لئے بے قرار ہو جاتا ہے۔ شب و روز ایک ہی دھن میں محو اور مستغرق رہتا ہے، کبھی کسی اور طرف رجوع نہیں کرتا اور نہ ہی محبوب کے سوا کسی شے کو پا کر خوش ہوتا ہے۔ بس ہمہ وقت اپنے محبوب کے خیالوں میں گم رہتا ہے، اسی کی یاد سے راحت حاصل کرتا ہے اور اسی کے تذکرے سے مخمور ہو جاتا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے محبت کی سب سے بڑی دلیل کے بارے میں ارشاد فرمایا **مَنْ اَحَبَّ شَيْئًا فَاَكْثَرَہ ذِكْرُہٗ** جو جس شے سے محبت کرتا ہے اس کا کثرت سے ذکر کرتا ہے۔ اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ محبت اپنے پیارے حبیب جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ حق تعالیٰ روزِ ازل سے، ہمیشہ ہمیشہ سے اپنے محبوب کے ذکر میں، اس کی تعریف و ثناء میں مشغول ہے۔ فرمایا **اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِىِّ** ، بیشک اللہ اور اس کے ملائکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ بھیج رہے ہیں۔ جب کچھ نہ

تھا صرف اللہ تھا اس وقت بھی اللہ اپنے محبوب کی ثناء وتعریف میں مشغول تھا۔ جب کچھ نہ ہو گا صرف اللہ ہوگا اس وقت بھی حق تعالیٰ ذکرِ مصطفےٰ کر رہا ہوگا۔ کثرتِ ذکر دلیل محبت ہے اور محبّ کومحبوب کے ذکر کے سوا کچھ اور سننا پسند نہیں ہوتا۔ محبّ چاہتا ہے کہ محبوب کا ہی تذکرہ ہوتا رہے اسی بناء پر حکم دیا۔ یَـا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْماً ’اے ایمان والوں تم بھی میرے حبیب پر صلاۃ بھیجو، ان کا ذکر خیر کرو، ان کی تعریف وثنا کرو اور پھر ادب کے ساتھ ان پر سلام بھیجو۔

محبت کی دوسری بڑی دلیل لقائے محبوب کا شوق ہے۔ محبّ محبوب کے چہرے کو تکتے رہنا چاہتا ہے۔ محبوب کو دیکھنے سے اس کا جی نہیں بھرتا۔ اللہ عز وجل کی نگاہیں رخ مصطفےٰ سے ہٹتی ہی نہیں۔ فرمایاوَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا اور اپنے رب کے حکم پر صبر کیجئے بے شک آپ (ہمہ وقت) میری نگاہوں میں ہیں۔

محبت کی تیسری بڑی دلیل کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ’حبک شیئًا یعصمی و یعمی‘ جوجس شے سے محبت کرتا ہے اس کے بارے میں اندھا اور بہرہ ہو جاتا ہے یعنی نہ اسے محبوب میں کوئی نقص وعیب نظر آتا ہے اور نہ ہی وہ کسی سے اس کی برائی سن سکتا ہے۔ مشرکین مکہ نے حضور کی شان اقدس میں جب بھی جسارت کی اللہ عزوجل نے اس کا خود دفاع کیا۔ ولید بن مغیرہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ایک بے ادبی کی تو حق تعالیٰ نے اس کے دس عیب کھول کھول کر بیان کر دیئے اور یہ تک بتا دیا کہ یہ حرام زادہ ہے۔ ولید اپنی ماں کے پاس آیا اور کہا محمد کے رب نے میرے دس عیب بیان کئے۔ نو کا مجھے علم ہے کہ وہ مجھ میں ہیں، اس دسویں عیب یعنی حرام زادہ ہونے کے بارے میں مجھے تو بتا۔ ماں نے کہا جب نو باتیں صحیح ہیں تو یہ دسویں بات بھی درست ہے۔ تو محبت اندھی اور بہری ہوتی ہے۔ نہ محبّ کو محبوب میں نقص نظر آتا ہے نہ وہ اس بارے میں سن سکتا ہے۔

کسی نے ایک عاشق سے کہا ارے تیرے محبوب کے چہرے پر تو چیچک کے داغ ہیں۔ عاشق نے کہا ’’وہ داغ نہیں ستارے ہیں اور چاند ہمیشہ ستاروں میں ہی بھلا لگتا

ہے۔'' ان لوگوں پر افسوس ہے جو بے عیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں عیب ونقص ڈھونڈتے ہیں اور حضور سے محبت کے دعویدار بھی ہیں! حضرت حسان بن ثابت نے کیا خوب فرمایا:

خلقت مبرأ من کل عیبٍ … کانک قد خلقت کما تشاءُ

یا رسول اللہ! اللہ نے آپ کو ہر عیب سے پاک پیدا فرمایا اور آپ کو ویسا ہی پیدا فرمایا جیسا آپ نے چاہا۔ اگر یہ بات خلاف حق ہوتی حضور منع فرما دیتے۔ وحی الٰہی اس کے برخلاف نازل ہو جاتی۔ مگر ایسا نہ ہوا بلکہ حضور اس شعر پر خوش ہوئے اور حسان کے حق میں دعا فرمائی۔

ہر انسان اپنے محسن سے ضرور محبت کرتا ہے کہ یہ انسانی فطرت ہے۔ اس دارِ فانی میں اگر کوئی ہم پر ذرا سا احسان کر دے، وقت پر کام آ جائے ہماری مصیبت وتکلیف دور کر دے تو ہمارے دل میں اس کی محبت وعظمت (اس احسان کے سبب) جاگزیں ہو جاتی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر شہ پر احسان عظیم ہے عالمین میں سے کون سی شہ رحمتِ عالمیاں سے بے نیاز ہو سکتی ہے۔ انسان، حیوان، اشجار، نباتات و جمادات اپنے وجود و بقا کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے محتاج ہیں۔ ہمارا وجود، نمود، حیات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مرہون منت ہے۔ یہ جو نظام کائنات رواں دواں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دم قدم اور فیضانِ رحمت سے ہے

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو … جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

پھر دنیا وعقبٰی کی نعمتیں دنیا میں اسلام، ایمان، نظام حیات، دین اور عمدہ اخلاق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے نصیب ہوئے اور آخرت میں عذابِ الٰہی سے نجات و خلاصی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ممکن ہو گی اور جنت میں ہمیشہ کے لئے دخول اور وہاں کی نہ ختم ہونے والی انمول نعمتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ملیں گی۔ تو جن کے صدقے دنیا وعقبٰی کی ساری نعمتیں ہوں کیا وہ اس بات کا استحقاق نہیں رکھتے کہ ان سے سب سے زیادہ محبت کی جائے؟

محبت کا کمال یہ ہے کہ محبّ پر محبوب کا رنگ غالب آ جاتا ہے، محبّ کو دیکھنے سے

اسکے محبوب کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ محبوب کی صفات کا محب پر غلبہ ہو جاتا ہے اور یہ بات مسلسل محبوب کی طرف متوجہ رہنے سے محب میں پیدا ہوتی ہے۔ محب کو محبوب کی ہر بات ہر ادا پیاری ہوتی ہے۔ پھر محب بلا تکلیف، غلبہ محبت کے سبب خود بخود اعمال، اخلاق، کردار و معاملات میں محبوب کی پیروی شروع کر دیتا ہے۔ محبوب کی پسندیدہ باتوں کو اپناتا ہے، محبوب کے ناپسندیدہ سے اجتناب کرتا ہے، محبوب کی بارگاہ کے آداب بجا لاتا ہے اور اس طرح بالآخر حضوری کی دولت سے مشرف ہو جاتا ہے۔ محبوب کے جلووں سے اس کی روح سیراب ہو جاتی ہے پھر محبّ، محبوب کی ذات میں فنا ہو کر محبوب کا مظہر ہو جاتا ہے۔ پھر محبّ میں نہ کوئی عیب رہتا ہے نہ نقص نہ اوصاف ذمیمہ۔ پھر وہاں محبوب کے اوصاف کا ظہور رہتا ہے۔

مرحبا اے عشق خوش سودائے ما

اے طبیبِ جملہ علّت ہائے ما

اے دوائے نخوت و ناموس ما

اے کہ افلاطون و جالینوس ما

مولانا روم فرماتے ہیں اے عشق رسول تو ہمیشہ شاد باد رہے کہ تو نے میرا دل خوش کر دیا۔ اے عشق تو میری جملہ بیماریوں اور خامیوں کے واسطے طبیب بن گیا۔ اے عشق تو میرے تکبر و غرور و انانیت کے واسطے دوائے حاذق ہے اور اے عشق تو حقیقتاً میرے واسطے ایسا ہے جیسا بیمار کے واسطے افلاطون اور جالینوس

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت عظمیٰ ہاتھ آ گئی اور جنہیں نہیں ملی ان کے واسطے مولانا روم نے نسخہ تجویز کیا:

عشق پیدا است از زاریِ دل

نیست بیماری زبیماری دل

عشق رقت قلبی سے پیدا ہوتا ہے دل کی زاری محبوب کی یاد میں رونا عشق بڑھاتا ہے اور یہ ایسی بیماری ہے کہ اس جیسی دل کی اور کوئی بیماری نہیں۔''

تو ایمان سارے کا سارا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے اور محبت کا تقاضا محبوب کا ذکر کثیر ہے۔ اللہ نے اہل ایمان کو اپنے حبیب کے ذکر کثیر کا حکم دیتے ہوئے فرمایا۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً. اے ایمان والوں۔ اے میرے محبوب سے محبت کرنے والوں! اس محبت کو کثرتِ صلاۃ وسلام سے بڑھاتے رہو یہاں تک کہ وہ عشق میں تبدیل ہوجائے۔

☆

بیت

سیدنا محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی

چو ذرّہ ذرّہ شود ایں تنم بہ خاکِ لحد
تو بشنوی صلوٰت از جمیعِ ذرّا تم
سلام گویم و صلوٰۃ بر تو ہر نفسے
قبول کن بہ کرم ایں سلام و صلواتم

(۱) اگر میرے جسم کا ریزہ ریزہ قبر کی مٹی میں مل جائے تب بھی آپ میرے جسم کے تمام ذرّوں سے درود وسلام کی آواز سنیں گے۔

(۲) میرا ہر سانس آپ پر درود وسلام پڑھتا ہے، آپ اپنے کرم سے میرے اس درود وسلام کو قبول فرمالیں۔

حقیقتِ درود

کوئی مانے یا نہ مانے مگر یہ حقیقت ہے کہ دنیا اور آخرت کی ساری نعمتیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہیں۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مبعوث ہونا، ساری انسانیت پر اللہ عزوجل کی سب سے بڑی نعمت ہے۔اس نعمتِ عظمیٰ کی تشریف آوری کو حق تعالیٰ نے ہم پر بطور احسان جتلایا۔ارشاد باری ہوا'لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً'(آل عمران:۱۶۴)۔تحقیق اللہ نے مومنوں پر احسان فرمایا کہ ان میں اپنا رسول مبعوث فرمایا'۔پھر حق تعالیٰ نے اس نعمتِ عظمیٰ کی تعظیم کے لئے ایمان والوں کو کثرت سے درود و سلام پڑھنے کی تاکید کی۔فرمایا:اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً (سورۃ احزاب ۵۶)'بیشک اللہ اور اس کے ملائکہ نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔اے ایمان والوں تم بھی حضور ﷺ پر درود و سلام بھیجو'۔

اللہ نے آدم علیہ السلام کی تعظیم کے لئے فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا اور اپنے حبیب ﷺ کی تعظیم کے لئے ایمان والوں کو درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا۔آدم کی تعظیم کے لئے جس بات کا حکم دیا گیا، اللہ اس میں خود شریک نہ تھا مگر اپنے حبیب کی تعظیم کے لئے جس بات کا حکم دیا اس میں وہ خود بھی اور اس کے تمام ملائکہ بھی شریک ہیں۔آدم کی تعظیم سے جس نے منہ موڑا، اللہ نے پھر نہ اس کی نمازوں کو دیکھا نہ عبادات کو نہ علم کو نہ توحید کو، چھ لاکھ برس اللہ کی عبادت کرنے والے اور فرشتوں کو درسِ توحید دینے والے ابلیس کو راندہ درگاہ کر دیا قیامت تک کے لئے طوق ملامت ڈال دیا تو جو اس کے حبیب ﷺ کی تعظیم کا انکار کرے اس کا وہ کیا انجام کرے گا؟

یہ صلاۃ یعنی درود ہے کیا؟ بعض علماء نے اس سے مراد رحمت لی ہے۔اگر صلوٰۃ سے رحمت مراد لی جائے تو آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہوگا کہ 'بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر رحمت بھیجتے ہیں۔اے ایمان والوں تم بھی آپ ﷺ پر رحمت اور سلام بھیجو'۔یا اللہ ہم اس رحمتِ عالمیاں ﷺ پر کیسے رحمت بھیج سکتے ہیں؟ ہم تو خود ان کی رحمتوں کے محتاج

ہیں، ہمارے پاس رحمت کہاں؟ لہٰذا ہم اللہ سے عرض کرتے ہیں ’’اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ‘ اے اللہ تو محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔ تو حقیقتاً درود یعنی رحمت اللہ بھیج رہا ہے، نام ہمارا ہو رہا ہے۔

علماء نے جو فرمایا کہ صلوٰۃ بمعنی رحمت ہے وہ اپنی جگہ صحیح ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ صلوٰۃ اور رحمت دو علیحدہ چیزیں ہیں جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّھِمْ وَرَحْمَةٌ (سورۂ بقرہ ۱۵۷) یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے صلوٰۃ اور رحمت ہے اس آیت سے ثابت ہے کہ صلوٰۃ اور چیز ہے، رحمت اور چیز ہے۔

بخاری شریف میں ایک تابعی بزرگ حضرت ابو العالیہ رحمتہ اللہ علیہ نے صلوٰۃ کے معنی ’تعریف‘ اور ’ثناء‘ کئے ہیں۔ اگر یہ معنی مراد لئے جائیں تو آیت کا مطلب ہوا۔ ’بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ کی تعریف و ثناء میں مشغول ہیں اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ کی تعریف و ثناء کرو اور احترام کے ساتھ ان پر سلام بھیجو‘۔ یہاں پھر وہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم حضور اقدس ﷺ کی کماحقہٗ تعریف و ثناء کیسے کر سکتے ہیں جبکہ ہم آپ ﷺ کی شان و عظمت سے حقیقتاً واقف نہیں اور ہم کیا حضور اقدس ﷺ کے سب سے قریبی ساتھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور ﷺ نے خود فرمایا: ’اے ابو بکر! مجھے اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث کیا‘ لم یعرفنی حقیقتاً غیر ربی‘ میرے حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جب ہم آپ ﷺ کی حقیقت اور شانِ عظمت سے واقف ہی نہیں تو آپ ﷺ کی تعریف و ثناء کماحقہٗ بیان کر ہی نہیں سکتے۔ لہٰذا ہم حق تعالیٰ کی جناب میں عرض کرتے ہیں: ’’اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ‘ اے اللہ تو حضور ﷺ اور آپ کی آل کی تعریف و ثناء کر جیسا کہ ان کی تعریف و ثناء کا حق ہے اور ان پر برکتیں اور سلامتی نازل فرما۔

اگر ہم غور کریں تو معلوم ہو گا کہ محفلِ میلاد کا انعقاد درحقیقت اس آیت کریمہ پر عمل پیرا ہونا ہے۔ محفل میلاد میں پہلے حضور ﷺ کی تعریف و ثناء نعتوں کی شکل میں تقریر و بیان کی شکل میں، کی جاتی ہے پھر ادب و احترام سے حضور ﷺ پر سلام پڑھا جاتا ہے۔ اسی

سبب فقہاء نے فرمایا: و من تعظیمہٖ عمل المولد محفل میلاد کا انعقاد حضور ﷺ کی تعظیم میں سے ہے۔

تو اللہ عز وجل نے آدم کی تعظیم کے لئے فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا اور اپنے حبیب کی تعظیم کے لئے مومنوں کو حضور ﷺ کی ثناء وتعریف کرنے اور ادب و احترام سے سلام بھیجنے کا حکم دیا۔ جان لیں کہ حضور اقدس ﷺ کی ثناء خوانی، آپ ﷺ کی خوشی اور رضا مندی کی موجب ہے اور آپ کے خوش ہونے سے اللہ خوش ہوتا ہے۔

اگرچہ نبی مکرم ہمارے درود وسلام اور ہماری ثناء خوانی کی احتیاج نہیں رکھتے کہ آپ ﷺ پر آپ کا رب اور اس کے لا تعداد فرشتے مسلسل درود بھیج رہے ہیں مگر آپ ﷺ نے ہمیں کثرتِ درود وسلام کی ترغیب اس لئے دی کہ آپ نے اس میں امت کے لئے بے حد فوائد دیکھے اور آپ ﷺ ہمارے فائدے، ہماری بہتری کے بے حد خواہاں ہیں کہ حق تعالیٰ نے فرمایا **حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ** میرے محبوب تمہاری بھلائی و بہتری کے بے حد حریص ہیں۔

جس کسی نے بھی نبی مکرم نورِ مجسم ﷺ کی تعریف وثناء کی وہ محروم نہ رہا۔ شیخ ابو المواھب شاذلی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک محفل میں حضور ﷺ کی تعریف وثناء میں فرمایا:

محمدبشرٌ لا کا لبشر　　　کانه یاقوت بین الحجر

محمد ﷺ بشر ہیں لیکن عام لوگوں کی مثل نہیں بلکہ تمام بشریت میں آپ ﷺ ایسے بشر ہیں جس طرح یاقوت پتھروں میں۔ یعنی یاقوت پتھر ہے مگر عام پتھروں کی طرح نہیں۔ عام پتھر لوگوں کی ٹھوکروں میں ہوتے ہیں جبکہ یاقوت بادشاہ کے تاج کی زینت ہوتا ہے۔ شیخ ابوالمواھب شاذلی کو خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا 'تو نے جو میری تعریف میں یہ کلمہ کہا اس کے عوض حق تعالیٰ نے تیری مغفرت فرمادی اور ان تمام کی بھی جنہوں نے اس کلمے کو سنا۔ پھر شیخ ابوالمواھب شاذلی کا ساری زندگی معمول رہا کہ ہر مجلس میں وہ اس کلمے کو تبرکاً دہراتے۔

امام شرف الدین بوصیری رحمتہ اللہ علیہ اپنے زمانے کے جید عالم اور محدث تھے۔ حضور ﷺ کے سچے عاشق اور ثناء خواں تھے۔ آخری عمر میں آپ پر فالج کا حملہ ہوا اور نصف

بدن بیکار و بے حس ہو گیا۔ اس وقت کے اطباء سے بڑا علاج کروایا مگر افاقہ نہ ہوا بالآخر سب نے جواب دے دیا۔ امام بوصیری نے حضور ﷺ کی تعریف میں قصیدہ کہا جس میں پہلے حضور کی تعریف و ثناء کی گئی، حضور کے فضائل و مناقب بیان کئے گئے پھر آخر میں اپنی حالت زار بیان کرتے ہوئے حضور اقدس ﷺ سے استغاثہ کیا۔

یا اکرم الخلق ما لی من الوذبہ　　　سواک عند حلول الحادث العمم

اے تمام مخلوق سے بزرگ تر آپ کے سوا کوئی ایسا نہیں جس سے حادثہ عام کے نازل ہونے میں پناہ چاہوں۔ امام بوصیری فرماتے ہیں مجھے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ تشریف فرما ہیں۔ اور آپ کے رو برو انبیاء اور اولیاء کا اژدھام ہے، خوش قسمتی سے میں بھی اس مجلس میں موجود ہوں۔ حضور ﷺ نے مجھے طلب فرمایا اور کہا اے شرف الدین! تم نے ہماری تعریف و ثناء میں جو لکھا ہے اسے سناؤ۔ چنانچہ میں نے پورا قصیدہ آپ کے حضور پڑھا۔ جب میں قصیدہ سنا رہا تھا تو حضور ایسے جھوم رہے تھے جیسے صبح کی ٹھنڈی ہوا درختوں کو ہلاتی ہے۔ جب میں نے قصیدہ مکمل کیا تو آپ نے میرے مفلوج اعضاء پر اپنا دست مبارک پھیرا اور اپنی چادر مبارک مجھے عطا فرمائی۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے دیکھا کہ میرے جسم پر فالج کا ذرہ برابر اثر باقی نہ رہا اور آپ کی عطا کردہ چادر شریف میرے ہاتھوں پر تھی۔ میں بلا کسی سہارے اٹھا، وضو کیا اور شکرانے کے نفل پڑھے۔ دوسرے دن ایک درویش آیا اور کہا اے شرف الدین مجھے وہ قصیدہ لکھ دو جس کا پہلا شعر 'امن تذکر جیران بذی سلم' ہے۔ امام شرف الدین بڑے حیران ہوئے اور کہا کہ اب تک میرے اس قصیدے سے کوئی مطلع نہیں، تمہیں اس کا کیسے پتہ چلا؟ درویش نے کہا شرف الدین میں اس محفل میں موجود تھا جس میں تم نے حضور کے روبرو قصیدہ پیش کیا اور حضور اقدس ﷺ نے تمہیں لاعلاج مرض سے شفا بخشی اپنی چادر مبارک تمہیں عطا کی۔ اے شرف الدین وہ قصیدہ مجھے دو تا کہ لوگ اس سے استفادہ کریں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ حضور اس کو سن کر کس قدر خوش ہوئے اور کیسا اس کی طرف متوجہ ہوئے! امام بوصیری نے قصیدہ بردہ شریف درویش کو لکھ کر دیا۔ 'بردہ' یعنی چادر کو

کہتے ہیں کیونکہ حضورﷺ نے بطور انعام چادر عطا فرمائی اس بناء پر قصیدہ کا نام قصیدہ بردہ مشہور ہوگیا۔ لوگوں پر امام شرف الدین بوصیری کی صحت یابی کا راز کھل گیا اور قصیدہ کی برکت عام طور پر ظاہر ہونے لگی۔

معلوم ہوا کہ حضورﷺ کی ثناء وتعریف، اللہ اور اس کے رسول کو خوش کرتی ہے اور کیونکہ حضورﷺ کے شرف وعظمت کی کوئی حد ہی نہیں کہ حق تعالیٰ نے آنجناب رسالت مآبﷺ کی شان میں فرمایا ' وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُوْلٰى ' 'آپ کی ہر آنے والی ساعت گزری ہوئی ساعت سے بہتر ہے'۔

آپﷺ کا حال مسلسل ترقی پر ہے۔ آپ کے درجات ومقامات میں، شان و عظمت میں ہر آن اضافہ ہورہا ہے لہٰذا جو شرف وعظمت حضور اقدسﷺ کی طرف منسوب کی جائے، آپﷺ اس کے اہل ہیں۔ جیسا کہ امام شرف الدین بوصیری رحمتہ اللہ علیہ نے قصیدہ بردہ میں حضور کیلئے کہا اور اسے حضور کے سامنے پڑھا:

و انسب الی ذاته ما شئت من شرف   وانسب الی قدرہٖ ما شئت من عظم

فان فضل رسول اللہ لیس له   حد فیعرب عنه ناطق بفم

'جس قدر چاہے آپﷺ کی ذاتِ مقدسہ کو شرف سے نسبت دے اور جس قدر چاہے رتبہ و بزرگی کو آپﷺ سے منسوب کردے کیونکہ رسول اللہﷺ کے فضائل کی کوئی حد نہیں جسے کہنے والا اپنے منہ سے ظاہر کرسکے'۔

تو صلاۃ کی حقیقت حضورﷺ کی تعریف وثناء ہے۔ کیونکہ ہم حضورﷺ کی شان و حقیقت سے کماحقہٗ واقف وآگاہ نہیں جیسا کہ آنجناب کی تعریف وثناء کا حق ہے، ویسی ثناء و تعریف ہم کرنہیں سکتے لہٰذا ہم اللہ عزوجل سے عرض گزار ہوتے ہیں کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اے اللہ تو اپنے حبیب کی تعریف وثناء کر جیسا کہ تعریف وثناء کا حق ہے۔

فضائل درود

۱۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند فرماتا ہے۔ (مشکوٰۃ۔ دلائل الخیرات)

۲۔ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ایک دن دربارِ نبوت میں حاضر ہوا تو میں نے اپنے آقا رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اتنا خوش اور ہشاش بشاش دیکھا کہ میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے سبب دریافت کیا تو فرمایا میں کیوں نہ خوش اور ہشاش بشاش ہوں کہ ابھی ابھی میرے پاس سے جبرائیل علیہ السلام یہ پیغام دے کر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محبوب کیا آپ اس بات پر راضی نہیں کہ آپ کا کوئی امتی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے تو میں اور میرے فرشتے اس پر دس رحمتیں بھیجیں اور میں اس کے دس گناہ مٹا دوں اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دوں اور جو ایک مرتبہ سلام پڑھے تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں، لہٰذا آپ اپنی امت کو اس بات کی خوشخبری سنا دیجئے اور ساتھ یہ بھی فرما دیجئے کہ اے امت اب تمہاری مرضی تم درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔ **صلی اللہ تعالٰی علیہ و علٰی الہ و اصحابہٖ و ازواجہٖ و ذریتہٖ دائماً ابدًا و بارک وسلّم**

اسی سبب حضور ﷺ نے درود کی بے حد ترغیب دی کہ اس میں امت کے لئے بے حد بھلائی اور خیر ہے۔ (القول البدیع)

۳۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا 'قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا' (ترمذی)

محبّ کے لئے محبوب کے قرب سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے جب حضور نے فرمایا سَلْ مَا شِئْتَ جو چاہے مانگ لے تو

حضرت ربیعہ نے عرض کیا 'یا رسول اللہ! میں جنت میں آپ کی رفاقت کا طلبگار ہوں' تو محبّ کے لئے سب سے بڑی نعمت محبوب کا قرب ہے اور اس کے بغیر ساری نعمتیں بیکار ہیں۔ اپنے سارے محبین کو محبوب رب العالمین نے اپنے قرب کا یہ نسخہ بتا دیا۔ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ و عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَہٗ**

۴۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے دربارِ نبوّت میں عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ پر کثرت سے درود پاک پڑھتا ہوں (یا کثرت سے پڑھنا چاہتا ہوں) تو کتنا پڑھوں؟ فرمایا تو جتنا چاہے پڑھ۔ میں نے عرض کی (باقی اوراد و وظائف میں سے) چوتھا حصہ درود پاک پڑھ لیا کروں؟ تو فرمایا جتنا تو چاہے پڑھ اور اگر اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میرے آقا! اگر زیادہ کرنے میں بہتر ہے تو میں نصف درود پاک پڑھ لوں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر تو اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ عرض کی میری آقا! دو تہائی درود پاک پڑھ لیا کروں؟ فرمایا تیری مرضی اور اگر تو اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہوگا۔ عرض کی اے آقا! تو میں سارا ہی درود پاک نہ پڑھ لیا کروں؟ تو رحمت اللعالمین ﷺ نے فرمایا اگر تو ایسا کرے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے اور تیرے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

۵۔ رسول اکرم رحمت عالم ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود پاک پڑھو کیونکہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمہارے باطن کی طہارت ہے اور جو مجھ پر ایک بار بھی درود پڑھے، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (القول البدیع)

٦۔ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود پڑھنے سے مزین کرو، کیونکہ تمہارا مجھ پر درود پڑھنا قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہوگا۔ (جامع صغیر) **اللھم صلی علٰی حبیبک النبی الامیّ و اٰلہٖ و اصحابہ وسلم دائمًا ابدًا**

۷۔ شفیع مذنباں ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود پڑھنے والے کو پل صراط پر عظیم الشان نور عطا ہوگا۔ اور جس کو پل صراط پر نور عطا ہوگا، وہ اہل دوزخ سے نہ ہوگا۔ (دلائل الخیرات)

اللھم صل وسلم علٰی سیدنا محمدٍ و علیٰ اٰلِ سیدنا محمدٍ دائمًا ابدًا

۸۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اے لوگو! بیشک تم سے قیامت کے دن کے ہولوں اور اس کی دشوار گزار گھاٹیوں سے جلد نجات پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھا ہوگا۔'' (القول البدیع)

۹۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دن بھر میں مجھ پر ہزار بار درود پڑھا وہ نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنی آرام گاہ نہ دیکھ لے۔ (القول البدیع۔ جلاء افہام)

۱۰۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر دس بار درود پڑھا، اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پڑھے اللہ عز و جل اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو محبت وشوق سے اس سے بھی زیادہ پڑھے، میں قیامت کے دن اس کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔ (القول البدیع)

۱۱۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ''بندہ جب تک مجھ پر درود پڑھتا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔ اب تمہاری مرضی کہ مجھ پر درود کم پڑھو یا زیادہ۔ (القول البدیع)

۱۲۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا 'جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربارِ الٰہی میں حاضر ہو تو اللہ اس سے راضی ہو، اسے چاہئے کہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔' (القول البدیع۔ سعادۃ الدارین)

۱۳۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا 'جب تم کسی چیز کو بھول جاؤ تو مجھ پر درود پڑھو، انشاء اللہ یاد آجائے گی۔' (سعادۃ الدارین)

۱۴۔ حضور ﷺ نے فرمایا 'اے میری امت مجھ پر درود کی کثرت کرو، کیونکہ تم سے قبر میں پہلے میرے متعلق سوال ہوگا۔' (سعادۃ الدارین)

۱۵۔ جذب القلوب میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص فریضہ حج ادا کرے اور اس کے بعد جہاد کرے تو چار سو حج کے برابر ثواب کا حقدار ہوگا۔ یہ سن کر وہ لوگ جو حج کی استطاعت اور جہاد کی قوت نہیں رکھتے تھے وہ شکستہ دل ہوئے۔ اللہ عزوجل نے وحی نازل فرمائی کہ جو شخص بھی آپ ﷺ پر درود پڑھے اسے چار سو جہاد کے برابر ثواب ملے گا اور ہر جہاد چار سو حج کے برابر ہوگا۔

۱۶۔ بعض روایتوں میں ہے کہ ساقِ عرش پر لکھا ہوا ہے 'جو میرا مشتاق ہو میں اس پر رحم کرتا ہوں اور جو مجھ سے سوال کرے میں اسے دیتا ہوں اور جو میرے حبیب پر درود پڑھ کر میرا قرب چاہے، میں اس کے گناہ بخش دیتا ہوں خواہ وہ سمندروں کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (دلائل الخیرات)

۱۷۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا 'جب دو دوست آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔' (سعادۃ الدارین)

۱۸۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم نور مجسم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا میں نے آج رات عجیب منظر دیکھا کہ میرا ایک امتی پل صراط پر سے گزرنے لگا، کبھی چلتا، کبھی گرتا کبھی لٹک جاتا، تو اس کا مجھ پر پڑھا ہوا درود آیا اور اس امتی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پل صراط پر سیدھا کھڑا کر دیا اور پکڑے پکڑے اسے پل سے پار کرا دیا۔ (القول البدیع۔ سعادۃ الدارین)

۱۹۔ حضور ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود پڑھنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں تمہارے لئے نور ہوگا اور جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے دن اسے اجر کا پیمانہ بھر بھر کر دیا جائے، اسے چاہیئے کہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔ (سعادۃ الدارین)

۲۰۔ حضور اقدس ﷺ اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی نہیں بیٹھتا تھا۔ ایک دن ایک شخص آیا تو حضور نے اسے اپنے اور صدیق اکبر کے درمیان بٹھا لیا۔ صحابہ

کرام کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذی مرتبہ ہے۔ جب وہ چلا گیا تو حضور ﷺ نے فرمایا میرا یہ امتی جب مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس طرح سے پڑھتا ہے ''**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَهٗ** '' اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر اس قدر درود نازل فرما جس قدر تو ان سے محبت کرتا ہے اور جس قدر تو ان سے راضی ہے'' (سعادۃ الدارین)

معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ بعطائے الٰہی ہر ایک کے عمل سے باخبر ہیں۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی تفسیر عزیزی میں آیت **وَ یَکُوْنُ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَهِیْدًا** کے تحت فرماتے ہیں 'تمہارے رسول قیامت کے دن تم پر اس وجہ سے گواہی دیں گے کیونکہ وہ نور نبوت سے ہر دیندار کے مرتبے کو جانتے ہیں کہ میرا فلاں امتی کس منزل پر پہنچا ہے، اس کے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور کس حجاب کی وجہ سے ترقی نہیں کر سکا۔ لہٰذا وہ تمہارے گناہوں کو بھی جانتے ہیں اور تمہارے ایمان کے درجات کو بھی جانتے ہیں۔ تمہارے نیک و بد اعمال کو بھی جانتے ہیں اور وہ ہر کسی کے اخلاص و نفاق کو بھی جانتے ہیں۔ (تفسیر عزیزی۔ آب کوثر) مولانا روم نے اسی طرف اشارہ فرمایا:

در نظر بودش مقامات العباد　　　لا جرم نامش خدا شاهد نهاد

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب کو قرآن پاک میں اس لئے شاہد فرمایا کہ ان کی نظر میں ساری امت کے مقامات (درجات) ہیں۔

۲۱۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا 'جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام (مبارک) اس کتاب میں رہے گا، فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔ (سعادۃ الدارین۔ نزہۃ الناظرین) **صل اللہ علیک یا محمد، صل اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم**

۲۲۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا 'جس شخص نے میری طرف سے کوئی علم کی بات لکھی اور اس کے ساتھ مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک وہ کتاب پڑھی جائے گی، اس کو ثواب ملتا رہے گا۔ (سعادۃ الدارین)

۲۳۔ سعادۃ الدارین میں ہے۔ قیامت کے دن اللہ عزوجل محدثین کرام اور علمائے

دین کو اٹھائے گا اور ان کی سیاہی مہکتی خوشبو ہو گی، وہ دربار الٰہی میں حاضر ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا تم عرصہ دراز تک میرے حبیب پر درود پاک پڑھتے رہے تھے فرشتوں ان کو جنت میں لے جاؤ۔ **الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ**

۲۴۔ ایک شخص نے حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو کر فقر و فاقہ اور تنگی معاش کی شکایت کی تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا 'جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو السلام علیکم کہہ، چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سلام پڑھو **السلام علیک ایھا النبی و رحمته اللّٰه و بر کاته** اور ایک مرتبہ سورہ اخلاص **قل هو اللّٰه احد** پڑھ۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کو کھول دیا حتیٰ کہ اس کے ہمسایوں اور رشتہ داروں کو بھی اس رزق سے فائدہ پہنچا۔ (القول البدیع۔ سعادۃ الدارین)

۲۵۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر دن بھر میں پچاس بار درود پڑھے، قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا۔ (القول البدیع)۔

۲۶۔ حضور ﷺ نے فرمایا 'ہر چیز کے لئے طہارت اور غسل ہوتا ہے اور ایمان والوں کے دلوں کی زنگ سے طہارت مجھ پر درود پڑھنا ہے۔' (القول البدیع)۔ **صلی اللہ علی حبیبہٖ محمدٍ و آلہٖ وسلم**

۲۷۔ مولائے کائنات سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔ (القول البدیع)

اللھم صل وسلم علیٰ نبیک محمدٍ و علیٰ آل محمدٍ بعدد معلومٍ لَّک

۲۸۔ شفیع المذنبین ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اپنی زندگی میں مجھ پر درود زیادہ پڑھا، اس کی موت کے وقت اللہ تعالیٰ ساری مخلوقات کو فرمائے گا کہ اس بندے کے لئے استغفار کرو۔ (نزہۃ المجالس)

۲۹۔ رحمۃ اللعالمین ﷺ نے فرمایا 'قیامت کے دن تین طرح کے لوگ عرش کے

سائے میں ہوں، جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ خوش نصیب کون ہیں؟ فرمایا ایک وہ جس نے میرے کسی مصیبت زدہ امتی کی پریشانی دور کی، دوسرا وہ جس نے میری سنت کو زندہ کیا، تیسرا وہ شخص جس نے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی۔' (القول البدیع۔ سعادۃ الدارین)

۳۰۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو ذکر کے حلقے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ پس جب کہ کسی حلقۂ ذکر پر آتے ہیں تو ان لوگوں کو گھیر لیتے ہیں پھر اپنے میں سے ایک گروہ فرشتوں کو قاصد بنا کر آسمان کی طرف رب العزۃ جل شانہ کے دربار بھیجتے ہیں وہ فرشتے جا کر عرض کرتے ہیں۔ یا اللہ! ہم تیرے بندوں میں سے کچھ ایسے بندوں کے پاس گئے تھے جو تیرے انعامات کی تعظیم کرتے ہیں، تیری کتاب پڑھتے ہیں، اور تیرے نبی کریم محمد مصطفےٰ ﷺ پر درود پاک بھیجتے ہیں اور تجھ سے اپنی آخرت اور دنیا کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو، فرشتے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب کریم ان میں فلاں شخص بڑا مجرم اور گناہگار ہے وہ کسی کام کے لئے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کو بھی میری رحمت سے ڈھانپ دو کہ یہ آپس میں مل بیٹھنے والے ایسے لوگ ہی کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کوئی بھی بدنصیب نہیں رہتا۔ (سعادۃ الدارین)

۳۱۔ رسول اکرم شفیع معظم نور مجسم ﷺ نے فرمایا' کچھ لوگ مسجدوں کے اوتاد ہوتے ہیں، ان کے ہمنشیں فرشتے ہیں کہ اگر وہ کہیں چلے جائیں تو فرشتے ان کو تلاش کرتے ہیں اور اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی بیمار پرسی کرتے ہیں اور جب فرشتے ان کو دیکھتے ہیں تو ان کو مرحبا کہتے ہیں اور اگر وہ کوئی حاجت طلب کریں تو فرشتے ان کی امداد و اعانت کرتے ہیں اور جب وہ بیٹھتے ہیں تو فرشتے ان کے قدموں سے لے کر آسمان تک انہیں گھیر لیتے ہیں۔ ان فرشتوں کے ہاتھوں میں چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں جن سے وہ رسول اکرم روح دو عالم ﷺ پر درود پاک پڑھنے والوں کا درود پاک لکھتے ہیں اور وہ فرشتے کہتے ہیں تم ذکر و درود پاک زیادہ کرو، تم پر اللہ تعالیٰ زیادہ رحم کرے۔ تم زیادہ پڑھو

تمہیں اللہ تعالیٰ زیادہ انعام واکرام سے نوازے اور جب وہ ذکر کرتے ہیں تو ان کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان کی دعا قبول کی جاتی ہے اور ان پر خوبصورت آنکھوں والی حوریں جھانکتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمتِ خاصہ ان کی طرف متوجہ ہوتی ہے جب تک کہ وہ دنیا کی باتوں میں نہ مشغول ہو جائیں یا اٹھ کر نہ چلے جائیں اور جب وہ چلے جاتے ہیں تو ان کی زیارت کرنے والے وہ فرشتے بھی اٹھ جاتے ہیں اور وہ ذکر کے حلقے تلاش کرنے لگ جاتے ہیں۔ (آب کوثر)

۳۲۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا 'جب تم اذان سنو تو تم بھی ایسے ہی کہو جیسے موذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو کیونکہ جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر اس درود کے بدلے دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ پھر میرے لئے اللہ سے وسیلہ کی دعا کرو، کیونکہ وسیلہ جنت میں ایک مکان ہے، وہ صرف اور صرف ایک ہی بندے کے لئے بنایا گیا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا وہ بندہ میں ہی ہوں لہٰذا جو شخص میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرے گا، وہ میری شفاعت سے نصیب یافتہ ہوگا۔ (سعادۃ الدارین)

اللھم صلی علیٰ سیدنا محمدً و علیٰ آل سیدنا محمدٍ و بارک وسلم

۳۳۔ حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا گیا یا رسول اللہ جو لوگ آپ پر درود پاک پڑھتے ہیں اور یہاں موجود نہیں ہیں اور وہ لوگ جو حضور کے وصال مبارک کے بعد آئیں گے، ایسے لوگوں کے درود پاک کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟ فرمایا اہل محبت کا درود میں خود سنتا ہوں اور دوسرے لوگوں کا درود میرے دربار میں پیش کیا جاتا ہے۔ (دلائل الخیرات)

جان لیں کہ محبت ایک دلی جذبہ ہے اور حضور تمام امتیوں کے احوال اور دلی جذبات سے بعطائے الٰہی آگاہ ہیں، نیتوں کو جانتے ہیں تو جو دنیاوی اغراض، یا ثواب یا معاشی پریشانی دور کرنے کے لئے یا درجات و مقامات میں بلندی وغیرہ کے لئے درود پڑھتا ہے تو ایسے لوگوں کا درود حضور کی بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے مگر جو حضور سے محبت رکھنے والے ہیں اور محبت سے حضور کی طرف متوجہ ہو کر حضور کی رضا مندی و خوشی کی خاطر درود

پڑھتے ہیں تو ایسے محبین کے درود کو آنحضرت ﷺ بہ نفس نفیس سنتے ہیں۔

۳۴۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا 'بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ عزوجل نے سب لوگوں کی آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے لہٰذا جب کوئی بندہ مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ درود پاک میرے دربار میں پہنچا دیتا ہے اور میں نے اپنے رب سے سوال کیا ہے کہ جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے اس پر دس رحمتیں نازل فرما۔ (القول البدیع)

فرشتے کو تمام انسانوں کی آواز بیک وقت سننے اور حضور کو خبر دینے کی یہ نعمت، صفت اللہ نے عطا فرمائی۔ ملک الموت بیک وقت متعدد جگہوں پر موجود ہو کر لوگوں کی روح قبض کرتا ہے یہ نعمت یہ قدرت اسے حق تعالیٰ نے عطا فرمائی تو اس ہستی مقدسہ کے کمالات کا کون ادراک کر سکتا ہے جن پر حق تعالیٰ نے اپنی جملہ نعمتیں تمام فرما دیں۔ ارشاد ہوا۔ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ ہم نے تم پر اپنی ساری نعمتیں تمام فرما دیں

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

۳۵۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کرو کیونکہ یہ یومِ مشہود ہے، اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو بھی مجھ پر درود پڑھے اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے خواہ وہ کہیں بھی ہو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کے وصال شریف کے بعد بھی آپ تک درود پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی؟ فرمایا ہاں میرے وصال کے بعد بھی (مجھ تک تمہاری آواز پہنچے گی) کہ اللہ نے زمین پر حرام کر دیا کہ وہ انبیاء کے اجسام کھائے۔ (جلاء الافہام)

۳۶۔ شیر خدا مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا 'جو شخص جمعہ کے دن سو بار مجھ پر درود شریف پڑھے جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے ساتھ ایسا نور ہو گا کہ اگر ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو وہ سب کو حاوی ہو۔ (دلائل الخیرات)

۳۷۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روز قیامت تم میں سے ہر مقام اور ہر جگہ میرے زیادہ قریب وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی ہو گی اور تم میں سے جو جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے

گا۔ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو کہ اس درود پاک کو لے کر میرے دربار میں حاضر ہوتا ہے جیسے تمہارے پاس ہدیے آتے ہیں اور وہ فرشتہ عرض کرتا ہے حضور یہ درود پاک کا ہدیہ فلاں امتی نے جو فلاں کا بیٹا فلاں قبیلے کا ہے اس نے بھیجا ہے، تو میں اس درود پاک کو نور کے سفید صحیفے میں محفوظ کر لیتا ہوں۔(سعادۃ الدارین)**اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَ بَارِک عَلٰی حَبِیْبِکَ النَّبِیِّ الْمُخْتَار سَیِّد الابرار وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْن**

۳۸۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے 'جس نے جمعہ کے دن نماز عصر پڑھ کر اسی جگہ بیٹھے ہوئے اسّی بار یہ درود پاک پڑھا **اللھم صل علی سیدنا محمدِ نِ النبی الامی و علی اله وسلم** تو اس کے اسّی سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کے نامہ اعمال میں اسّی سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔(سعادۃ الدارین)

۳۹۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری قبر کے پاس ایک فرشتہ متعین ہے جس کا نام منطوش ہے۔اس کا سر عرش کے نیچے اور پاؤں سب سے نچلی زمین پر ہیں اس فرشتے کے اسی ہزار بازو ہیں اور ہر بازو میں اسی ہزار پر ہیں۔ ہر پر کے نیچے اسی ہزار رونگٹے اور ہر رونگٹے کے نیچے ایک زبان ہے جب میرا امتی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو یہ فرشتہ تمام زبانوں سے اس کے حق میں طلب مغفرت کرتا ہے۔(انوار احمدی)

۴۰۔ دلائل الخیرات میں ہے حضور ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص مجھ پر میرے حق کی تعظیم کے لئے درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس درود سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کا ایک بازو مشرق میں دوسرا مغرب میں، سر اس کا عرش کے نیچے اور پاؤں ساتویں زمین پر ہوتے ہیں۔ اللہ عزوجل اس فرشتے سے فرماتا ہے جس طرح اس بندے نے میرے نبی پر درود بھیجا ہے تو اس شخص پر درود بھیجتا رہے پس وہ فرشتہ اس درود پڑھنے والے پر برابر درود بھیجتا رہتا ہے۔

۴۱۔ دلائل الخیرات میں ہے کہ حق تعالیٰ درود پڑھنے والے کے درود سے ایسا پرندہ پیدا فرماتا ہے جس کے ستر ہزار بازو ہیں ہر بازو میں ستر ہزار پر۔ ہر پر میں ستر ہزار سر ہیں،

سر میں ستر ہزار چہرے، ہر چہرے میں ستر ہزار منہ ہر منہ میں ستر ہزار زبان۔ وہ پرندہ ہر زبان سے ہر بولی میں اللہ عزوجل کی تسبیح کرتا ہے اوران تمام تسبیحات کا ثواب درود پڑھنے والے کے لئے لکھا جاتا ہے۔(یادرہے کہ حق تعالیٰ ہر بات، ہرامر پرقادر ہے ایسے پرندے ایسے فرشتے پیدا کرنے سے اس کی قدرت عاجز نہیں۔اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر)

جان لیں کہ اللہ نے درودوسلام پڑھنے کا جوحکم دیا اس میں کوئی تخصیص نہیں فرمائی کہ فلاں درود پڑھو، فلاں نہ پڑھو، یا کسی مخصوص زبان میں یا کسی خاص وقت میں۔ نہ ہی کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر پڑھنے کی تاکید کی۔حکم مطلق ہے مقید نہیں۔خواہ درودابراہیمی پڑھا جائے یادرودتاج یادرودخضری یا **الصلٰوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ** ،یاقصیدہ بردہ یا مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام، یہ سب جائز ہے۔ درود شریف کو بدعت کہنے والے خود مطلق کو مقید کر کے بدعت سیّئہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔(صلاۃ سلام۔ ع۔م۔ چودھری)

درود شریف نہ پڑھنے پر وعید

۱۔ حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کے راستے سے ہٹ گیا۔'' (القول البدیع)

۲۔ حضور ﷺ نے فرمایا کچھ لوگوں کو قیامت میں جنت جانے کا حکم ہو گا لیکن وہ جنت کا راستہ بھول جائیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون لوگ ہیں اور کیوں راستہ بھول جائیں گے؟ فرمایا یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے میرا نام سنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔ (نزہۃ المجالس)

۳۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا، وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (القول البدیع)

۴۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا 'بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔' (ترمذی۔ مشکوٰۃ)

۵۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تین طرح کے لوگ میری زیارت سے محروم رہیں گے۔ (۱) اپنے والدین کا نافرمان (۲) میری سنت کا تارک (۳) جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ (القول البدیع)

۶۔ حضور ﷺ نے فرمایا 'جفا یہ ہے کہ کسی بندے کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔' (القول البدیع)

۷۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نبی اکرم ﷺ پر درود نہیں پڑھتے تو اگر وہ جنت میں داخل ہو گئے تو وہ درود پڑھنے والوں کی جزا کو دیکھیں گے تو حسرت کھائیں گے۔ (القول البدیع)

۸۔ حضور ﷺ نے فرمایا جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور اس میں نہ اللہ کا ذکر

کرتے ہیں نہ مجھ پر درود پڑھتے ہیں ان کو قیامت کے دن نقصان ہوگا پھر اللہ چاہے تو ان کو عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔(القول البدیع)

۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ سب سے بڑا بخیل کون ہے اور لوگوں میں سب سے زیادہ عاجز کون ہے؟ وہ جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔(القول البدیع)

۱۰۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پہلی سیڑھی پر رونق افروز ہوئے تو فرمایا آمین۔ یوں ہی دوسری اور تیسری سیڑھی پر آمین کہی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی حضور اس تین بار آمین کہنے کا کیا سبب ہوا تو فرمایا جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا بد بخت ہوا وہ شخص کہ جس نے رمضان المبارک پایا پھر رمضان المبارک نکل گیا اور وہ بخشا نہ گیا۔ میں نے کہا آمین۔ دوسرا بد بخت وہ شخص ہے جس نے اپنی زندگی میں والدین کو یا ایک کو پایا اور انہوں نے (خدمت کے سبب) اسے جنت میں نہ پہنچایا (یعنی وہ ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا) میں نے کہا آمین۔ تیسرا وہ شخص بد بخت ہے جس کے پاس آپ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے۔ میں نے کہا آمین۔(بخاری۔القول البدیع)

۱۱۔ ام المومنین محبوبۂ محبوب رب العالمین العفیفۃ العلیمۃ الزاہدۃ الصدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں تو سوئی گر گئی اور چراغ بجھ گیا۔ پس اچانک حضور نبی کریم، نور مجسم ﷺ تشریف لے آئے تو آپ کے چہرۂ انور کی ضیاء سے سارا گھر روشن ہو گیا حتیٰ کہ سوئی مل گئی۔ اس پر ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا حضور آپ کا چہرۂ انور کتنا روشن ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا ویل (ہلاکت) ہے اس بندے کے لئے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ سکے گا۔ عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون ہے جو حضور کو نہ دیکھ سکے گا۔ فرمایا وہ بخیل ہے۔ عرض کی بخیل کون ہے؟ فرمایا جس نے میرا نام مبارک سنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔(القول البدیع)۔

ترغیبِ درود

۱۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا 'جو شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو وہ مجھ پر درود کی کثرت کرے کہ درود پاک پریشانیوں، دکھوں اور مصیبتوں کو لے جاتا ہے، رزق بڑھاتا ہے اور حاجتیں برلاتا ہے۔' (دلائل الخیرات)

۲۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا 'دعا زمین اور آسمان کے درمیان روک دی جاتی ہے اوپر نہیں چڑھ سکتی جب تک نبی کریم ﷺ پر درود نہ پڑھا جائے۔' (ترمذی۔مشکوٰۃ)

۳۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا 'جس مسلمان کے پاس ایسی چیز نہ ہو کہ وہ صدقہ کر سکے تو وہ یوں کہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَ صَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْن وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ تو یہ اس کا صدقہ (زکوٰۃ) ہوگا اور فرمایا مومن نیکی سے سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ جنت میں پہنچ جائے۔ (القول البدیع)

۴۔ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا جس مجلس میں سید العالمین رحمتہ اللعالمین ﷺ پر درود پاک پڑھا جاتا ہے اس مجلس سے ایک نہایت پاکیزہ خوشبو مہکتی ہے جو کہ آسمانوں کی بلندیوں تک جاتی ہے۔ اس پاکیزہ خوشبو کو جب فرشتے محسوس کرتے ہیں تو کہتے ہیں زمین پر کسی مجلس میں رسول اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھا جارہا ہے۔

صلی اللہ تعالیٰ علیه و علی اله و اصحابه و اولیاء امته و علماء ملته الی یوم الدین. فالحمد للہ رب العلمین

اس حدیث پاک کی شرح میں بعض عشاق نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اطیب الطاہرین اور اطہر الطاہرین ہیں لہٰذا جب کسی مجلس میں حضور کا ذکر شریف ہوتا ہے اور درود پاک پڑھا جاتا ہے تو حضور اکرم ﷺ کی خوشبو مبارک کی وجہ سے وہ مجلس معطر ہو جاتی ہے اور اس کی خوشبو آسمانوں تک پہنچتی ہے اور اس خوشبو کو اولیائے کرام جنہوں نے ملکوت کا مشاہدہ

کیا ہے وہ اس پاکیزہ خوشبو کا ادراک کر لیتے ہیں جیسے کہ فرشتے کر لیتے ہیں اور بعض اولیاء کاملین جب اللہ تعالیٰ کا اور اس کے پیارے حبیب پاک صاحب لولاک ﷺ کا ذکر پاک کرتے ہیں تو ان کے سینہ سے ایسی خوشبو مہکتی ہے جو کہ کستوری اور عنبر سے بھی بہترین ہوتی ہے لیکن ہمارے ذوق ووجدان دنیا کی حرص وہوا کی وجہ سے بدل چکے ہیں اس لئے ہم اس نعمت سے محروم ہیں جیسے کہ وہ مریض جس کو صفراء کے غلبے کی وجہ سے ہر میٹھی چیز کڑوی معلوم ہوتی ہے تو وہ کڑواہٹ اس میٹھی چیز میں نہیں بلکہ مریض میں موجود ہے۔ یوں ہی یہ حجاب بھی ہماری طرف سے ہماری غفلت کی وجہ سے ہے۔(سعادۃ الدارین)۔

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدّجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ صلّوا علیہ و آلہٖ

۵۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا 'جب تم اللہ عزوجل سے دعا مانگو تو پہلے درود پڑھو، کیونکہ اللہ کریم ہے اور اس کے کرم سے یہ بعید تر ہے کہ اس سے دو دعائیں مانگی جائیں تو وہ ایک کو قبول کر لے اور دوسری کو رد کر دے۔' (نزہۃ المجالس) اس حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ درود ہر حال میں مقبول ہے۔

۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا 'ہر دعا روک دی جاتی ہے تاوقتیکہ نبی اکرم ﷺ پر درود نہ پڑھا جائے۔(سعادۃ الدارین)

۷۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے، اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر ہزار بار درود پاک پڑھے جنت کے دروازے پر اس کا کندھا میرے کندھے کے ساتھ چھو جائے گا۔(القول البدیع)

۸۔ حضور ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اس بندے پر نظر رحمت فرماتا ہے جو مجھ پر درود پڑھے اور جس پر اللہ تعالیٰ نظر رحمت کرے اسے کبھی بھی عذاب نہ دے گا۔(کشف الغمہ)

۹۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ درود پڑھے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَ عَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَ عَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْر اس کو خواب میں میری زیارت ہوگی اور جس نے خواب میں مجھے دیکھا وہ مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا اور جو مجھے قیامت کے دن دیکھے گا میں اس کی شفاعت کروں گا وہ حوض کوثر سے پانی پیئے گا اور اس کے جسم کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے حرام کر دے گا۔ (القول البدیع۔کشف الغمہ)

۱۰۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر درود پڑھے تو درود اس کا دل نفاق سے یوں پاک کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو پاک کر دیتا ہے۔ (کشف الغمہ)

۱۱۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا 'جس نے مجھ پر درود پڑھا تو بیشک اس نے اپنی ذات پر رحمت کے ستر دروازے کھول لئے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتا ہے اس سے وہی بغض رکھے گا جس کے دل میں نفاق ہوگا۔' (کشف الغمہ)

۱۲۔ حضور ﷺ نے فرمایا 'جس نے مجھ پر درود نہ پڑھا اس کا کوئی دین نہیں۔' (کشف الغمہ)

۱۳۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا اے میرے پیارے نبی! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میرا قرب آپ کو نصیب ہو جیسے کہ آپ کے کلام کو آپ کی زبان کے ساتھ قرب ہے اور جیسے کہ آپ کے دل کے خطرات کو آپ کے دل کے ساتھ قرب ہے اور جیسے کہ آپ کی جان کو آپ کے جسم کے ساتھ قرب ہے اور جیسے کہ آپ کی نظر کو آپ کی آنکھ کے ساتھ قرب ہے۔ موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی ہاں! یا اللہ میں ایسا قرب چاہتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تو یہ چاہتا ہے تو میرے حبیب محمد مصطفیٰ پر درود پاک کی کثرت کرو۔ (القول البدیع) (سعادۃ الدارین)

۱۴۔ محبوب سبحانی، قطب ربانی، میراں محی الدین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں 'اے ایمان والو! تم مسجدوں اور اللہ کے حبیب ﷺ پر درود پڑھنے کو اپنے اوپر لازم کرلو۔' (الفتح ربانی)

۱۵۔ شاہ ولی اللہ کے والد شاہ عبدالرحیم فرماتے ہیں کہ 'ہم نے جو کچھ بھی پایا سب کا سب درودِ پاک کی برکت سے پایا ہے' (القول الجمیل)

۱۶۔ جذب القلوب میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں اہل سلوک کے لئے درود شریف کا ورد فتوحات عظیمہ کا سبب ہے اور بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ مرشد کامل نہ ملنے کی صورت میں طالب کو چاہئیے کہ درود شریف کا کثرت سے ورد جاری رکھے کہ یہ اللہ عزوجل تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ نیز درود شریف کی کثرت سے حضورﷺ کا قرب حاصل ہوتا ہے، خواب و بیداری میں حضورﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔

۱۷۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ کثرتِ درود سے حضورﷺ کی محبت پیدا ہوتی ہے اور جب آپﷺ کی محبت دل میں مسکن ہو جاتی ہے تو آپﷺ کی صورت پاک بصیرت سے دم بھر غائب نہیں ہوتی اور کچھ شک نہیں کہ جب خلوص دل سے حضورﷺ پر درود بھیجا جائے تو باطن میں روشنی و تجلیات کا ظہور ہوتا ہے جس سے درود پڑھنے والے کا باطن جلا پا کر آئینہ ہو جاتا ہے۔ اس آئینہ میں حضور اقدسﷺ کا جلوہ متجلی ہوتی ہے اور پھر آپﷺ کی صورت اس آئینہ سے غائب نہیں ہوتی اور یہی علم حقیقی ہے۔ (فاسی)

۱۸۔ حضرت عبدالجلیل مغربی اپنی تصنیف 'درود پاک کے فضائل' کے مقدمے میں لکھتے ہیں 'مجھے بارہا سرکار دو عالمﷺ کی زیارت نصیب ہوئی ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ حضور اقدسﷺ میرے غریب خانے پر تشریف لائے، آپ کے روئے انور کی تابانی سے میرا پورا گھر جگمگا اٹھا میں نے تین مرتبہ عرض کیا: الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ! پھر عرض کیا سرکار میں آپ کے جوار اور آپ کی شفاعت کا طلبگار رہوں۔ نیز میں نے اپنے فوت شدہ ہمسائے کو دیکھا جو مجھ سے کہہ رہا تھا کہ تو حضور اقدسﷺ کے ان خادموں میں سے ہے جو حضور کی مدح سرائی کرنے والے ہیں۔ میں نے کہا تجھے کیسے معلوم؟ اس نے کہا اللہ کی قسم تیرا ذکر آسمانوں میں ہو رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ سرکار دو عالمﷺ ہماری گفتگو سن کر مسکرا رہے تھے۔

۱۹۔ امام شعرانی جنہیں نبی کریمﷺ کی حالتِ بیداری میں زیارت ہوتی تھی، اپنی

کتاب 'انوار القدسیہ' میں فرماتے ہیں 'ہم سے رسول اللہ ﷺ نے عہد لیا کہ ہم آپ پر ہر دن ورات بکثرت درود وسلام پڑھا کریں گے اور اپنے بھائیوں کے آگے درود پڑھنے کا اجر و ثواب بیان کریں گے اور آنحضرت ﷺ سے اظہار محبت کے لئے انہیں پوری ترغیب دیں گے اور یہ کہ ہم ہر دن ورات، صبح وشام ایک ہزار سے لے کر دس ہزار تک درود شریف کا ورد کیا کریں گے'۔

۲۰۔ علامہ نبہانی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب افضل الصلوٰۃ میں لکھتے ہیں کہ شیخ نور الدین شونی روزانہ دس ہزار بار درود شریف پڑھتے تھے اور شیخ احمد زواوی روزانہ چالیس ہزار بار درود شریف پڑھا کرتے تھے اور فرماتے 'ہمارا معمول ہے کہ ہم نہایت کثرت سے درود و سلام پڑھتے ہیں، یہاں تک کہ ہم بیداری میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت وصحبت سے مشرف ہوتے ہیں۔ ہم رسول اللہ ﷺ سے دین کے متعلق پوچھتے ہیں اور ان احادیث کے بارے میں سوال کرتے ہیں جنہیں محدثین نے ضعیف قرار دیا۔ پھر حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق عمل کرتے ہیں اگر ہم بکثرت درود پڑھنے والے نہ ہوتے تو ہرگز ہماری یہ کیفیت نہ ہوتی'۔

ثابت ہوا کہ حضور ﷺ تک پہنچنے کا آسان ترین راستہ آپ ﷺ پر کثرت سے درود وسلام پڑھنا ہے۔ حضور ﷺ کی مداح سرائی اللہ اور اس کے رسول کو خوش کرتی ہے اور حضور کے قریب کرتی ہے اور جو حضور ﷺ تک پہنچ گیا وہ بآسانی بارگاہِ خداوندی تک پہنچ سکتا ہے اور جو حضور ﷺ تک نہ پہنچ سکا وہ کبھی بھی حق تک نہیں پہنچ سکتا۔

بخدا خدا کا یہی ہے در، نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں بھی ہو، یہیں آ کے ہو، جو یہاں نہیں وہ وہاں نہیں

۲۱۔ سّر مصطفیٰ حضرت حذیفہ یمانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں 'درود پاک' پڑھنے والے کو اس کی اولاد کو اور اولاد کی اولاد کو رنگ دیتا ہے' (سعادۃ الدارین)۔

۲۲۔ امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا 'اہلسنت و جماعت کی علامت اللہ عزوجل کے پیارے رسول پر درود پاک کی کثرت کرنا ہے۔' (سعادۃ الدارین)۔

۲۳۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرمایا تو آپ نے آنکھ کھولی اور عرش پر محمد مصطفےٰ ﷺ کا نام نامی اسمِ گرامی لکھا دیکھا۔ عرض کیا یا اللہ تیرے نزدیک کوئی مجھ سے بھی زیادہ عزت والا ہے فرمایا اس نام والا پیارا حبیب جو کہ تیری اولاد میں سے ہوگا وہ میرے نزدیک تجھ سے بھی مکرم ہے۔ اے پیارے آدم اگر میرا حبیب جس کا یہ نام مبارک ہے نہ ہوتا تو نہ میں آسمان پیدا کرتا نہ زمین نہ جنت نہ دوزخ پھر جب اللہ تعالیٰ نے حضرت حوا کو آدم علیہ السلام کی پسلی سے پیدا فرمایا اور آدم علیہ السلام نے دیکھا اور اس وقت اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے جسم اطہر میں شہوت بھی پیدا فرما دی تھی آدم علیہ السلام نے عرض کی، یا اللہ یہ کون ہے؟ فرمایا یہ حوا ہے۔ عرض کی یا اللہ اس کے ساتھ میرا نکاح کردے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پہلے اس کا مہر دو۔ عرض کی یا اللہ اس کا مہر کیا ہے؟ فرمایا جو عرش پر نام نامی لکھا ہے اس نام والے میرے حبیب پر دس مرتبہ درود پاک پڑھ۔ عرض کی یا اللہ اگر درود پاک پڑھوں تو حوا کے ساتھ میرا نکاح کردے گا۔ فرمایا ہاں۔ تو حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے درود پاک پڑھا اور اللہ تعالیٰ نے ان کا حضرت حوا کے ساتھ نکاح کردیا لہٰذا حضرت حوا کا مہر حبیب پاک پر درود پاک ہے۔ **صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وسلم** (سعادۃ الدارین)

۲۴۔ حضرت ابن نعمان رحمتہ اللہ علیہ کا قول ہے 'اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنا سب عملوں سے افضل ہے اور اس سے انسان دنیا وآخرت میں کامیابیاں حاصل کرلیتا ہے۔' (سعادۃ الدارین)

۲۵۔ عارفین فرماتے ہیں کہ درود پاک کا ورد انسان کو بغیر مرشد کے اللہ تک پہنچا دیتا ہے دیگر اوراد و وظائف میں شیطان کی دخل اندازی کی وجہ سے مرشد کی ضرورت ہوتی ہے لیکن درود پاک میں مرشد نبی کریم ﷺ ہیں لہٰذا شیطان دخل اندازی نہیں کرسکتا۔ (سعادۃ الدارین)۔ تو جس کسی کو کامل مرشد نہ مل سکے اسے چاہیئے کہ کثرت درود سے حضور اقدس ﷺ کی نگرانی میں آجائے اور حضور کی توجہ سے راہ طریقت طے کرجائے۔ اس سے محفوظ، آسان راستہ کوئی اور نہیں۔

۲۶۔ امام سخاوی نے بعض بزرگوں سے نقل فرمایا، ایمان کے راستوں میں سے سب سے بڑا راستہ نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھنا ہے۔ محبت کے ساتھ ادائے حق کی خاطر، تعظیم وتوقیر کے لئے اور درود پاک پر مواظبت (ہمیشگی) کرنا یہ ادائے شکر ہے اور رسول اکرم ﷺ کا شکر ادا کرنا واجب ہے کیونکہ حضور ﷺ کے ہم پر بڑے بڑے انعام ہیں۔ رسول مکرم، شفیع معظم ﷺ دوزخ سے نجات کا سبب ہیں وہ ہمارے جنت میں جانے کا ذریعہ ہیں، وہ ہمارے معمولی معمولی عملوں سے فوزِ عظیم حاصل کر لینے کا ذریعہ ہیں، وہ ہمارے شاندار اور بلند ترین مراتب حاصل کر لینے کا ذریعہ ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ (سعادۃ الدارین)

۲۷۔ محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی 'اخبار الاخیار' میں فرماتے ہیں: 'یا اللہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں جو تیرے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں میرے تمام اعمال فسادِ نیت کا شکار ہیں البتہ مجھ فقیر کا ایک عمل، محض تیری عنایت سے اس قابل ہے وہ یہ کہ مجلس میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت عاجزی وانکساری اور خلوص ومحبت سے تیرے حبیب پر درود وسلام بھیجتا ہوں۔ اے اللہ! وہ کون سا مقام ہے جہاں میلاد پاک سے بڑھ کر تیری طرف سے خیر وبرکت کا نزول ہوتا ہے۔ اس لئے اے ارحم الراحمین! مجھے کامل یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی رائیگاں نہیں جائے گا بلکہ تیری بارگاہ میں قبول ہوگا اور جو کوئی درود وسلام پڑھے اور اس کے ذریعے سے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہ ہوگی۔'

۲۸۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں درود پاک کا پڑھنے والا دنیا کی رسوائی سے محفوظ رہتا ہے اور اس کی آبرو میں کوئی کمی نہیں آتی۔

۲۹۔ حضرت عطاء اللہ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص (نفلی) نماز روزہ نہیں کر سکتا تو چاہیئے کہ وہ کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے اور نبی اکرم ﷺ پر کثرت سے درود پاک پڑھے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے جو کوئی مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اس پر اللہ تعالیٰ دس درود بھیجتا ہے۔ تو اگر انسان عمر بھر کی ساری نیکیاں بجا لائے اور ادھر ایک بار حبیبِ خدا نبی مصطفےٰ ﷺ پر درود پاک پڑھے تو یہ ایک بار کا درود پاک عمر بھر کی ساری نیکیوں سے

وزنی ہوگا کیونکہ اے عزیز تو ان پر درود پاک پڑھے گا اپنی وسعت کے مطابق اور اللہ تعالیٰ جل شانہٗ تجھ پر رحمت بھیجے گا اپنی شانِ ربوبیت کے مطابق اور یہ اس وقت ہے کہ وہ ایک کے بدلے ایک بھیجے اور اگر وہ ایک کے بدلے دس بھیجے تو کون اندازہ کرسکتا ہے۔(سعادۃ الدارین)

۳۰۔ حضرت علی خواص رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ ہزار مرتبہ پوری توجہ کے ساتھ حضور اقدس ﷺ پر درود پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔(حجتہ اللہ علی العالمین)

۳۱۔ امام یوسف بن اسمٰعیل نبھانی رحمتہ اللہ علیہ نے نقل فرمایا کہ درود پاک **اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلاَمُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ** روزانہ تین سو بار دن رات میں پڑھے اور مصیبتوں اور پریشانیوں کے وقت ایک ہزار بار پڑھے یہ حل مشکلات کے لئے تریاق مجرب ہے۔

۳۲۔ حضرت توکل شاہ انبالوی رحمتہ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ بندہ جب عبادت اور یاد خدا میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے اور آزمائش بکثرت وارد ہوتے ہیں اور درود شریف کا بڑا عمدہ خاصہ یہ ہے کہ اس کا ورد رکھنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلاء نہیں آتا اور حفاظت الٰہی شامل حال ہوجاتی ہے(ذکرِ خیر)۔

۳۳۔ فقیہ ابولیث سمرقندی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اگر درود پاک کا کوئی اور فائدہ نہ ہوتا سوائے اس کے کہ اس میں شفاعت کی نوید ہے تو بھی عقلمند پر واجب تھا کہ وہ اس سے غافل نہ ہوتا چہ جائیکہ اس میں بخشش ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے پر صلوات ہیں۔ (تنبیہ الغافلین)

۳۴۔ خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص چاہتا ہو کہ اسے حوض کوثر سے بھر بھر کر جام پلائے جائیں وہ یوں درود پاک پڑھے: **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ اَوْلَادِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ اَصْھَارِہٖ وَ اَنْصَارِہٖ وَ اَشْیَاعِہٖ وَ مَحِبِّیْہٖ وَ عَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ.** (نزہۃ المجالس)

۳۵۔ سید عبدالعزیز دباغ رحمتہ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ جنت صرف درود پاک ہی سے کیوں وسیع ہوتی ہے تو آپ نے فرمایا اس لئے کہ جنت نورِ مصطفےٰ ﷺ سے پیدا کی گئی ہے۔(ابریز)

۳۶۔ علامہ فاسی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندوں کے لئے درود پاک کو اپنی رضا اور اپنے قرب حاصل کرنے کا سبب بنایا ہے لہٰذا جو شخص جتنا درود پاک زیادہ پڑھے گا اتنا ہی وہ رضا اور قرب کا زیادہ حقدار ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی دوستی اور رحمت حاصل کرنے کا حقدار ہوگا اور زیادہ اس بات کا لائق ہوگا کہ اس کے سارے کام انجام پذیر ہوں اور اس کے گناہ بخش دیئے جائیں اور اس کی سیرت پاکیزہ ہو اور اس کا دل روشن ہو۔(مطالع المسرات)

۳۷۔ امام فخر الدین رازی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا حضور ﷺ پر درود پاک پڑھنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تا کہ روح انسانی جو کہ جبلی طور پر ضعیف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انوار کی تجلیات قبول کرنے کی استعداد حاصل کر لے۔ جس طرح آفتاب کی کرنیں مکان کے روشن دان سے اندر جھانکتی ہیں تو اس سے مکان کے درودیوار روشن نہیں ہوتے لیکن اگر اس مکان کے اندر پانی کا طشت یا آئینہ رکھ دیا جائے اور آفتاب کی کرنیں اس پر پڑیں تو اس کے عکس سے مکان کی چھت اور درودیوار چمک اٹھتے ہیں یوں ہی امّت کی روحیں اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے ظلمت کدہ میں پڑی ہوئی ہیں۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے روح انور سے جو کہ سورج سے بھی روشن تر ہے اس کی نورانی کرنوں سے روشنی حاصل کر کے اپنے باطن کا چمکا لیتی ہیں اور یہ استفادہ صرف درود پاک سے ہوتا ہے اسی لئے حضور نے فرمایا۔ **ان اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرھم علی صلوٰۃ** (معارج النبوۃ)

۳۸۔ خواجہ ضیاء الدین نقشبندی نے فرمایا کہ جاننا چاہیئے کہ سب سے بڑھ کر سعادت اور بہترین عبادت سید دو عالم ﷺ پر درود پاک پڑھنا ہے اس لئے کہ درود پاک کی کثرت سے حبیب خدا ﷺ کی محبت غالب آجاتی ہے جو کہ تمام سعادتوں کی سردار ہے اور اس کے ذریعہ سے انسان اللہ تعالیٰ کی پاک درگاہ میں قبولیت حاصل کر لیتا ہے اور درود پاک کی

برکت سے سب سیئات حسنات سے تبدیل ہو جاتی ہیں۔ (مقاصد السالکین)

۳۹۔ قدرت اللہ شہاب ایک دن مسجد نبوی میں بیٹھے تھے کہ ان پر منکشف ہوا کہ فرشتے حضور اقدس ﷺ کے روضہ اقدس پر یہ درود شریف پڑھتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ نَبِیِّکَ وَ حَبِیْبِکَ وَ رَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وِ بَارِکْ وَسَلِّمْ

۴۰۔ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہٗ بیداری کی حالت میں جاگتے ہوئے ۷۵ بار سید دو عالم ﷺ کی زیارتِ باسعادت سے مشرف ہوئے۔ خود فرماتے ہیں کہ میں اب تک بیداری کی حالت میں سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت سے ۷۵ بار نوازا گیا ہوں اور جن احادیث مبارکہ کو محدثین نے ضعیف کہا ہے میں ان کے بارے میں رسول اکرم ﷺ سے پوچھ لیا کرتا ہوں۔ (میزانِ کبریٰ)۔

۴۱۔ نیز امام شعرانی نے فرمایا اے بھائی اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے راستوں میں سے قریب تر راستہ ہے رسول اکرم شفیع اعظم ﷺ پر درود پاک پڑھنا۔ لہٰذا جو شخص سید دو عالم ﷺ کی درود پاک والی خاص خدمت نہ کر سکے اور اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کا ارادہ کرے تو وہ محال کا طالب ہے یعنی یہ ناممکن ہے، ایسے شخص کو حجاب حضرت اندر داخل ہی نہیں ہونے دے گا اور ایسا شخص جاہل ہے اسے دربارِ الٰہی کے آداب کا پتہ ہی نہیں، ایسے کی مثال اس کسان کی ہے جو بادشاہ کے ساتھ بلاواسطہ ملاقات کرنا چاہتا ہے۔ (افضل الصلوٰت)

۴۲۔ نیز فرمایا اے میرے عزیز تجھ پر لازم ہے کہ تو درود پاک کی کثرت کرے کیونکہ جو رسول اکرم ﷺ کے خدام ہوں گے سید الکونین ﷺ کے اکرام کی وجہ سے قیامت کے دن ان کے ساتھ دوزخ کے زبانیہ (فرشتے) کسی قسم کا تعرض نہیں کریں گے (افضل الصلوٰت)۔

۴۳۔ امام شعرانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اے عزیز اگر اعمال میں کوتاہی ہو مگر سرور عالم ﷺ کی حمایت حاصل ہو تو یہ زیادہ نافع ہے، اس سے کہ اعمال صالحہ بہت ہوں مگر حضور ﷺ کی حمایت حاصل نہ ہو۔ (افضل الصلوٰت)

۴۴۔ شیخ الاکبر محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اہل محبت کو چاہیئے کہ وہ درود پاک پڑھنے پر صبر واستقلال کے ساتھ ہمیشگی کریں یہاں تک کہ بخت جاگیں اور وہ جانِ جہاں خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرف زیارت سے نوازیں (فتوحات مکیہ)

۴۵۔ حضور اقدس ﷺ نے سیدنا علی المرتضٰی کرم اللہ وجہ سے فرمایا اے علی سونے سے پہلے چار ہزار دینار صدقہ کیا کرو، ایک قرآن ختم کیا کرو، جنت کی قیمت ادا کرو، دو مسلمانوں میں صلح کراؤ اور اولاد اسمٰعیل میں سے ایک غلام کو آزاد کر کے سوؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں یہ سارے کام سونے سے قبل کیسے کر سکتا ہوں؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا سونے سے پہلے چار مرتبہ سورہ فاتحہ کی تلاوت کرو کہ اس کا ثواب چار ہزار دینار صدقہ کرنے کے برابر ہے۔ تین مرتبہ سورہ اخلاص پڑھو کہ یہ ایک قرآن ختم کرنے کے برابر ہے۔ دس مرتبہ مجھ پر درود پڑھو کہ یہ جنت کی قیمت ادا کرنے کے برابر ہے۔ دس مرتبہ استغفار پڑھو کہ یہ دو مسلمانوں میں صلح کرانے کے برابر ہے اور چار مرتبہ یہ (تیسرا کلمہ) پڑھو **سبحان اللہ و الحمد للہ و لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** کہ اس کا ثواب اولاد اسمٰعیل میں سے ایک غلام کو آزاد کرانے کے برابر ہے۔ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے ساری زندگی ہر رات اس پر عمل کیا سوائے لیلۃ الحریرہ (اس رات امیر معاویہ کی فوجوں کے ساتھ ساری رات قتال رہا) کے مگر میں نے اس وظیفے کو صبح مکمل کیا۔

فضائل درود اور ترغیب درود کے سلسلے میں جو احادیث درج کی گئیں اگر ان کے بارے میں کسی کو یہ اشکال ہو کہ یہ احادیث صحاح ستہ میں موجود نہیں اور اس وجہ سے شکوک و شبہات ہوں تو اس بارے میں امام یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمتہ اللہ علیہ نے سعادت الدارین میں شیخ عبداللہ مالکی رحمتہ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ 'بسا اوقات بعض کمزور ایمان والے درود پاک کے فضائل میں وارد احادیث مبارکہ کو دیکھ کر یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم ان کو نہیں مانتے کیونکہ یہ حدیثیں صحاح ستہ میں نہیں ہیں۔ ایسا کہنے والا بدعقیدہ ہے اور وہ رسول اللہ ﷺ کی شریعت مطہرہ میں عیب لگا رہا ہے۔ حدیث پاک کے صحیح ہونے کا معیار، علماء و محدثین کا حدیث پاک کو قبول کر لینا ہے یہی معیار صداقت ہے۔'

آدابِ درود

درود شریف پڑھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ اپنے آپ کو پہلے ظاہری وباطنی ناپاکی ونجاست سے پاک کرے پھر انتہائی ادب واحترام اور پوری توجہ کے ساتھ درود شریف کا ورد کرے کیونکہ درود پڑھنے والے کی طرف حضور ﷺ متوجہ ہوتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہم آنجناب رسالتمآب ﷺ سے غافل نہ ہوں۔ چند آداب یہ ہیں:

۱۔ ہمارا جسم نجاست وناپاکی سے پاک ہو۔ بہتر ہے کہ درود پڑھتے ہوئے باوضو ہوں۔

۲۔ ہمارا لباس بھی صاف ستھرا اور پاک ہو۔

۳۔ جس جگہ درود شریف پڑھا جارہا ہے وہ جگہ پاک صاف ہو۔

۴۔ ہمارا سینہ لالچ، بغض، کینہ، تکبر، غرور، غصہ وغیرہ جیسے مذمومہ اوصاف سے پاک ہو۔

۵۔ ہمارے دل میں حضور کی امت اور سب لوگوں کے واسطے بھلائی کا جذبہ ہو۔

۶۔ ہماری توجہ حضور اقدس ﷺ کی طرف مبذول ہو۔ دنیاوی خیالات سے اجتناب کرتے ہوئے صرف یہ خیال ہو کہ نبی مکرم ﷺ تشریف فرما ہیں اور میں آپ ﷺ کو درود سنا رہا ہوں۔

۷۔ محض اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی ورضا کی خاطر درود شریف پڑھے۔

۸۔ درود پڑھتے ہوئے دنیاوی باتوں اور دنیاوی امور کی طرف متوجہ ہونے سے بچے۔

۹۔ درود شریف کے معنی سمجھ کر پڑھے۔

۱۰۔ جب بھی حضور کا نام نامی یا ذکر سنے تو درود پڑھے یا کم از کم ﷺ ضرور کہے۔

۱۱۔ حضور کے ذکر پر مودب ہو جائے نام نامی کے ساتھ سیدنا (ہمارے سردار) کا اضافہ کرے خواہ کتاب میں نہ لکھا ہو۔ حضور کا نام نامی سن کر اور اپنے دل میں بڑے ادب اور خشوع وخضوع کے ساتھ کہے **'فداک امی و ابی یا رسول اللہ'** **فداک روحی و قلبی یا رسول اللہ** ﷺ' انشاءاللہ ایسا کرنے سے دل میں حضور اقدس ﷺ سے محبت میں بتدریج اضافہ ہوگا۔

فوائد درود

درود پاک پڑھنے کے بے شمار فوائد ہیں۔ درود پاک کا ورد دنیا وآخرت کی تمام بھلائیوں کا پیش خیمہ ہے۔ ان فوائد کے پیش نظر تمام بزرگانِ دین نے اپنے مریدوں، عقیدتمندوں اور احباب کو کثرت درود کی تلقین کی اور جنہوں نے اس پر عمل کیا وہ دنیا و آخرت کی بھلائیاں پا گئے۔ سعادۃ الدارین، القول البدیع، جذب القلوب اور دیگر کتب میں جو فوائد بیان کئے گے ان میں سے چند یہ ہیں۔

۱۔ ایک مرتبہ درود پڑھنے پر اللہ دس گناہ معاف فرماتا ہے دس درجے بلند کرتا ہے، پڑھنے والے پر اللہ دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔

۲۔ درود پاک گناہوں کا کفارہ ہے۔

۳۔ درود پاک پڑھنے والے کے لئے فرشتے رحمت و بخشش کی دعا کرتے ہیں۔

۴۔ درود پاک سے اعمال پاک ہو جاتے ہیں۔

۵۔ درود پڑھنے سے درجے بلند ہوتے ہیں۔

۶۔ درود پڑھنے والے کے لئے ایک قیراط ثواب لکھا جاتا ہے جو احد پہاڑ جتنا ہے۔

۷۔ درود پاک اپنے پڑھنے والوں کے لئے اللہ سے استغفار کرتا ہے۔

۸۔ درود پاک پڑھنے والا ہر قسم کے خوف سے نجات پاتا ہے۔

۹۔ درود پاک پڑھنے والے کے ایمان کی گواہی حضور ﷺ دیں گے۔

۱۰۔ درود پاک پڑھنے والے کے لئے حضور کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔

۱۱۔ درود پاک پڑھنے والے کے لئے اللہ کی رضا اور رحمت لکھ دی جاتی ہے۔

۱۲۔ درود پاک پڑھنے والا اللہ کے غضب سے امان میں آ جاتا ہے۔

۱۳۔ درود پاک پڑھنے والا نفاق اور دوزخ سے بری ہے۔

۱۴۔ درود پاک پڑھنے والے کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا۔

۱۵۔ درود پاک پڑھنے والے کو قیامت میں عرش الٰہی کے سائے میں جگہ ملے گی۔

۱۶۔ درود پاک پڑھنے والے کو حوض کوثر پر سیراب کیا جائے گا۔

۱۷۔ درود پاک پڑھنے والے کو پل صراط پر نور عطا ہوگا۔

۱۸۔ درود پاک پڑھنے والا پل صراط پر سے نہایت آسانی اور تیزی سے گزر جائے گا۔

۱۹۔ درود پاک پڑھنے والا موت سے پہلے جنت میں اپنا مکان دیکھ لیتا ہے۔

۲۰۔ درود پاک پڑھنے والے کو جنت میں کثرت سے بیویاں عطا ہوں گی۔

۲۱۔ درود کی برکت سے مال میں اضافہ ہوتا ہے۔

۲۲۔ درود پاک اللہ تعالیٰ کو سب نیک عملوں سے زیادہ پیارا ہے۔

۲۳۔ درود پاک مجالس کی زینت ہے۔

۲۴۔ درود پاک تنگدستی کو دور کرتا ہے۔

۲۵۔ درود پاک پڑھنے والا قیامت میں حضور ﷺ سے زیادہ قریب ہوگا۔

۲۶۔ درود پاک پڑھنے سے دشمنوں پر فتح و نصرت حاصل ہوتی ہے۔

۲۷۔ درود پاک پڑھنے سے دل کا زنگ دور ہو جاتا ہے۔

۲۸۔ درود پاک پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے۔

۲۹۔ سب سے بڑی نعمت یہ کہ درود پڑھنے والے کو حضور ﷺ کی خواب میں زیارت ہوتی ہے۔

۳۰۔ درود پاک پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔

۳۱۔ درود پاک پڑھنے سے جانکنی میں آسانی ہوتی ہے۔

۳۲۔ درود پاک جس مجلس میں پڑھا جائے اسے فرشتے گھیر لیتے ہیں۔

۳۳۔ درود پاک پڑھنے سے حضور اقدس ﷺ کی محبت بڑھتی ہے۔

۳۴۔ درود پاک پڑھنے والے سے خود حضور محبت فرماتے ہیں۔

۳۵۔ درود پاک پڑھنے والے سے قیامت کے دن حضور ﷺ مصافحہ فرمائیں گے۔

۳۶۔ درود پاک پڑھنے والے کا تذکرہ فرشتے حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں کرتے ہیں

۳۷۔ درود پاک پڑھنے والے سے فرشتے محبت کرتے ہیں اور اس کا گناہ تین دن تک

نہیں لکھتے۔

۳۸۔ درود پاک پڑھنے والے کے گھر پر آفتیں اور بلائیں نہیں آتیں۔

۳۹۔ درود پاک کی کثرت، حوادثات زمانہ، پریشانیوں اور مصیبتوں سے بچاتی ہے۔

۴۰۔ ہر درد کی دوا ہے صل علیٰ محمد۔

درود شریف ایسا زینہ ہے جس کے ذریعے مومن تاریکیوں کی پستی سے نکل کر منازل انوار کی بلندیاں طے کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے **هُوَ الَّذِىْ يُصَلِّىْ عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى النُّوْرِ.** 'اللہ ہی کی ذات ہے جو تم پر صلوٰت بھیجتی ہے اور اس کے ملائکہ، تاکہ تمہیں تاریکیوں سے نور کی طرف نکالے۔ تو صلوٰۃ ایک مخفی زینہ ہے جو مومنین کو ظلمت کے ایک ایک درجے سے بتدریج نکال کر نور کی طرف لے جاتا ہے۔ اس طرح مومن کا ہر قدم رفعت وعروج کی طرف بلند ہوتا ہے اور وہ مرکز نور سے قریب تر ہوتا جاتا ہے۔ وہ مرکز نور **اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ** (اللہ زمین اور آسمانوں کا نور ہے) ہے۔

ملاء اعلیٰ والے بھی اسی مرکز نور کی طرف عروج کرتے ہیں جان لیں کہ کثیف تر ظلمت کفر وشرک ہے۔ ایمان لانے کے بعد انسان ظلمت کفر سے نکل کر سرحد نور میں داخل ہو جاتا ہے۔ داخلہ ایمان کے بعد ارتکاب کبائر سے تطہیر کی منزل ہے۔ چنانچہ یہ مقام صلاۃ کی مدد و دستگیری سے طے ہوتا ہے اور انسان فسق وفجور سے نکل کر اطاعت وفرمانبرداری کی نورانی حدود میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر ارتکاب صغائر سے تزکیہ کی منزل ہے۔ صلوات الٰہیہ انسانوں کو صغائر کی ظلمت سے نکال کر عصمت وولایت کے نورانی مقام کی طرف بلند کرتی ہیں۔ بعد ازاں یہی صلوٰات الٰہیہ مومن کو سہو، نسیان اور غفلت کی منزل سے نجات دلاتی ہے۔ یہ تمام حجابات انسان کے اپنے وجود سے وابستہ ہیں۔ جب انسان اپنے وجودی حجابات اور ظلمتوں کو صلوٰات الٰہیہ کی دستگیری سے طے کر کر لیتا ہے تو آگے بے شمار تجلیات و انوار کے حجابات جو مرکز نور سے پیدا ہو کر طالب دیدار کی آنکھوں کا حجاب بن جاتی ہیں۔ صلوٰات الٰہیہ کے نزول سے طالب مسلسل ترقی کرتا رہتا ہے اسے ہر سابقہ مقام نئی منزل

کے مقابلے میں ظلمت نظر آتا ہے یہاں تک کہ صلوٰت الٰہیہ کی دستگیری سے وہ قرب حق اور وصل حق سے سرفراز ہو جاتا ہے۔

ان صلوٰت الٰہیہ کا حصول کیسے ہو؟ اس کے لئے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جو بھی مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے، دس گناہ معاف کرتا ہے، دس درجے بلند کرتا ہے اور حق تعالیٰ اس پر دس مرتبہ خود صلاۃ بھیجتا ہے۔ تو صلوات الٰہیہ کے حصول کا ایک ہی طریقہ ہے کہ حضور ﷺ پر درود و سلام کی کثرت کی جائے۔

اللہ عز وجل کی طرف سے صلاۃ وسلام کا حقیقی نزول ذات نبوی علیہ الصلاۃ والسلام پر ہوتا ہے پھر اس عالم ظہور میں مرکز رسالت سے صلوات وتسلیمات ہر درود خواں تک پھیلتی ہیں۔ حضور اقدس ﷺ اپنی باطنی حقیقت کے لحاظ سے ذات صمدیت سے اتصال رکھتے ہیں اور اپنی حقیقت ظاہرہ کے اعتبار سے تمام مومنین کی حقیقتوں کے جامع ہیں چنانچہ بانی دیوبند مولوی محمد قاسم نانا توی بھی ذات محمدی ﷺ کو اس حیثیت سے حقیقت جامعہ تسلیم کرتے ہیں اور ہر مومن کو اس ایمانی جہت میں حضور کی ذات میں گم سمجھتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ذات مقدسہ مومنین کی اصل ہے اور تمام مومنین آپ ہی کے ایمان کی فرع ہیں۔ صلوات الٰہیہ حقیقتاً آنجناب رسالت مآب ﷺ پر نازل ہوتی ہیں اور مومنین اپنی صلوٰات و تسلیمات کے ذریعے ذاتِ محمدی میں اپنی جہت ظہور کو قوت دیتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ظاہر و باطن میں تمام ظلمانی ونورانی حجابات یکے بعد دیگرے اٹھتے جاتے ہیں۔ پھر اہل ایمان (کثرت صلاۃ وسلام کے سبب) اپنی ذات سے، ذات محمدی علیہ الصلاۃ والسلام میں اپنے وجود سے، وجود محمدی ﷺ میں، اپنی صفات سے، صفات محمدی علیہ السلام میں تحلیل ہو کر فنا ہو جاتے ہیں اور دائماً مقام محمدی میں قیام پذیر ہو جاتے ہیں اسی مقام پر سالک اور ذات باری تعالیٰ کے درمیان سارے حجابات نور میں تحلیل ہو جاتے ہیں اور یَھْدِیَ اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَاءُ کی منزل آجاتی ہے۔ یہ تمام اسی وقت ممکن ہے جب اللہ اور اس کے ملائکہ کی طرف سے اہل ایمان پر صلاۃ کا نزول ہو اور صلاۃ کا یقینی نزول نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے میں ہے۔

برکاتِ درود

۱۔ علامہ ابن تیمیہ کے شاگرد حافظ ابن قیم نے اپنی کتاب 'جلا الافہام' میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ بغداد شریف میں امام ابوبکر بن مجاہد علماء کو درس حدیث دے رہے تھے۔ امام ابوبکر بن مجاہد کا محدثین میں بڑا بلند مقام ہے۔ جب آپ درس دے رہے تھے تو سامنے سے حضرت ابوبکر شبلی جو حضرت جنید بغدادی کے مرید تھے اوران دنوں حالت جذب میں تھے، تشریف لائے۔ شبلی کو دیکھ کر امام ابوبکر بن مجاہد کھڑے ہو گئے، جب یہ کھڑے ہوئے تو ساری مجلس کو کھڑا ہونا پڑا۔ امام ابوبکر بن مجاہد نے آگے بڑھ کر حضرت شبلی کا استقبال کیا انہیں اپنے سینے سے لگایا ان کے ماتھے پر بوسہ دیا اور اپنے ہمراہ بٹھا لیا۔ جب وہ بیٹھ گئے تو آپ نے دوبارہ درس حدیث شروع کر دیا کچھ دیر بعد حضرت شبلی اٹھ کر چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد علماء نے عرض کیا کہ ہم اہل بغداد تو شبلی کو پاگل و دیوانہ سمجھتے ہیں اور آپ نے اس کی ایسی تکریم فرمائی کہ درسِ حدیث چھوڑ کر اس کے احترام میں کھڑے ہو گئے اس کو اپنے سینے سے لگایا، پیار کیا، اور اپنے پاس بیٹھنے کو جگہ دی۔ امام ابوبکر بن مجاہد نے فرمایا خدا کی قسم میں نے شبلی کے ساتھ ویسا ہی کیا جیسا میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا۔ علماء کے استفسار پر آپ نے فرمایا میں گزشتہ شب خواب میں حضور اقدس ﷺ کی مجلس میں حاضر تھا۔ بڑے بڑے اولیاء، علماء اور فضلاء بھی حاضر خدمت تھے کہ اتنے میں حضرت ابوبکر شبلی آئے تو حضور ﷺ شبلی کے لئے کھڑے ہو گئے۔ حضور کھڑے ہوئے تو ساری مجلس کو کھڑا ہونا پڑا۔ حضور ﷺ نے آگے بڑھ کر شبلی کا استقبال کیا، اسے اپنے سینے سے لگایا اس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور اسے اپنے ساتھ بٹھایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اہل بغداد تو شبلی کو پاگل و دیوانہ سمجھتے ہیں اور آپ نے اس پر اس قدر کرم نوازی فرمائی اس کا سبب کیا ہے؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا یہ ہر نماز کے بعد میری تعریف میں نازل یہ آیتیں پڑھتا ہے۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم

بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُ وْفٌ رَّحِیْمٌ (سورہ توبہ۔۱۲۸)

پھر پڑھتا ہے: **صلی اللہ علیک یا محمد صلی اللہ علیک یا محمد. صلی اللہ علیک یا محمد**

۲۔ حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ عنہ نے فرمایا 'میں نے جو درود پاک کی برکات دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ کہ میرا ایک دوست فوت ہو گیا اور میں نے اسے خواب میں دیکھا۔ میں نے اس کے احوال دریافت کئے تو اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور اپنے فضل سے عزت و اکرام عطا کیا ہے۔' پھر میں نے پوچھا 'اے بھائی! کیا آپ پر ہمارا حال بھی کچھ ظاہر ہوا ہے یا نہیں، اس نے کہا اے بھائی تجھے بشارت ہو کہ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک صدیقوں سے ہے۔ میں نے پوچھا یہ کس وجہ سے ہے؟ تو اس نے بتایا، اس وجہ سے کہ تو نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی'۔ (سعادۃ الدارین)

۳۔ شیخ احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو میں نے درود پاک پڑھنے کے فیوض و برکات دیکھے ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ ایک دن میں رات کے آخری حصے میں اٹھا وضو کیا نماز تہجد پڑھی اور دیوار کے ساتھ پشت لگا کر صبح کے انتظار میں بیٹھ گیا تو مجھے نیند آ گئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ میرے قریب چل رہے ہیں میں ان کے ساتھ چلا اور میں ایک نوجوان کے پاس پہنچ گیا۔ چونکہ وہ میرا ہم عمر تھا اس لئے مجھے اس سے انس ہوا تو میں جلدی سے اس کی طرف گیا تا کہ اس سے پوچھوں کہ آپ لوگ کون ہیں؟ میں نے اس کے قریب جا کر سوال کیا 'اے اللہ کے بندے! میں تجھ سے اللہ تعالی کے نام پر اور اس کے حبیب پاک ﷺ کے نام پر پوچھتا ہوں کہ آپ کس مخلوق سے ہیں؟' اس نے کہا ہم جن ہیں اور ہم مسلمان ہیں اور ہم جنوں میں سے ایک بزرگ (عابد) جن کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں' مگر یہ اس نے پست آواز میں کہا۔ پھر میں نے سوال کیا۔ اللہ تعالیٰ کے نام پر اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیہم السلام کے نام سے سوال کرتا ہوں کہ آپ لوگ کون ہیں؟ تو اس نے بلند آواز سے کہا ہم مسلمان جن ہیں۔ اس کی اس بات کو سب نے سن لیا۔ پھر ہم چلتے گئے یہاں تک کہ ایک شہر پہنچ گئے جس کو میں نہیں جانتا تھا۔ ہم شہر میں داخل

ہوئے تو اس نوجوان ساتھی نے مجھے قسم دے کر کہا ہمارے گھر چلو تا کہ میری والدہ آپ کی زیارت کرے۔ میں اس کے ساتھ اس کے گھر چلا تو اس ساتھی نے اپنی والدہ سے کہا امی جان یہ ہے احمد بن ثابت۔ یہ سن کر اس کی والدہ نے پوچھا آپ احمد بن ثابت ہیں؟ تو میں نے انہیں سلام کیا اور پھر پوچھا آپ لوگوں کو کیسے معلوم ہے کہ میں احمد بن ثابت ہوں؟ اس ساتھی کی والدہ نے کہا ہم اس وقت سے تجھے جانتے ہیں جب سے آپ نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی تھی۔ پھر میں نے سوال کیا کہ کیا تم کسی ولی اللہ کو جانتے ہو؟ جس کے ساتھ تم ولیوں کا معاملہ کرتے ہو اور اس کی خدمت کرتے ہو؟ تو اس کی والدہ نے کہا ہم صرف سید محمد سعدی کو جانتے ہیں جو کہ علاقہ عروسی کے باشندے ہیں۔

میں نے کہا سبحان اللہ! کیا اللہ تعالیٰ کا ولی صرف سید محمد سعدی ہی ہے؟ تو اس نے کہا ہم صرف ان کو جانتے ہیں اوروں کو نہیں جانتے۔ وہ مرد ہے کہ تمہارے نزدیک چھپا ہوا ہے لیکن ہمارے جنوں کے ہاں اس کی ولایت ظاہر ہے۔

پھر میرے اس ساتھی نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اس اللہ والے کے پاس لے گیا جس کی زیارت کے لئے ہم چلے تھے تو میں نے انہیں اونچے مکان میں دیکھا کہ ایک جماعت کے ساتھ ہے اور وہ ذکر الٰہی میں مشغول ہیں اور حبیب خدا ﷺ پر درود پاک پڑھ رہے ہیں اور وہ بار بار یوں عرض کرتے '**ما طلعت شمس والاقمر اضوء من وجهک یا سید البشر**' یعنی اے انسانوں کے سردار! نہیں چمکا کبھی سورج نہ چاند، جو آپ کے چہرہ انور سے زیادہ روشن ہو۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

اور جب اس بزرگ نے مجھے دیکھا تو اٹھ کھڑے ہوئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے سلام کرنے کے بعد اپنے پاس بٹھا لیا اور جو لوگ وہاں حاضر تھے وہ خاموش ہو گئے وہ بزرگ اپنے ہمنشینوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا یہ ہے احمد بن ثابت۔ یہ سن کر ان کے ہم نشین کھڑے ہو گئے اور میرے پاس آ گئے پھر میں نے کہا 'اے میرے آقا میں اللہ تعالیٰ اور محمد مصطفےٰ ﷺ کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے کیسے پہنچانا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ احمد بن ثابت کوئی اور ہو جس کی تعریف آپ نے اپنے معتقدین سے کی ہے۔ فرمایا نہیں۔ بلکہ وہ

آپ ہی ہیں۔ پھر میں نے پوچھا کہ آپ مجھے کب سے جانتے ہیں تو فرمایا جب سے آپ نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی ہے۔ اس وقت سے ہم آپ کو جانتے ہیں۔ آپ کے لئے بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں آپ کے لئے خیر و بھلائی ہے اور آپ ڈریں نہیں۔ پھر میں نے کہا اے آقا۔ مجھے خدا تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے لئے بتائیں کہ آپ کا نام اور نسب کیا ہے؟ فرمایا میرا نام عبداللہ خنجرہ بن محمد ہے اور میں شہر واق کا رہنے والا ہوں۔ میں یہاں جنوں کی ملاقات کے لئے آیا ہوں۔ اور پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور وصیت فرمائی کہ درود پاک کی کثرت رکھنا اور فرمایا کہ اس سے آپ کو فوائد کثیرہ حاصل ہوں گے۔ (سعادۃ الدارین)۔

۴۔ نیز شیخ احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب میں نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی میں غار ملح میں (جو کہ شیخ علی مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک کے قریب ہے) تھا میں نے تقریباً دو باب لکھے تھے کہ میرے پاس میرے پیر بھائی حضرت احمد بن ابراہیم حیدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور ہم دونوں شیخ احمد بن موسیٰ کے ساتھ اکٹھے ہوئے۔ جب ہم نے عشاء کی نماز ادا کی اور ہر ایک نے اپنا اپنا وظیفہ پڑھا پھر اپنے اپنے بستروں پر لیٹ گئے میرے ساتھی تو سو گئے اور میں درود پاک کے متعلق سوچ رہا تھا جب ایک تہائی رات گزری تو شیخ احمد بن ابراہیم بیدار ہوئے۔ انہوں نے تازہ وضو کیا نوافل پڑھے اور دعا مانگ کر پھر سو گئے اور میں اپنے کام میں مشغول رہا۔ وہ پھر بیدار ہوئے اور مجھ سے کہا 'اے بھائی میرے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس دعا سے نفع عطا کرے' میں نے کہا آپ کو میرے حال سے کیا ظاہر ہوا ہے کہ میں آپ کے لئے دعا کروں۔ یہ سن کر فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک شخص منادی کر رہا ہے جو کوئی رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم دونوں چلنے والوں کے ساتھ چل رہے تھے۔ اچانک ایک مکان سامنے آ گیا اس کا دروازہ بند تھا اور سب لوگ منتظر تھے کہ کب کھلے چنانچہ میں آگے بڑھا تاکہ دروازہ کھولوں۔ میں نے کوشش کی لیکن مجھ سے دروازہ نہ کھل سکا اور پھر آپ نے کہا پیچھے آ جاؤ۔ میں کھولتا ہوں۔ آپ نے

آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو کھل گیا۔ جب دروازہ کھلا تو میں آپ کو پیچھے کر کے خود آگے ہو کر جلدی سے اندر داخل ہوا دیکھا تو رسول اکرم ﷺ جلوہ افروز ہیں۔ میں نے جب حضور کو دیکھا تو سرکار دو عالم ﷺ نے اپنا چہرہ انور مجھ سے دوسری طرف پھیر لیا، بلکہ چہرہ انور ڈھانپ لیا اور مجھے فرمایا اے فلاں! پیچھے ہٹ جا اور نبی کریم ﷺ آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ کو پکڑ کر سینہ انور کے ساتھ لگا لیا۔ تو میں پریشان ہو کر بیدار ہوا اور وضو کر کے نوافل پڑھے کچھ تلاوت کی اور یہ دعا کر کے سو گیا کہ یا اللہ مجھے پھر اپنے حبیب پاک کی زیارت کرا۔ جب میں سو گیا تو پھر منادی کی صدا سنائی دی پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم نے بھاگنا شروع کیا جب اس مکان پر پہنچے تو اسی طرح اسے بند پایا اور لوگ کھلنے کے انتظار میں کھڑے ہیں پھر میں اسی طرح آگے بڑھا مجھ سے نہ کھلا اور پھر آپ نے آگے بڑھ کر کھولا اور پھر میں آپ سے آگے ہو کر جلدی سے اندر داخل ہوا تو دیکھا حبیب کبریا ﷺ جلوہ افروز ہیں پھر مجھے فرمایا' اے فلاں مجھ سے دور ہو جا۔ اور جب آپ حاضر ہوئے حضور ﷺ نے آپ پر بڑی شفقت فرمائی اور آپ کو پکڑ کر سینہ انور کے ساتھ لگا لیا تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کا کوئی عمل ہے جس نے رحمتہ اللعالمین ﷺ کو آپ سے راضی کر دیا ہے اس لئے میں کہتا ہوں کہ آپ میرے لئے دعائے خیر کریں۔ اس واقعہ سے میں نے جان لیا کہ میری نیت خیر ہے اور میرا درود پاک مقبول ہے مردود نہیں ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل ہم پر زیادہ کرے گا اور ہم پر اپنے حبیب کی زیارت سے احسان فرمائے گا۔ بحرمت اس ذات والا صفات کے جس پر وہ خود اور اس کے فرشتے اور جن وانس سب درود بھیجتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین)۔

۵۔ نیز حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ میں نے درود پاک کے فضائل جو دیکھے ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ دو آدمی آپس میں جھگڑتے ہیں ایک نے کہا آ میرے ساتھ چل رسول اکرم ﷺ سے فیصلہ کرالیں۔ چنانچہ وہ دونوں چلے تو میں بھی ان کے پیچھے ہولیا دیکھا تو سید دو عالم ﷺ ایک بلند جگہ جلوہ افروز ہیں جب حاضر ہوئے تو ایک نے عرض کی یا رسول اللہ! اس شخص نے مجھ پر گھر جلا

دینے کا الزام لگایا ہے۔ یہ سن کر شاہ کونینﷺ نے فرمایا اس نے تجھ پر افترا کیا ہے اسے آگ کھا جائے گی۔ پھر میں بیدار ہوگیا۔ اور میں دربار رسالت میں کوئی عرض نہ کر سکا۔ پھر میں نے دربار الٰہی میں دعا کی یا اللہ! مجھے پھر زیارت مصطفےٰﷺ سے مشرف فرما۔ دعا کے بعد میں سو گیا دیکھتا ہوں کہ منادی ندا کر رہا ہے کہ جو شخص رسول اکرمﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہے وہ ہمارے ساتھ چلے اور میں نے دیکھا کہ کافی لوگ اس ندا کرنے والے کے پیچھے جا رہے ہیں جن کے لباس سفید ہیں تو میں نے ایک سے پوچھا کہ خدا کے لئے اور رسول اکرمﷺ کے لئے مجھے بتاؤ کہ حضورﷺ کہاں تشریف فرما ہیں؟ اس نے کہا کہ سرکار دوعالمﷺ فلاں مکان میں جلوہ گر ہیں یہ سن کر میں نے دعا کی یا اللہ! درود پاک کی برکت سے مجھے اپنے حبیب پاکﷺ تک ان لوگوں سے پہلے پہنچا دے تا کہ میں تنہائی میں زیارت کرسکوں اور اپنی مراد حاصل کرسکوں۔ تو مجھے کسی چیز نے بجلی کی طرح حضورﷺ کے دربار میں حاضر کر دیا جب حاضر ہوا تو دیکھا کہ سرکار دوعالمﷺ تنہا قبلہ رو تشریف فرما ہیں اور حضورﷺ کے چہرہ انور سے نور چمک رہا ہے میں نے عرض کی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ یہ سن کر حضورﷺ نے مرحبا فرمایا تو میں اپنے چہرے کے ساتھ حضورﷺ کی گود مبارک میں لوٹ پوٹ گیا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے۔ فرمایا درود پاک کی کثرت کرو پھر میں نے عرض کی حضور آپ اس بات کے ضامن ہو جائیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ولی بن جائیں۔ تو فرمایا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا ایمان پر خاتمہ ہوگا۔ پھر میں نے وہی عرض کی تو فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ولی سارے کے سارے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں کہ خاتمہ ایمان پر ہو جائے لہٰذا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ میں نے عرض کی 'ہاں! یا رسول اللہ مجھے منظور ہے' پھر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کرائے۔ میں یہ دربارِ رسالت میں عرض کرنے ہی والا تھا کہ حضورﷺ نے فرمایا 'مجھ پر درود پاک کی کثرت کو لازم پکڑو اور اس مقام کی زیارت اور ہر وہ بات جو تجھے درجات تک پہنچانے والی ہے ہم اس کو پورا کریں گے۔'

پھر میرے دل میں اس بات کی حشمت و رعب پیدا ہوا کہ جب میں کون و مکان، زمین و آسمان کے آقا کی زیارت سے نوازا گیا ہوں تو مجھے اور کیا چاہئیے؟ تو میں نے عرض کی یارسول اللہ! ہر نبی و رسول ہر ولی اور حضرت خضر علیہ السلام نے حضور کے نور سے ہی اقتباس کیا ہے اور حضور کے بحر ذخار سے سب نے چلّو بھرا ہے تو جب مجھے حضور کی زیارت ہوگئی تو گویا میں نے سب کی زیارت کر لی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔

زاں بعد باقی لوگ جن کو میں پیچھے چھوڑ آیا تھا وہ حاضر ہوگئے اور وہ بلند آواز سے پڑھتے آ رہے تھے۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔ جب وہ حاضر ہوئے تو میں آقائے دو جہاں ﷺ کے حضور ایک جانب بیٹھا تھا۔ رسول اکرم شفیع معظم ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو بشارتیں دیں لیکن ان کے ساتھ ایک شخص اور بھی آیا تھا اس کو حضور ﷺ نے دھتکار دیا اور فرمایا 'اے مردود! اے آگ کے چہرے والے! تو پیچھے ہٹ جا! میں نے اس کی صورت دیکھی تو وہ ان آنے والوں جیسی نہ تھی کیونکہ وہ شیطان تھا اور پھر سید دو عالم نور مجسم ﷺ ان حاضرین کے ساتھ گفتگو سے فارغ ہوئے تو فرمایا 'اب تم جاؤ! اللہ تعالیٰ تمہیں برکتیں عطا کرے اور مجھے میرے پوتے کے ساتھ (میری طرف اشارہ کر کے) رہنے دو' تو میں نے عرض کی یارسول اللہ میں سید ہوں؟ فرمایا ہاں تو سید ہے۔ میں نے عرض کی کیا میں حضور کی اولاد پاک سے ہوں؟ فرمایا ہاں تو میری نسل پاک سے ہے۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا پھر میں نے عرض کیا حضور مجھے نصیحت فرمایئے جس کے ساتھ اللہ مجھے نفع دے تو فرمایا تجھ پر لازم ہے کہ درود پاک کی کثرت کرے اور تو کھیل تماشے سے پرہیز کرے۔

میں بیدار ہوا تو میں نے سوچا وہ کونسا کھیل تماشا ہے کہ میں اسے ترک کردوں۔ میں نے بہت غور کیا مگر مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کیا ہے؟ پھر میں نے خیال کیا شاید کوئی آئندہ رونما ہونے والی کوئی بات ہو 'لا حول ولا قوۃ الا باللہ' فعل بد سے وہی بچ سکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ (سعادۃ الدارین)

۶۔ ابوالفضل قرمسانی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میرے پاس ایک شخص خراسان سے آیا اور فرمایا مجھے خواب میں رسول اکرم ﷺ کا دیدار نصیب ہوا ہے میں نے دیکھا کہ حضور مسجد

نبوی میں جلوہ افروز ہیں اور مجھے حکم دیا کہ جب تو ہمدان میں جائے تو فضل بن زیرک کو میرا سلام کہہ دینا تو میں نے عرض کیا حضور اس پر ایسا کرم کس وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ روزانہ سو بار مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے جب اس آنے والے نے سرکار کا پیغام مبارک پہنچا دیا تو پھر اُس سے پوچھا کہ وہ درود پاک مجھے بھی بتا دیجئے تو فرمایا میں روزانہ سو بار یا اس سے زیادہ یہ درود پاک پڑھتا ہوں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ جَزَی اللّٰہُ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلِّمْ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ اس نے مجھ سے یہ درود پاک یاد کرلیا اور قسم کھا کر کہنے لگا کہ میں آپ کو نہیں جانتا تھا اور نہ ہی آپ کا نام جانتا تھا مجھے آپ کا نام اور پتہ رسول اکرم ﷺ نے بتایا ہے۔ پھر میں نے اس آنے والے کو کچھ ہدیہ دینا چاہا مگر اس نے قبول نہ کیا اور کہا کہ میں سید دو عالم ﷺ کے پیغام مبارک کو حطامِ دنیا کے بدلے نہیں بیچنا چاہتا اور وہ چلا گیا۔ (سعادۃ الدارین)

۷۔ بنی اسرائیل میں ایک شخص جو کہ نہایت گنہگار اور مجرم تھا اس نے سو سال یا دو سو سال فسق و فجور میں گزار دیئے جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اسے گھسیٹ کر کوڑا کرکٹ کی جگہ ڈال دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی بھیجی۔ اے پیارے کلیم! ہمارا ایک بندہ فوت ہو گیا ہے اور بنی اسرائیل نے اسے گندگی میں پھینک دیا ہے آپ اپنی قوم کو حکم دیں کہ وہ اسے وہاں سے اٹھائیں تجہیز و تکفین کر کے آپ اس کا جنازہ پڑھیں اور لوگوں کو بھی جنازہ پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

جب کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں پہنچے تو اس میت کو دیکھ کر پہچان لیا۔ تعمیل حکم کے بعد عرض کی یا اللہ! یہ شخص مشہور ترین مجرم تھا تو بجائے سزا کے یہ اس عنایت کا حقدار کیسے ہوا؟ فرمان آیا کہ بے شک یہ بہت بڑی سزا و عذاب کا مستحق تھا لیکن اس نے ایک دن توریت مبارکہ کھولی اور اس میں میرے حبیب محمد مصطفیٰ کا نام پاک لکھا ہوا دیکھا محبت سے اسے بوسہ دیا اور درود پاک پڑھا تو اس نام پاک کی تعظیم کرنے کی وجہ سے میں نے اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے۔ (مقاصد السالکین) (القول البدیع)

۸۔ ایک مریض نزع کی حالت میں تھا اس کا دوست تیمارداری کے لئے آیا اور دیکھ

کر پوچھا اے دوست جاں کنی کی تلخی کا کیا حال ہے؟ جواب دیا مجھے کوئی تکلیف نہیں محسوس ہو رہی کیونکہ میں نے علماء کرام سے سن رکھا ہے کہ جو شخص حبیب خدا محمد مصطفے ﷺ پر درود پاک کی کثرت کرے اسے اللہ تعالیٰ موت کی تلخی سے امن دیتا ہے۔ (نزہتہ المجالس)

۹۔ خلاد بن کثیر رحمتہ اللہ علیہ پر جب جانکنی کی حالت طاری ہوئی تو اس کے سر کے نیچے سے ایک ٹکڑا کاغذ کا ملا جس پر لکھا تھا **ھذہ براۃ من النار لخلاد بن کثیر**، یہ خلاد بن کثیر کے لئے جہنم سے آزادی کی سند ہے۔ لوگوں نے اس کے گھر والوں سے پوچھا کہ اس کا عمل کیا تھا؟ جواب ملا کہ یہ ہر جمعہ کو ہزار بار درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ **اللھم صل علی النبی الامی و الہ وسلم** (القول البدیع)

۱۰۔ حضرت احمد بن ثابت مغربی قدس سرہٗ نے فرمایا میں نے جو درود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں ایک رات تہجد کے لئے اٹھا۔ تہجد پڑھ کر بیٹھ کر درود پاک پڑھنا شروع کر دیا پڑھتے پڑھتے مجھے اونگھ آ گئی تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص کو پکڑے ہوئے گھسیٹتے لے جا رہے ہیں جس کے گلے میں طوق تھا۔ گندھک کا لباس جو کہ ٹخنوں تک تھا پہنا ہوا ہے اور وہ بڑے جسم والا بڑے سر والا آدمی تھا۔ اس کا چہرہ سیاہ، ناک بڑی اور منہ پر چیچک کے داغ تھے۔ میں نے ان گھسیٹنے والوں سے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کا نام دے کر پوچھتا ہوں کہ بتاؤ یہ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ ابوجہل ملعون ہے۔ تو میں نے اس سے کہا اے خدا تعالیٰ کے دشمن تیری یہی سزا ہے اور یہ سزا اس کی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مکرم ﷺ کے ساتھ کفر کرے۔ پھر میں نے دعا کی یا اللہ یہ تو تھا تیرا اور تیرے پیارے نبی کا دشمن۔ یا اللہ اب مجھے اپنے حبیب ﷺ کے دیدار سے مشرف فرما۔ یا اللہ مجھے یہ انعام عطا کر تو ارحم الراحمین ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ میں ایک ایسی جگہ میں ہوں جس کو میں پہچانتا نہیں اچانک ایک جان پہچان والا دوست ملا جو کہ حاجی اور نیک بزرگ تھا میں نے اسے سلام کہا اس نے جواب دیا میں نے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں؟ فرمایا میں رسول اکرم ﷺ کی مسجد شریف کو جا رہا ہوں۔ میں بھی اس کے ساتھ ہو لیا ایک گھڑی گزری تھی کہ ہم مسجد نبوی شریف میں پہنچ گئے تو ساتھی نے فرمایا یہ

ہے ہمارے آقا ﷺ کی مسجد مبارک۔میں نے کہا یہ تو حضور ﷺ کی مسجد ہے لیکن مسجد والے آقا کہاں ہیں؟ اس نے کہا ذرا صبر کرو۔ابھی حضور تشریف لانے والے ہیں۔تو شاہ کونین ﷺ تشریف لے آئے اور ان کے ساتھ ایک اور کامل بزرگ بھی تھے جن کے چہرہ انور میں نور تھا میں نے آقائے دو جہاں ﷺ کے حضور سلام عرض کیا تو حضور نے فرمایا اللہ کے پیارے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو بھی سلام عرض کرو، پھر میں نے ان کی خدمت بابرکت میں بھی سلام عرض کیا اور دونوں سرکاروں سے دعا کی درخواست کی تو دونوں حضرات نے دعا فرمائی۔ پھر میں نے دونوں کے حضور عرض کی کہ آپ دونوں میرے ضامن ہو جائیں تو آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا میں تیرے لئے اس بات کا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔ پھر میں نے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے یہ سن کر فرمایا **زد فی الصلوٰۃ علی** یعنی مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو۔

پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب میں درود پاک پڑھتا ہوں تو کیا آپ میرا درود پاک سنتے ہیں؟ تو فرمایا ہاں سنتا ہوں اور تیری مجلس میں ملائکہ مقربین بھی آتے ہیں پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ میرے ضامن ہو جائیں تو فرمایا تو میری ضمانت میں ہے۔ میں نے عرض کی حضور میرے متوسلین کے بھی ضامن ہو جائیں فرمایا میں ان کا بھی ضامن ہوا۔ میں نے عرض کی حضور! میرے متوسلین میں سے فلاں بھی ہے۔ فرمایا وہ نیکوکاروں سے ہے۔ پھر میں نے اپنے شیخ کے متعلق عرض کی تو فرمایا وہ اولیاء اللہ میں سے ہے۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ حضور ان سب کے ضامن ہو جائیں۔ جو میری اس کتاب کو پڑھیں جو میں نے درود پاک کے متعلق لکھی ہے۔ فرمایا میں اس کتاب کے پڑھنے والوں کا اور جو اس میں درج درود پاک پڑھنے والے ہیں سب کا ضامن ہوا اور تجھ پر لازم ہے کہ تو اس درود پاک کو پڑھے اور کثرت کرے اور تیرے لئے ہر وہ نعمت ہے جو تو نے سوال کیا۔ پھر میں بیدار ہو گیا اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے درود پاک کی کثرت کی توفیق عطا فرمائے گا اور یہ کہ وہ ہمیں اپنے حبیب پاک ﷺ کی زیارت سے دونوں جہان میں محروم نہیں رکھے گا۔ (سعادۃ الدارین)

۱۱۔ امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک مالدار آدمی تھا جس کا کردار اچھا نہیں تھا۔ لیکن اسے درود پاک پڑھنے کا بڑا شوق تھا کسی وقت وہ درود پاک سے غافل نہیں رہتا تھا جب اس کا آخری وقت آیا اور جانکنی کی حالت طاری ہوئی تو اس کا چہرہ سیاہ ہوگیا اور بہت زیادہ تنگی لاحق ہوئی۔ حتیٰ کہ جو دیکھتا ڈر جاتا تو اس نے جانکنی کی حالت میں ندا دی اے اللہ تعالیٰ کے محبوب میں آپ سے محبت رکھتا ہوں اور درود پاک کی کثرت کرتا ہوں۔

ابھی اس نے یہ ندا پوری بھی نہ کی تھی کہ اچانک ایک پرندہ آسمان سے نازل ہوا اور اس نے اپنا پر اس آدمی کے چہرہ پر پھیر دیا فوراً اس کا چہرہ چمک اٹھا اور کستوری کی سی خوشبو مہک گئی اور وہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دنیا سے رخصت ہوگیا اور پھر جب اس کی تجہیز و تکفین کر کے قبر کی طرف لے گئے اور اسے لحد میں رکھا تو ہاتف سے آواز سنی۔ ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلی ہی کفایت کی اور اس درود پاک نے جو یہ میرے حبیب پر پڑھا کرتا تھا اسے قبر سے اٹھا کر جنت پہنچا دیا ہے۔ یہ سن کر لوگ بہت متعجب ہوئے اور پھر جب رات ہوئی تو کسی نے دیکھا کہ وہ زمین و آسمان کے درمیان چل رہا ہے اور پڑھ رہا ہے

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِي يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً (درۃ الناصحین)

۱۲۔ شیخ احمد بن منصور رحمۃ اللہ علیہ جب فوت ہوئے تو اہل شیراز میں سے کسی نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ جامع شیراز کے محراب میں کھڑے ہیں اور انہوں نے بہترین حلہ زیب تن کیا ہوا ہے اور ان کے سر پر تاج ہے جو کہ موتیوں سے جڑاؤ ہے۔ خواب دیکھنے والے نے پوچھا حضرت کیا حال ہے؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور میرا اکرام فرمایا اور مجھے تاج پہنا کر جنت میں داخل کیا۔ پوچھا کس سبب سے؟ تو جواب دیا کہ میں نبی اکرم رسول محترم ﷺ پر درود پاک کی کثرت کیا کرتا تھا یہی عمل کام آیا ہے۔ (القول البدیع)

۱۳۔ شیخ حسین بن احمد بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی یا اللہ میں خواب میں ابو صالح مؤذن کو دیکھنا چاہتا ہوں چنانچہ میری دعا قبول ہوئی اور

میں نے خواب میں موذن کو دیکھا کہ بہت شاندار حالت میں ہے۔ میں نے پوچھا اے ابو صالح مجھے اپنے یہاں کے حالات سے خبر دو۔ تو فرمایا اگر مصطفےٰ ﷺ کی ذات گرامی پر درود پاک کی کثرت نہ کی ہوتی تو میں تباہ و ہلاک ہو گیا ہوتا۔ (سعادۃ الدارین)

۱۴۔ ابو لحفص کاغذی رحمتہ اللہ علیہ کو ان کے فوت ہو جانے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کیا حال ہے؟ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا مجھے بخش دیا اور مجھے جنت میں بھیج دیا۔ دیکھنے والے نے پھر سوال کیا کس عمل کی وجہ سے آپ کو یہ انعامات حاصل ہوئے؟ تو فرمایا کہ جب میں دربار الٰہی میں حاضر کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا اس کے گناہ شمار کرو۔ چنانچہ فرشتوں نے میرے نامہ اعمال سے میرے صغیرہ کبیرہ غلطیاں لغزشیں سب شمار کر کے دربار الٰہی میں پیش کر دیئے۔ پھر فرمانِ الٰہی ہوا کہ اس بندے نے اپنی زندگی میں میرے حبیب پر جتنا درود پاک پڑھا ہے وہ بھی شمار کرو۔ جب فرشتوں نے درود پاک شمار کیا تو وہ گناہوں کی نسبت زیادہ نکلا تو مولیٰ کریم جل مجدہ الکریم نے فرمایا اے فرشتو! میں نے اس کا حساب بھی معاف کر دیا ہے لہٰذا اسے بغیر حساب و کتاب کے جنت میں لے جاؤ۔ (القول البدیع) (سعادۃ الدارین)

۱۵۔ ایک نیک صالح آدمی نے خواب میں ایک مہیب (ڈراؤنی) اور قبیح صورت دیکھی اور گھبرا کر پوچھا تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں تیرا عمل ہوں۔ پھر اس سے پوچھا کہ تجھ سے نجات کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب محمد مصطفےٰ ﷺ پر درود پاک کی کثرت کرنے سے نجات ہو سکتی ہے۔ (سعادۃ الدارین)

۱۶۔ حضرت شیخ شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرا ایک ہمسایہ فوت ہو گیا تھا۔ میں نے اسے خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا کہ تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ اس نے جواب دیا حضرت آپ کیا پوچھتے ہیں؟ بڑے بڑے خوفناک منظر میرے سامنے آئے۔ منکر و نکیر کے سوال و جواب کا وقت تو مجھ پر بڑا ہی خطرناک اور دشوار آیا حتیٰ کہ میں سوچ میں پڑ گیا کہ میرا ایمان پر خاتمہ ہوا ہے کہ نہیں۔ اچانک مجھ سے کہا گیا کہ دنیا میں تیری زبان بیکار رہی۔ اس وجہ سے تجھ پر یہ مصیبت آئی ہے۔ پھر جب عذاب

کے فرشتوں نے مجھے مارنے کا قصد کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اور ان فرشتوں کے درمیان ایک نوری انسان حائل ہوگیا جو کہ نہایت حسین وجمیل تھا اوراس کے جسم پاک سے خوشبو مہکتی تھی۔منکر نکیر کے سوالات کے جوابات وہ مجھے پڑھا تا گیا اور میں فرشتوں کو جواب دیتا گیا اور میں کامیاب ہوتا گیا۔پھر میں نے اس نوری انسان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا میں تیرا وہ درود پاک ہوں جو تو دنیا میں اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ پر پڑھا کرتا تھا۔اب تو فکر نہ کر میں تیرے ساتھ ہی رہوں گا قبر میں، حشر میں، پل صراط، میزان پر ہر مشکل مقام پر تیرے ساتھ رہوں گا اور تیرا مددگار رہوں گا۔(القول البدیع۔ سعادۃ الدارین۔اجذب القلوب)

۱۷۔ بلخ میں ایک امیر کبیر سوداگر تھا اس کے دولڑکے تھے۔اس خوش نصیب کے پاس دنیاوی دولت کے علاوہ ایک نعمت عظمیٰ یہ تھی کہ اس کے پاس سید دو عالم ﷺ کے تین بال مبارک تھے۔جب وہ خوش بخت فوت ہوا تو اس کے دونوں بیٹوں نے باپ کی جائیداد آپس میں تقسیم کرلی اور جب موئے مبارک کی باری آئی تو بڑے لڑکے نے ایک بال مبارک خود لے لیا اور ایک اپنے چھوٹے بھائی کو دے دیا اور تیسرے بال مبارک کے متعلق بڑے نے کہا ہم اس کو آدھا آدھا کرلیں۔چھوٹے نے کہا اللہ کی قسم میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔کون ہے جو رسول اکرم نبی محترم ﷺ کے بال مبارک کو توڑے۔بڑے نے جب چھوٹے بھائی کی عقیدت اور ایمانی تقاضا دیکھا تو بولا کہ اگر تجھے اس بال کے ساتھ اتنی ہی محبت ہے تو یوں کر کہ یہ تینوں بال تو لے لے اور باپ کی جائیداد کا اپنا حصہ مجھے دے دے۔چھوٹے نے یہ سن کر کہا واہ رے قسمت مجھے اور کیا چاہئیے۔چنانچہ بڑے نے دنیا کی دولت لے لی اور چھوٹے نے تینوں موئے مبارکہ لے لئے اور انہیں بڑے ادب واحترام سے رکھ لیا۔جب شوق غالب ہوتا تو ان موئے مبارکہ کی زیارت کرتا اور درود پاک پڑھتا اور پھر اس بے نیاز جل جلالہ کی بے نیازی دیکھو کہ اس بڑے بھائی کا مال چند دنوں میں ختم ہوگیا اور وہ فقیر و کنگال ہوگیا۔اور اللہ تعالیٰ نے چھوٹے کے مال میں برکت دی کہ اس کا مال بہت زیادہ ہو گیا۔پھر جب وہ حبیب خدا کا جانثار یعنی چھوٹا بھائی فوت ہوا تو کسی بزرگ نے رات خواب

میں محمد مصطفےٰ ﷺ کو دیکھا اور ساتھ اسے بھی دیکھا۔ سید دو عالم ﷺ نے فرمایا اے میرے امتی! تو لوگوں میں اعلان کر دے کہ جس کسی کو کوئی حاجت کوئی مشکل درپیش ہو تو وہ اس کی قبر پر حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے سوال کرے۔ اس نے بیدار ہو کر اعلان کر دیا تو اس عاشق رسول کی قبر مبارک کو ایسی مقبولیت نصیب ہوئی کہ لوگ دھڑا دھڑ اس قبر مبارک پر حاضر ہونے لگے۔ اور پھر یہاں تک نوبت پہنچی کہ اگر کوئی سوار ہو کر اس مزار کے پاس سے گزرتا تو براہ ادب سواری سے اتر جاتا اور پیدل چلتا۔ (القول البدیع۔ سعادۃ الدارین)

(نوٹ: اس واقعہ سے یہ بھی عیاں ہوا کہ رسول اکرم ﷺ کو بھی یہ پسند ہے کہ عشق و محبت والوں کے مزارات مبارکہ پر لوگ اپنی حاجت و مشکلات میں حاضری دیں اور وہاں جا کر دعا کریں بلکہ خود سرور دو عالم ﷺ اولیائے امت کے مزارات مبارکہ پر لوگوں کو بھیجتے ہیں چنانچہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے جمال الاولیاء میں لکھا ہے کہ فقیہ کبیر احمد بن موسیٰ بن عجیل سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت کی کہ حضور اکرم ان کو فرما رہے ہیں اگر تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ تم پر علم کھول دے تو ضریری کی قبر کی مٹی میں سے کچھ لو اور اس کو نہار منہ نگل جاؤ۔ ان فقیہ نے ایسا ہی کیا اور اس کی برکتیں ظاہر ہو گئیں۔ (جمال الاولیاء۔ ص ۱۰۵)

اور نزہۃ المجالس میں ہے کہ بڑے بھائی کا مال ختم ہو گیا اور وہ بالکل فقیر ہوا تو اس نے خواب میں رسول اکرم ﷺ کو دیکھا اور اپنی حالت کی شکایت کی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اے بدنصیب تو نے موئے مبارک پر دنیا کو ترجیح دی اور تیرے بھائی نے وہ بال مبارک لے لئے اور جب وہ ان مبارک بالوں کو دیکھتا ہے مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو دونوں جہان میں نیک بخت اور سعید کر دیا ہے۔ پھر وہ بیدار ہوا تو چھوٹے بھائی کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کے خادموں میں شامل ہو گیا۔ (نزہۃ المجالس)

۱۸۔ ایک عورت نے حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی فوت ہو گئی ہے میں چاہتی ہوں کہ خواب میں میری اس کے ساتھ ملاقات ہو جائے۔ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جا کر نماز عشاء کے

بعد چار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۃ الھٰکم التکاثر ایک مرتبہ پڑھ کر لیٹ جا اور نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھتی پڑھتی سو جا۔ اس عورت نے ایسا ہی کیا جب سو گئی تو اس نے خواب میں اپنی لڑکی کو دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے، گندھک کا لباس پہنا ہوا ہے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں، پاؤں میں آگ کی بیڑیاں ہیں۔ یہ دیکھ کر گھبرا کر بیدار ہوئی اور پھر حضرت خواجہ قدس سرہٗ کی خدمت میں واقعہ بیان کیا۔ آپ نے سن کر فرمایا کچھ صدقہ کر۔ شاید اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے۔ زاں بعد حضرت خواجہ قدس سرہٗ نے خواب میں دیکھا کہ ایک باغ ہے باغ میں تخت بچھا ہوا ہے اور اس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے سر پر نورانی تاج ہے۔ اس نے دیکھ کر عرض کی حضرت آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ حضرت خواجہ نے فرمایا نہیں۔ عرض کیا حضرت میں وہی ہوں جس کی والدہ نے آپ سے میری ملاقات کے لئے پوچھا تھا اور آپ نے پڑھنے کو بتایا تھا۔ اس پر حضرت خواجہ نے فرمایا اے بیٹی تیری والدہ نے تو تیری حالت کچھ اور بتائی تھی مگر میں اس کے برعکس دیکھ رہا ہوں۔ یہ سن کر لڑکی نے عرض کی حضرت جیسے میری والدہ نے بیان کیا تھا اس طرح صرف میری حالت ہی نہیں تھی بلکہ اس قبرستان میں ستر ہزار مردے تھے جن کو عذاب ہو رہا تھا ہماری خوش نصیبی کہ ہمارے قبرستان کے پاس سے ایک عاشق رسول گزرا اور اس نے درود پاک پڑھ کر ثواب ہمیں بخش دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس درود پاک کو قبول فرما کر ہم سب سے عذاب معاف کر دیا ہے اور سب کو یہ انعام و اکرام عطا فرمایا جو آپ مجھ پر دیکھ رہے ہیں۔ (القول البدیع۔ نزہۃ المجالس۔ سعادۃ الدارین)

۱۹۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں میرا ایک ہمسایہ تھا جو کہ اوباش، فسق و فجور میں مبتلا تھا میں اسے توبہ کی تلقین کیا کرتا تھا لیکن وہ اس طرف نہیں آتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے۔ میں نے اس سے پوچھا تو یہاں کیسے اور کس عمل کی وجہ سے تجھے جنت نصیب ہوئی؟ اس نے کہا میں ایک محدث کی مجلس میں حاضر ہوا تو میں نے ان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ جو کوئی محمد مصطفےٰ ﷺ پر بلند آواز سے درود پاک پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے یہ سن کر میں نے اور سب حاضرین نے بلند

آواز سے درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو بخش دیا اور جنت عطا کر دی۔ (نزہۃ المجالس) یہ لکھ کر علامہ صفوری رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں میں نے المورد العذب میں حدیث پاک دیکھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو دنیا میں مجھ پر درود پاک پڑھتے وقت آواز بلند کرتا ہے آسمانوں میں فرشتے اس پر صلوٰۃ کے لئے آواز بلند کرتے ہیں۔

۲۰۔ ابوزرعہ کو بعد موت جعفر بن عبداللہ نے خواب میں دیکھا کہ آسمان پر فرشتوں کی امامت کرتا ہے یعنی فرشتوں کو نماز پڑھاتا ہے میں نے پوچھا اے ابوزرعہ یہ درجہ تو نے کیسے حاصل کرلیا۔ جواب دیا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ احادیث مبارکہ لکھی ہیں اور یوں لکھا عن النبی **صلی اللہ علیہ وسلم** یعنی ہر بار سید دوعالم ﷺ کے نام نامی کے ساتھ درود پاک لکھا ہے اور سرورکونین ﷺ کا ارشاد گرام ہے جس نے مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجتا ہے۔ (شرح الصدور۔ سعادۃ الدارین)

۲۱۔ علامہ ابن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بہت سارے علماء کرام کو جن کا شمار نہیں ہوسکتا ان کے وصال کے بعد ان کو بہت اچھی حالت میں دیکھا گیا۔ جب ان سے پوچھا گیا تو بتایا یہ انعام نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مقدسہ پر درود پاک بھیجنے کی وجہ سے ہے۔ (سعادۃ الدارین)

۲۲۔ منصور ابن عمار کو موت کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ جواب دیا کہ مجھے میرے مولیٰ نے کھڑا کیا اور فرمایا تو منصور بن عمار ہے؟ میں نے عرض کی اے رب العالمین میں ہی منصور بن عمار ہوں۔ پھر فرمایا تو ہی ہے جو لوگوں کو دنیا سے نفرت دلاتا تھا اور خود دنیا میں راغب تھا۔ میں نے عرض کی یا اللہ یوں ہی ہے لیکن جب بھی میں نے کسی مجلس میں وعظ شروع کیا تو پہلے تیری حمد وثناء کی اس کے بعد تیرے حبیب ﷺ پر درود پاک پڑھا اس کے بعد لوگوں کو وعظ ونصیحت کی۔ اس عرض پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے اور حکم دیا اے فرشتو! اس کے لئے آسمانوں میں منبر رکھو تا کہ جیسے دنیا میں بندوں کے سامنے میری بزرگی بیان کرتا تھا آسمانوں میں یہ فرشتوں کے سامنے میری بزرگی اور عظمت بیان کرے۔ (سعادۃ الدارین)

۲۳۔ ہنّاد بن ابراہیم نسفی نے بیان کیا کہ میں خواب میں سید الکونین ﷺ کی زیارت سے مشروف ہوا ااور دیکھا کہ رسول اکرم ﷺ میری طرف سے منقبض ہیں۔ میں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر حضور اکرم ﷺ کے دست مبارک کو بوسہ دیا اور عرض کی یارسول اللہ میں اصحاب حدیث سے ہوں اور اہل سنت سے ہوں اور غریب ہوں۔ یہ سن کر آقائے دو جہاں ﷺ نے تبسم فرمایا اور فرمایا کہ جب تو مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو سلام کیوں چھوڑ دیتا ہے؟ اس کے بعد جب بھی میں درود پاک لکھتا ہوں تو صرف صلی اللہ علیہ نہیں بلکہ پورا صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا۔ (سعادۃ الدارین)

۲۴۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت ابوالبشر آدم علیہ السلام عرش الٰہی کے پاس سبز حلہ پہن کر تشریف فرما ہوں گے اور یہ دیکھتے ہوں گے کہ میری اولاد میں کس کس کو جنت لے جاتے ہیں اور کس کس کو دوزخ لے جاتے ہیں۔ اچانک آدم علیہ السلام دیکھیں گے کہ حبیب خدا ﷺ کے ایک امتی کو فرشتے دوزخ لے جا رہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام یہ دیکھ کر ندا دیں گے اے اللہ تعالیٰ کے حبیب آپ کے ایک امتی کو ملائکہ کرام دوزخ لے جا رہے ہیں۔ سید دو عالم ﷺ فرماتے ہیں یہ سن کر میں اپنا تہبند مضبوط پکڑ کر ان فرشتوں کے پیچھے دوڑوں گا اور کہوں گا اے رب تعالیٰ کے فرشتوں ٹھہر جاؤ۔ فرشتے یہ سن کر عرض کریں گے یا حبیب اللہ ہم فرشتے ہیں اور فرشتے اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی کر سکتے ہی نہیں اور ہم وہ کام کرتے ہیں جس کا ہمیں دربارالٰہی سے حکم ملتا ہے یہ سن کر نبی اکرم ﷺ اپنی ریش مبارک کو پکڑ کر دربار الٰہی میں عرض کریں گے اے میرے رب کریم! کیا تیرا میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں ہے کہ ''تجھے تیری امت کے بارے میں رسوا نہیں کروں گا۔''

تو عرش الٰہی سے حکم آئے گا اے فرشتو! میرے حبیب کی اطاعت کرو۔ اور اس بندے کو واپس میزان پر لے چلو۔ فرشتے اس کو فوراً میزان کے پاس لے جائیں گے اور جب اس کے اعمال کا وزن کریں گے تو میں اپنی جیب سے ایک نور کا سفید کاغذ نکالوں گا اور اس کو بسم اللہ شریف پڑھ کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دوں گا تو اس کا نیکیوں والا پلڑا وزنی

ہو جائے گا۔ اچانک ایک شور بر پا ہو گا کہ کامیاب ہو گیا، کامیاب ہو گیا اس کی نیکیاں وزنی ہو گئیں۔ اس کو جنت لے جاؤ۔ جب فرشتے اسے جنت کو لے جاتے ہوں گے تو وہ کہے گا اے میرے رب کے فرشتوں ٹھہرو اس بزرگ سے کچھ عرض کر لوں۔ پھر وہ عرض کرے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کا کیسا نورانی چہرہ ہے اور آپ کا خلق کتنا عظیم ہے آپ نے میرے آنسوؤں پر رحم کھایا اور میری لغزشوں کو معاف کرایا آپ کون ہیں؟ فرمائیں گے میں تیرا نبی محمد مصطفےٰ ہوں اور یہ تیرا درود پاک تھا جو تو نے مجھ پر پڑھا ہوا تھا وہ میں نے تیرے آج کے دن کے لئے محفوظ رکھا ہوا تھا۔ **صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم و علیٰ الہ اصحابہ اجمعین** (القول البدیع۔ معارج النبوۃ)

کوئی قریب ترازو کوئی لبِ کوثر	کوئی صراط پہ ان کو پکارتا ہو گا
کسی کے پلّے پہ ہوئیں گے وقتِ وزنِ عمل	کوئی امید سے منہ ان کا تک رہا ہو گا
کسی طرف سے صدا آئے گی حضور آؤ	نہیں تو دم میں غریبوں کا فیصلہ ہو گا
کسی کو لے کے چلیں گے فرشتے سوئے جحیم	تو کوئی راستہ پھر پھر کے دیکھتا ہو گا
عزیز بچے کو ماں جس طرح تلاش کرے	خدا گواہ یہی حال آپ کا ہو گا

۲۵۔ حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں ایک دن درود پاک کے متعلق کتاب لکھ رہا تھا اور میں دیوار کے ساتھ پشت لگا کر قبلہ رو بیٹھا تھا قلم میرے ہاتھ میں تھا اور تختی میری گود میں تھی۔ مجھے نیند آ گئی میں نے عالم رویا میں دیکھا میں خالی زمین میں ہوں کوئی عمارت وغیرہ نہیں ہے وہاں کچھ لوگ جامع مسجد کے دروازے پر موجود تھے اور کچھ وہ لوگ جامع مسجد کے اندر تھے میں اندر گیا اور دیکھا کہ بیٹھنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ ایک آدمی نے اشارہ کیا میں اس کے پاس گیا اور میں نے اپنی دائیں طرف ایک حسین وجمیل نوجوان کو دیکھا، اس کے چہرہ کے نور اور اس کے حسن قامت کو دیکھ کر میں بہت متعجب ہوا اور مجھے شوق دامنگیر ہوا کہ میں اس کا نام ونسب پوچھوں۔ میں نے اس سے کہا میں تجھے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے نبی ﷺ کا نام دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کا نام کیا ہے؟ اور آپ کا نسب کیا ہے؟ اس نے کہا آپ کو میرا نام ونسب معلوم کر کے کیا حاصل ہو گا؟ میں نے

کہا میری نظر میں آپ نیک آدمی ہیں اور میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا میرا نام رومان ہے اور میرا نسب یہ ہے کہ میں فرشتہ ہوں انسان نہیں ہوں۔

میں نے کہا میں آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں اس نے کہا کیا آپ ہمیشہ صحبت میں رہنا چاہتے ہیں؟ میں نے اثبات میں جواب دیا اس نے کہا نہیں۔ آپ ایک گھڑی بھی میرے ساتھ نہیں رہ سکتے لیکن میں آپ کو ایک ایماندار جن اور جنّیہ کے ساتھ کر دیتا ہوں جو آپ کے ساتھ رہیں گے۔ میں نے کہا ہاں اور میں نے دل میں خیال کیا کہ جن ساتھ رہیں گے تو میری حفاظت کریں گے اور میرے دشمنوں پر قہر کریں گے پھر اس نے دو جنوں کو آواز دی تو دیکھا کہ وہ جن اور جنّیہ موجود ہیں اس فرشتہ نے ان کو حکم دیا کہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہو۔ تو جنوں نے کہا یہ شخص چاہتا ہے کہ ہماری وجہ سے لوگوں پر قہر اور زیادتی کرے اور ہمیں اس پر قدرت نہیں ہے یہ تو قضا کے سامنے حائل ہونے والی بات ہے۔ جو ناممکن ہے۔ مجھے یہ بات سن کر نفرت سی پیدا ہوگئی اور میں نے کہہ دیا مجھے آپ کی صحبت کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر اس فرشتہ سے عرض کی حضور یہ تو فرمائیں کہ ان فرشتوں میں کون کون ہے؟ فرمایا ان میں جبرائیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام، عزرائیل علیہ السلام ہیں۔ میں نے اللہ اور رسول کا واسطہ دے کر کہا آپ مجھے جبرائیل علیہ السلام دکھائیں جو کہ ہمارے آقا حبیب خدا ﷺ کے ساتھ محبت کرنے والے ہیں۔ اچانک محراب کے پاس سے آواز آئی اے اللہ کے بندے میں جبرائیل یہاں ہوں۔ میں نے دیکھا کہ وہ نہایت ہی حسین وجمیل ہیں۔ میں نے سلام عرض کیا اور ان پر لوٹ پوٹ ہوگیا اور میں نے دعائے خیر کی طلب کی۔ آپ نے دعا فرمائی پھر میں نے قسم دے کر عرض کی کہ آپ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں جس سے مجھے فائدہ ہو۔ فرمایا تیرے سامنے ایک بیہودہ امر آئے گا اس سے بچے رہنا اور امانت کو ادا کرو۔ پھر میں نے واسطہ دے کر عرض کی کہ میں میکائیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں اچانک ان بیٹھے ہوئے حضرات میں سے ایک بولے میں ہوں میکائیل۔ میں ان کے پاس حاضر ہوا اور دست بوسی کرنے کے بعد دعا کی درخواست کی انہوں نے دعا فرمائی۔ پھر میں نے واسطہ دے کر عرض کی کہ مجھے کوئی مفید

نصیحت کیجئے فرمایا عدل کرو اور عہد پورا کرو۔

پھر میں نے سوال کیا کہ میں سیدنا اسرافیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں تو دیکھا کہ ان میں سے ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا میں ہوں اللہ کا بندہ اسرافیل۔ ان کا چہرہ نہایت ہی نورانی تھا۔ میں نے آگے جا کر دست بوسی کی اور دعائے خیر طلب کی انہوں نے دعا فرمائی۔ پھر مجھے خیال آیا کی واقعی یہ فرشتے ہیں یا میں غلطی پر ہوں۔ یہ اسرافیل کیسے ہو سکتے ہیں کیونکہ حدیث پاک میں ہے کہ اسرافیل علیہ السلام کا سر عرش تک ہے اور پاؤں ساتوں زمینوں کے نیچے تک ہیں۔ یہ خیال آتے ہی دیکھا کہ اسرافیل علیہ السلام اٹھ کھڑے ہوئے سر آسمانوں تک دکھائی دیا اور پاؤں زمین کے نیچے دھنس گئے تو میں ان سے لپٹ گیا اور عرض کی ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ آپ اس پہلی صورت میں آ جائیں۔ میں مانتا ہوں کہ آپ واقعی اسرافیل ہیں۔ پھر میں نے سوال کیا کہ مجھے کوئی مفید نصیحت فرمائیں تو فرمایا دنیا کو چھوڑ دے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو گی پھر میں نے واسطہ دے کر عرض کی کہ میں عزرائیل علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتا ہوں اچانک ایک نہایت ہی حسین و جمیل صاحب اٹھے اور بولے میں ہوں اللہ کا بندہ عزرائیل میں حاضر ہوا اور دست بوسی کر کے دعا خیر کی درخواست کی آپ نے دعا فرمائی۔

پھر میں نے عرض کی حضور جان تو آپ ہی نے نکالنی ہے لہٰذا میں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ آپ میری جان نکالتے وقت مجھ پر نرمی کریں۔ فرمایا ہاں لیکن شرط یہ کہ آپ رسول اکرم ﷺ پر کثرت سے درود پاک پڑھا کریں۔ میں نے پھر عرض کی کہ آپ مجھے کوئی مفید نصیحت کریں۔ فرمایا لذتوں کو توڑنے والی، بچوں کو یتیم کرنے والی، بھائیوں، بہنوں میں جدائی ڈالنے والی (موت) کو یاد رکھا کریں۔ اس پر میں بیدار ہو گیا اور امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی دعاؤں سے مجھے نفع دے گا اور ان کی نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے کر موت کے وقت آسانی عطا فرمائے گا اور اپنے حبیب ﷺ کی زیارت سے دونوں جہان میں انعام کرے گا۔ (سعادۃ الدارین)

۲۶۔ ابن نبان اصفہانی فرماتے ہیں کہ میں خواب میں رسول اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ آپ نے امام شافعی کو نفع عطا کیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کر دیا ہے کہ شافعی کا حساب نہ لیا جائے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ کس عمل کی وجہ سے ہے؟ فرمایا وہ مجھ پر ایسا درود پاک پڑھتے ہیں جیسا کسی اور نے نہیں پڑھا۔ میں نے عرض کی حضور وہ کونسا درود پاک ہے؟ فرمایا امام شافعی یوں پڑھا کرتے ہیں: **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ** (سعادۃ الدارین)

۲۷۔ سیدنا امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے۔ پوچھا کس عمل کے سبب؟ فرمایا پانچ کلموں کے سبب، جن کے ساتھ نبی اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ پوچھا وہ پانچ کلمات کونسے ہیں؟ فرمایا وہ یہ ہیں: **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلَّ عَلَیْہِ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ** (سعادۃ الدارین)

۲۸۔ عبداللہ بن حکم فرماتے ہیں میں نے خواب میں امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا مجھ پر رحم فرمایا اور بخشد یا اور میرے لئے جنت یوں سجائی گئی جیسے کہ دلہن کو سجایا جاتا ہے اور مجھ پر نعمتیں یوں نچھاور کی گئیں جیسے کہ دولہا پر نچھاور کرتے ہیں۔ میں نے پوچھا کس عمل کے سبب؟ فرمایا رسالۃ میں جو درود پاک لکھا ہے اس کے سبب۔ میں نے پوچھا وہ کیا ہے؟ فرمایا وہ یوں ہے: **صَلِّ اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرہُ الذَّاکِرُوْنَ وَ عَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ** میں بیدار ہوا، صبح کو میں نے رسالہ دیکھا تو وہی لکھا ہوا دیکھا جو انہوں نے خواب میں فرمایا تھا۔ (سعادۃ الدارین)

۲۹۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ نے فرمایا میں نے درود پاک پر کما حقہٗ ہمیشگی

کرنے والا سوائے ایک عظیم فرد کے اور کوئی نہیں دیکھا۔ وہ اسپین کا ایک لوہار تھا اور وہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے نام سے ہی مشہور ہو گیا تھا۔ میں نے اس سے ملاقات کی اور دعا کے لئے درخواست کی۔ اس کی دعا سے مجھے بہت فائدہ ہوا۔ اس کے پاس جو مرد یا عورت یا بچہ آ کر کھڑا ہوتا اس کی زبان پر بھی درود پاک جاری ہو جاتا۔ (فتوحات مکیہ)

۳۰۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں 'موسم ربیع (بہار) میں باہر نکلا اور یوں گویا ہوا 'یا اللہ! درود بھیج اپنے حبیب ﷺ پر درختوں کے پتوں کے برابر، یا اللہ درود بھیج اپنے نبی پر پھولوں اور پھلوں کی گنتی کے برابر، یا اللہ درود بھیج اپنے رسول پر سمندروں کے قطروں کے برابر۔ یا اللہ درود بھیج اپنے نبی پر ریگستان کی ریت کے ذروں کے برابر، یا اللہ درود بھیج اپنے حبیب پر ان چیزوں کی گنتی کے برابر جو سمندروں اور خشکی میں ہیں۔ تو ہاتف سے آواز آئی اے بندے تو نے نیکیاں لکھنے والے فرشتوں کو قیامت تک تھکا دیا ہے اور تو رب کریم کی بارگاہ سے جنت عدن کا حقدار ہوا اور وہ بہت اچھا گھر ہے۔

۳۱۔ شیخ احمد بن ثابت مغربی نے فرمایا ''میں نے خواب میں سیدی علی الحاج رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کو بعد وصال دیکھا اور پوچھا ''حضرت آپ کے ساتھ دربار الٰہی میں کیا معاملہ پیش آیا؟ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے مجھے اکرام عطا فرمایا ہے اور میں نے رب تعالیٰ جل شانہ کو بڑا ہی رحیم و کریم پایا ہے۔ پھر میں نے ان دوستوں کے متعلق پوچھا جو کہ پاس ہی مدفون تھے۔ فرمایا وہ سب خیریت سے ہیں۔'' پھر میں نے عرض کی آپ مجھے کچھ وصیت کریں۔ فرمایا تجھ پر اپنی والدہ کی خدمت لازم ہے کیونکہ وہ بڑی نیک ہے۔ پھر میں نے عرض کی میں آپ سے اللہ تعالیٰ اور اسکے پیارے حبیب ﷺ کے نام سے پوچھتا ہوں کہ آپ کو ہمارے حال سے کچھ پتہ چلا ہے یا نہیں؟''

فرمایا کہ تجھے بڑی تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ رسول اکرم ﷺ پر درودِ پاک کی کثرت رکھو اور جو آپ نے درودِ پاک کے متعلق لکھا اس کو پڑھو اور زیادہ پڑھو۔ میں نے پوچھا آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں نے درودِ پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے حالانکہ میں نے آپ کے انتقال کے بعد لکھی ہے۔ فرمایا اللہ کی قسم! اس کا نور ساتوں آسمانوں اور ساتوں

زمینوں میں چمک رہا ہے۔(سعادۃ الدراین)

۳۲۔ حضرت ابراہیم بن علی بن عطیہ ؒ نے فرمایا میں خواب میں سید دو عالم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوا اور میں نے دربار رسالت میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں آپ سے شفاعت کا سوالی ہوں" تو فرمایا "اکثر من الصلوۃ علی "یعنی مجھ پر کثرت سے درودِ پاک پڑھا کر۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم (سعادۃ الدارین)

۳۳۔ حضرت ابوالمواہب شاذلی قدس سرہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے درودِ پاک جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تا کہ میرا ورد جو کہ ایک ہزار بار روزانہ کا تھا۔ جلدی پورا ہو جائے تو شاہ کونین ﷺ نے فرمایا شاذلی تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ پھر فرمایا یوں پڑھ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ" آہستہ آہستہ اور ترتیب کے ساتھ پڑھ! ہاں اگر وقت تھوڑا ہو تو پھر جلدی جلدی پڑھنے میں بھی حرج نہیں ہے۔ نیز فرمایا کہ یہ جو میں نے تجھے کہا ہے کہ جلدی جلدی نہ پڑھو! یہ افضیلت کے طور پر ہے ورنہ جیسے بھی درودِ پاک پڑھو وہ درود ہی ہے اور بہتر یہ کہ جب درودِ پاک پڑھنا شروع کرے تو اول اور آخر درودِ تامہ پڑھ لیا کر اگر چہ ایک ایک بار ہی پڑھے اور وہ یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰ لِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیمَ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْد" مَّجِیْد" : اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہ وَبَرَکَاتُہٗ

۳۴۔ تحفۃ الاخیار میں یہ حدیث پاک کہ جو شخص مجھ پر روزانہ پانچ سو بار درودِ پاک پڑھے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ نقل کرنے کے بعد فرمایا ایک نیک عقیدہ آدمی نے یہ حدیث پاک سنی تو اس نے محبت اور شوق سے مذکورہ تعداد میں درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کو غنی کر دیا اور ایسی جگہ سے رزق عطا کیا۔ کہ اسے پتہ بھی نہ چل سکا حالانکہ وہ

اس سے پہلے حاجتمند اور مفلس تھا۔

پھر صاحب تحفۃ الاخیار نے فرمایا اگر کوئی شخص تعداد مذکورہ میں روزانہ درودِ پاک پڑھے اور پھر اس کا فقر دور نہ ہو تو یہ اس کی نیت کا فتور ہوگا۔ اور اسکے باطن میں خرابی کی وجہ سے ہے ورنہ جو شخص درودِ پاک سے اللہ تعالیٰ کا قرب چاہے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ خواہ اسکے پاس دنیا کی کوئی چیز نہ ہو کیونکہ قناعت غنا ہے بلکہ قناعت وہ خزانہ ہے جو کہ ختم ہونے والا نہیں ہے اور یہ دنیاوی مال سے افضل ہے کیونکہ مال ختم ہو جاتا ہے۔ اور قناعت فنا ہونے والی چیز نہیں ہے اور یہی حیاتِ طیبہ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان:۔ **مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيَاةً طَيِّبَةً** ۔ میں مذکور ہے۔ (سعادۃ الدارین)

۳۵۔ حضرت خواجہ سفیان ثوری نے جب اس شخص کا واقعہ سنا جو اپنے باپ کے ساتھ سفر کر رہا تھا اور بوجہ سود خوری اس کے باپ کا چہرہ تبدیل ہو گیا تھا اور پھر درودِ پاک کی برکت سے سید دو عالم ﷺ کی تشریف آوری ہوئی اور دستِ رحمت پھیرنے سے چہرہ منور اور درست ہو گیا تھا۔ یہ واقعہ سن کر حضرت خواجہ نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ یہ واقعہ کتابوں میں لکھو اور حضور ﷺ کی امت کو سناؤ۔ تاکہ درودِ پاک کی کثرت کر کے دنیا اور آخرت کے عذاب سے نجات حاصل کر سکیں۔ (معارج النبوۃ)

ٹوٹے دلوں پر کرم نوازی:

دہلی میں ایک بزرگ سید حسن رسول نما گزرے ہیں۔ آپ کا مزار دہلی میں ہے۔ ان کا نام رسول نما اس لئے پڑا کہ جو حضور اقدس ﷺ کی زیارت کا خواہشمند ہوتا آپ اسے اذنِ زیارت دیتے اور وہ زیارتِ نبی کریم ﷺ سے مشرف ہو جاتا۔ یہ بات مشہور ہو گئی اور آپ کا نام رسول نما پڑ گیا یعنی رسول اللہ کو دکھانے والے۔ آپ کی عمر رسیدہ زوجہ محترمہ نے ایک بار عرض کیا ہر ایک کو حضور کی زیارت کرا دیتے ہو مجھے آج تک نہیں ہوئی، مجھ پر بھی کرم کرو۔ سید حسن رسول نما رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ایسا کرو کہ اچھی طرح نہاؤ، شادی کا سرخ جوڑا پہنو، خوب اچھی طرح بناؤ سنگھار کرو، تمہیں بھی زیارت ہو جائے گی۔

زوجہ محترمہ بڑی خوش ہوئیں۔ سرخ جوڑا صندوق سے نکالا غسل کیا خوب بناؤ سنگھار کرلیا۔ اتنے میں آپ کی زوجہ کے بھائی آ گئے سید حسن رسول نما نے ان کے بھائی سے کہا ذرا میری عمر دیکھو اور اپنی بہن کا بناؤ سنگھار دیکھو۔ اس کو میرے بڑھاپے کا بھی خیال نہیں۔ کیسا بن سنور کر دلہن بنی بیٹھی ہے۔ بھائی سخت جلال میں آئے اور بہن کو آڑے ہاتھ لیا۔ خوب ڈانٹ ڈپٹ کر کے چلے گئے۔ ضعیفہ بیچاری سے کچھ بولا ہی نہ گیا۔ روتے روتے بے ہوش ہوگئی۔ اسی دم دکھیوں کے ملجا و ماویٰ، ٹوٹے دلوں کا سہارا رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین ﷺ تشریف لے آئے اور ضعیفہ حضور اقدس ﷺ کی زیارت سے شرف یاب ہوگئیں۔

سید حسن رسول نما رحمتہ اللہ علیہ، حضور کی زیارت کے لئے اس درود شریف کی اجازت دیتے۔ آپ کی طرف اس درود کے پڑھنے کی سب کو اجازت ہے بہتر یہ ہے کہ سید حسن رسول نما کی جناب میں فاتحہ شریف پڑھ کر ہدیہ کیا جائے پھر آپ کی اجازت کے تصور کے ساتھ خلوص و محبت سے اور حضور اقدس ﷺ کی طرف متوجہ ہو کر یہ درود پڑھا جائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّک

اے اللہ! ہمارے سردار سیدنا محمد ﷺ پر اور آپ کی عترت پر اس قدر درود نازل فرما جس قدر چیزیں تیری معلومات میں ہیں (اور حق تعالیٰ کا علم، معلومات لامتناہی ہے)

درود شریف کے مجموعہ اوائل الخیرات کے مصنف کتاب کے مقدمے میں لکھتے ہیں کہ میں بچپن سے ہی حضور اقدس ﷺ پر کثرت سے درود و سلام پڑھا کرتا تھا۔ خواب میں آنجناب کی زیارت کا بے حد مشتاق تھا۔ مگر سالہا سال تک زیارت سے مشرف نہ ہو سکا۔ شوق بڑھتا گیا۔ درود شریف کی متعدد کتابوں کا مطالعہ کیا اور مدت دراز تک پسندیدہ صیغوں کو پڑھتا رہا کہ حضور اقدس ﷺ نے مجھے اپنی زیارت سے خواب میں مشرف فرمایا پھر میں آپ ﷺ کو خواب میں، مراقبہ میں اور بیداری میں دیکھنے لگا۔ میں ہمیشہ وضو، بے وضو آنجناب رسالت مآب ﷺ کی صورت مبارکہ کا تصور کیا کرتا تھا اور اس تصور میں ایسی لذت تھی کہ جس کے آگے تمام لذتیں ہیچ تھیں۔ پھر حضور ﷺ نے مجھے شرفِ تکلم سے سرفراز فرمایا اور یہ کیفیت دس سال تک طاری رہی۔

ایک دن دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ سیدنا غوث الاعظم حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی کے ہمراہ تشریف فرما ہیں اور حضور سرکار غوثیت مآب سے فرما رہے ہیں کہ میں اس بچے کے درود کے صیغوں کو بے حد پسند کرتا ہوں۔ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے مجھ سے اس صیغے کی نسبت پوچھا تو میں نے عرض کیا وہ صیغہ یہ ہے:

بِأَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا نَبِّیِ الْاُمِّیْ

میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، اے نبی امی آپ پر اللہ کا درود ہو۔

یہ سن کر سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی تمہاری طرح پڑھتا ہوں پھر سرکار نے کئی مرتبہ پڑھا اور وجد فرمانے لگے۔ میں نے بھی کئی مرتبہ حضور کے حکم پر پڑھا پھر حضور نے مجھے اپنے قریب کیا اپنے لطف وکرم سے مجھے ایسے ملاحظہ کیا جیسے کوئی شفقت و پیار سے اپنے بچے کو دیکھتا ہے۔ پھر حضور ﷺ نے پوچھا 'تم نے اس درود کے الفاظ کہاں سے حاصل کئے؟' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے ان الفاظ کو صحابہ کی روایت کی ہوئی حدیثوں میں پایا۔ پھر حضور اقدس ﷺ نے میرے واسطے اور ان تمام کے واسطے جو اس درود کو پڑھیں، دعا فرمائی اور ان تمام کے لئے شفاعت کا وعدہ فرمایا اور فرمایا کہ یہ درود اللہ عزوجل کے پاس مقبول ہوگا۔ میں یہ سن کر فرط مسرت سے رونے لگا اور آپ ﷺ کے قدم مبارک کو بوسے دینے لگا۔ پھر حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مجھ پر درود وسلام کی ایک کتاب لکھو اور اس کا نام اوائل الخیرات رکھو جو سات حزب پر مشتمل ہو جیسے جزولی نے دلائل الخیرات لکھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس کارِ عظیم کا اہل نہیں ہوں تو حضور اقدس ﷺ نے فرمایا لکھو اللہ تعالیٰ روح القدس کے ذریعے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہاری یہ کتاب اللہ اور میرے نزدیک مقبول ہوگی۔

عجائبِ درود

۱۔ ایک شخص حضورﷺ کی بارگاہ میں آیا اور دوسرے شخص کے خلاف دعویٰ کر دیا کہ اس نے میرا اونٹ چوری کر لیا ہے اور دو گواہ بھی لے آیا۔ ان دونوں نے گواہی بھی دے دی۔ حضور اقدسﷺ نے چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ صحابہ اسے لے کر چلے تو اونٹ بول اٹھا یارسول اللہ اس کا ہاتھ نہ کاٹیں کہ یہ میرا مالک ہے۔ مدعی اور دونوں گواہ منافق ہیں اور انہوں نے عداوت اور دشمنی کی بناء پر یہ منصوبہ بنایا ہے۔ حضور اقدسﷺ نے اس شخص کو بلایا اور پوچھا کہ جب تجھے ہاتھ کاٹنے کے لئے لے جارہے تھے تو تو کیا پڑھ رہا تھا؟ اس نے کہا میں آپﷺ پر اس طرح سے درود پڑھ رہا تھا۔ **اللّٰھم صل علی مُحَمَّدٍ حتّٰی لا یبقٰی من الصلاۃ شیءٍ و بارک علی مُحَمَّدٍ حتّٰی لا یبقٰی من البرکۃ شی ءٍ وسلم علی مُحَمَّدٍ حتّٰی لا یبقٰی من السلام شی ءٍ** اے اللہ محمدﷺ پر درود نازل فرما یہاں تک کہ تیرے پاس درودوں میں سے کچھ نہ بچے۔ اور برکتیں نازل فرما محمدﷺ پر یہاں تک کہ تیرے پاس برکتوں میں سے کچھ نہ بچے اور سلامتی نازل فرما حضرت محمدﷺ پر یہاں تک کہ تیرے پاس سلامتی میں سے کچھ نہ بچے۔

حضور اقدسﷺ نے فرمایا جب تو یہ پڑھ رہا تھا تو آسمان سے اس قدر فرشتے نازل ہوئے کہ مدینہ کے گلی کوچوں میں جگہ نہ بچی اور یہ اونٹ تیرے حق میں بول اٹھا۔

روایت ہے کہ ایک دن ابوجہل مسجد الحرام کے دروازے کے پاس آ بیٹھا۔ حضور اقدسﷺ مسجد سے باہر تشریف لائے تو وہ اپنا ہاتھ آستین سے باہر لایا اور کہنے لگا اے محمد (ﷺ) بتایئے میری مٹھی میں کیا ہے؟ اگر آپ نے صحیح جواب دے دیا تو میں اپنے ساتھیوں سمیت آپ پر ایمان لے آؤں گا۔ حضور پرنورﷺ نے فرمایا تیرے ہاتھ میں ایک ڈبیا ہے جو ٹاٹ کے کپڑے میں لپٹی ہوئی ہے۔ اس ڈبیا کے اندر تین موتی ہیں ان میں سے ایک سوراخ شدہ ہے۔ دوسرا آدھا سوراخ شدہ اور تیسرا بغیر سوراخ کے ہے۔ اس ڈبیا میں ایک لعل بھی ہے جس کے اندر ایک سرخ کیڑا ہے۔ کیڑے کے منہ میں ایک سبز پتہ ہے۔

ابوجہل کہنے لگا یہ سب تو ٹھیک ہے لیکن سرخ کیڑے اور سبز پتے کا علم کیسے ہو؟ حضورﷺ نے فرمایا لعل توڑ و معلوم ہو جائے گا۔ ابوجہل کہنے لگا میں اس قیمتی لعل کو کیسے توڑ دوں؟ ایک صحابی کہنے لگے اپنے لعل کی قیمت لگا کر اس کو توڑ دو، اگر رسول اللہﷺ کی بات (معاذ اللہ) درست نہ ہوئی تو قیمت میں ادا کر دوں گا۔ ابوجہل اس پر راضی ہو گیا۔ جب لعل توڑا گیا تو سب نے دیکھا کہ اس میں ایک چھوٹا سا سرخ کیڑا منہ میں سبز پتہ لئے موجود تھا۔ حضور اقدسﷺ نے اس کیڑے سے پوچھا تم کب سے اس لعل میں ہو؟ کیڑے نے پہلے آپﷺ کی خدمت میں سلام عرض کیا پھر کہا مجھے معلوم نہیں لیکن اللہ تعالیٰ مجھے روزانہ تین سبز پتے عطا فرماتا ہے۔ حضورﷺ نے پوچھا تیرا ذکر و تسبیح کیا ہے؟ کیڑا کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے روزانہ دس مرتبہ آپﷺ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے جس کی برکت سے وہ مجھے روزی فراہم کرتا ہے۔

۲۔ محمد بن سلیمان جزولی رحمتہ اللہ علیہ مراکش کے شہر فاس کے رہنے والے تھے۔ آپ نے چودہ سال گوشہ تنہائی میں مراقبہ و ریاضت میں گزارے پھر رشد و ہدایت کا سلسلہ شروع کیا۔ بارہ ہزار لوگوں نے آپ سے بیعت کی اور گناہوں سے تائب ہوئے۔ ایک مرتبہ آپ شہر فاس کے ایک گاؤں میں تشریف لائے نماز ظہر کا وقت جا رہا تھا اور پانی موجود نہ تھا۔ تلاش کے بعد ایک کنواں ملا مگر رسی و ڈول ندارد۔ آپ پریشان تھے کہ سامنے کے ایک مکان سے آٹھ یا نو سالہ لڑکی ان کے پاس آئی اور پوچھا اے شیخ کیوں پریشان ہو۔ آپ نے کہا میں محمد بن سلیمان جزولی ہوں اور ظہر کا وقت تنگ ہو چکا ہے پانی کا کوئی ذریعہ نہیں۔ لڑکی نے کہا کہ اتنی مشہور و معروف ہستی ہو کر اتنا سا کام نہیں کر سکتے؟ یہ کہہ کر لڑکی نے کنویں میں تھوک دیا۔ اس کے تھوکتے ہی کنواں جوش مارنے لگا اور پانی باہر بہنا شروع ہو گیا۔ آپ نے مریدین کے ہمراہ وضو فرمایا، نماز ادا کی پھر اس لڑکی کے مکان پر جا کر دستک دی جب وہ لڑکی باہر آئی تو آپ نے اسے اللہ اور اس کے رسول کا واسطہ دے کر پوچھا کہ تم اس مرتبے تک کیسے پہنچیں؟ لڑکی نے کہا مجھے یہ مرتبہ اس درود کے پڑھنے سے حاصل ہوا جس کا میں ہمیشہ ورد کرتی ہوں۔ درود یہ ہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی

اٰلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلوٰةً دَائِمَةً مَّقْبُوْلَةً تُؤَدِّیْ بِهَا عَنَّا حَقَّهُ الْعَظِيْم
اے اللہ تو حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر درود نازل فرما، ایسا درود جو دائمی ہو، مقبول ہو اور جس سے ان کا عظیم حق ادا ہو جائے۔

محمد بن سلیمان جزولی رحمتہ علیہ نے کتاب دلائل الخیرات تحریر فرمائی۔ اس میں ان درودوں کو جمع کیا جو احادیث میں آئے اور جو بزرگان دین سے مروی ہیں۔ آپ کی وفات ۸۷۰ھ یکم ربیع الاول نماز فجر کی پہلی رکعت کے سجدہ میں بمقام سوس ملک بربر میں واقع ہوئی۔ ظہر کے وقت مسجد کے قریب مدفون ہوئے۔ وصال کے ستتر (۷۷) سال بعد مراکش کے بادشاہ نے آپ کے جسد مبارک کو سوس سے نکلوا کر مراکش کے مشہور قبرستان ریاض الفردوس میں دفن کرایا اور اس پر ایک عالیشان قبہ بنوایا۔ آپ کا جسد مبارک جب قبر سے برآمد ہوا تو بالکل تازہ تھا گویا ابھی دفن کیا گیا ہو۔ زمین نے آپ کے جسد پر ذرا سا بھی اثر نہ کیا تھا۔ داڑھی کے خط کے نشان بھی علیٰ حالہ باقی تھے آپ کے چہرے پر انگلی سے دبایا گیا تو خون اپنے مقام سے سرکتا نظر آیا اور جب انگلی ہٹائی گئی تو خون اپنی جگہ پر پہنچ گیا۔ آپ کی قبر پر انوار عظیمیہ کا نزول ہوتا اور ہمہ وقت زائرین کا اژدھام رہتا ہے جو کثرت سے دلائل الخیرات کا ورد کرتے ہیں۔ مطالع المسر ات میں ہے کہ آپ کی قبر مبارک سے کثرت صلاۃ کے سبب کستوری کی خوشبو مہکتی رہتی ہے۔

۳۔ کسی شخص نے کسی دوست سے تین ہزار دینار قرض لیا۔ اور واپسی کی تاریخ مقرر ہو گئی جو اللہ تعالیٰ کو منظور ہو ہوتا وہی ہے اس شخص کا کاروبار معطل ہو گیا اور وہ بالکل کنگال ہو کر رہ گیا۔ قرض خواہ نے تاریخ مقررہ پر پہنچ کر قرضہ کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ اس مقروض نے معذرت چاہی کہ بھائی میں مجبور ہوں میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے قرض خواہ نے قاضی کے ہاں دعویٰ دائر کر دیا۔ قاضی صاحب نے اس مقروض کو طلب کیا اور سماعت کے بعد اس مقروض کو ایک ماہ کی مہلت دی اور فرمایا کہ اس قرضہ کی واپسی کا انتظام کرو۔ وہ مقروض عدالت سے باہر آیا اور سوچنے لگا کہ کیا کروں؟ ممکن ہے کہ اس نے کہیں سے یہ پڑھا ہو یا علمائے کرام سے یہ سنا ہو کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ''جس بندے پر

کوئی مصیبت کوئی پریشانی آجائے تو وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے کیونکہ درود پاک مصیبتوں پریشانیوں کو لے جاتا ہے اور رزق بڑھاتا ہے''۔ الحاصل اس نے عاجزی اور زاری کے ساتھ مسجد کے گوشے میں بیٹھ کر درود پاک پڑھنا شروع کر دیا اور جب ستائیس دن گزر گئے تو اسے رات کو ایک خواب دکھائی دیا کوئی کہنے والا کہتا ہے 'اے بندے تو پریشان نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کارساز ہے تیرا قرض ادا ہو جائے گا۔ تو علی بن عیسیٰ وزیر سلطنت کے پاس جا اور جا کر اسے کہہ دے کہ قرضہ ادا کرنے کے لئے مجھے تین ہزار دینار دے دے۔ جب میں بیدار ہوا تو بڑا خوش تھا۔ پریشانی ختم ہو چکی تھی لیکن یہ خیال آیا کہ اگر وزیر صاحب کوئی دلیل یا نشانی طلب کریں تو میرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ دوسری رات ہوئی جب آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اٹھی۔ اُسے آقائے دو جہاں رحمت دو عالم شفیع اعظم ﷺ کا دیدار نصیب ہوا۔ حضور ﷺ نے بھی علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جانے کا ارشاد فرمایا۔ جب آنکھ کھلی تو خوشی کی انتہا نہ تھی۔ تیسری رات پھر امت کے والی ﷺ تشریف لاتے ہیں اور پھر حکم فرماتے ہیں کہ وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ اور اسے یہ فرمان سنا دو۔ عرض کیا یا رسول اللہ (فداک ابی و امی) میں کوئی دلیل یا علامت چاہتا ہوں جو کہ اس ارشاد کی صداقت کی دلیل ہو۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے میری عرض کی تحسین فرمائی اور فرمایا کہ اگر وزیر تجھ سے کوئی علامت دریافت کرے تو کہہ دینا اس کی سچائی کی علامت یہ ہے کہ آپ نماز فجر کے بعد کسی کے ساتھ کلام کرنے سے پہلے پانچ ہزار بار درود پاک کا تحفہ دربار رسالت میں پیش کرتے ہو جسے اللہ تعالیٰ اور کراماً کاتبین کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ یہ فرما کر سید دو عالم ﷺ تشریف لے گئے۔ میں بیدار ہوا نماز فجر کے بعد مسجد سے باہر قدم رکھا اور آج مہینہ پورا ہو چکا تھا۔ میں وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا اور وزیر صاحب سے سارا قصہ کہہ سنایا جب وزیر صاحب نے کوئی دلیل طلب کی اور میں نے حضور محبوب کبریا ﷺ کا ارشاد سنایا تو وزیر صاحب خوشی اور مسرت سے چمک اٹھے اور فرمایا مرحبا برسول اللہ حقاً۔ اور پھر وزیر صاحب اندر گئے اور نو ہزار دینار لے کر آ گئے۔ ان میں سے تین ہزار گن کر میری جھولی میں ڈال دیئے اور فرمایا یہ تین ہزار قرضہ کی ادائیگی کے لئے اور پھر تین ہزار اور دیئے کہ یہ تیرے

بال بچے کا خرچ اور پھر تین ہزار اور دیئے اور فرمایا یہ تیرے کاروبار کے لئے اور ساتھ ہی وداع کرتے وقت قسم دے کر کہا اے بھائی تو میرا دینی اور ایمانی بھائی ہے خدارا یہ تعلق محبت والا نہ توڑنا اور جب بھی آپ کو کوئی کام کوئی حاجت درپیش ہو بلا روک ٹوک آ جانا میں آپ کے کام دل و جان سے کیا کروں گا۔ میں وہ رقم لے کر سیدھا قاضی صاحب کی عدالت میں پہنچ گیا اور جب فریقین کو بلاوا ہوا تو میں قاضی صاحب کے سامنے پہنچا اور دیکھا کہ قرض خواہ مبہوت کھڑا ہے۔ میں نے تین ہزار دینار گن کر قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیئے قاضی صاحب نے سوال کیا کہ بتا تو یہ اتنی دولت کہاں سے لے آیا؟ حالانکہ تو مفلس تھا، کنگال تھا۔ میں نے سارا واقعہ بیان کیا۔ قاضی صاحب یہ سن کر خاموشی سے اٹھ کر گھر گئے اور گھر سے تین ہزار دینار لے کر آ گئے اور فرمایا ساری برکتیں وزیر صاحب نے ہی کیوں لوٹ لیں، میں بھی اسی سرکار کا غلام ہوں، تیرا یہ قرضہ میں ادا کرتا ہوں جب صاحب دین (قرض خواہ) نے یہ ماجرا دیکھا تو وہ بولا ساری رحمتیں تم لوگ ہی کیوں سمیٹ لو، میں بھی ان کی رحمت کا حقدار ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے تحریر کر دیا کہ میں نے اس کا قرض اللہ اور رسول کے لئے معاف کر دیا اور پھر مقروض نے قاضی صاحب سے کہا آپ کا شکریہ! لیجئے اپنی رقم سنبھال لیجئے۔ تو قاضی صاحب نے فرمایا اللہ اور اس کے پیارے رسول کی محبت میں جو دینار لایا ہوں وہ واپس لینے کو ہرگز تیار نہیں ہوں یہ آپ کا ہے آپ اسے لے جائیں۔ تو میں بارہ ہزار دینار لے کر گھر آ گیا اور قرضہ بھی معاف ہو گیا یہ برکت ساری کی ساری درود پاک کی ہے۔

۴۔ ایک شخص کے ذمہ پانچ صد درہم قرضہ تھا۔ مگر حالات ایسے تھے کہ وہ قرضہ ادا نہیں کر سکتا تھا۔ اس کو نبی اکرم ﷺ کا عالم رویا میں دیدار نصیب ہوا اور اپنی پریشانی کی شکایت کی۔ حضور ﷺ نے اپنے امتی کی پریشانی سن کر فرمایا تو تم ابوالحسن کیسائی کے پاس جاؤ اور میری طرف سے اسے کہو کہ وہ تمہیں پانچ سو درہم دے وہ نیشاپور میں ایک سخی مرد ہے۔ ہر سال دس ہزار غریبوں کو کپڑے دیتا ہے اور اگر وہ کوئی نشانی طلب کرے تو کہہ دینا کہ تم ہر روز دربار رسالت میں سو بار درود پاک کا تحفہ حاضر کرتے ہو مگر کل تم نے درود پاک

نہیں پڑھا۔ وہ شخص بیدار ہوا اور ابوالحسن کیسائی کے پاس پہنچ گی ااور اپنا حال زار بیان کیا مگر اس نے کچھ توجہ نہ دی پھر حضور ﷺ کا پیغام دیا تو اس نے نشانی طلب کی اور جب نشانی بیان کی تو ابوالحسن سنتے ہی تخت سے زمین پر گر پڑا اور دربار الٰہی میں سجدہ شکر ادا کیا اور پھر کہا اے بھائی یہ میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک راز تھا کوئی دوسرا اس راز سے واقف نہ تھا واقعی کل میں درود پاک پڑھنے سے محروم رہا تھا۔ ابوالحسن کیسائی نے اپنے کارندوں کو حکم دیا کہ اسے پانچ سو کے بجائے دو ہزار پانچ سو درہم دے دو پھر ابوالحسن کیسائی نے کہا اے بھائی یہ ہزار درہم آقائے دو جہاں ﷺ کی طرف سے پیغام اور بشارت لانے کا شکرانہ ہے اور یہ ہزار درہم آپ کے یہاں قدم رنجہ فرمانے کا شکرانہ ہے اور پانچ سو درہم سرکار کے حکم کی تعمیل ہے اور مزید کہا کہ آپ کو آئندہ کوئی ضرورت درپیش ہو تو میرے پاس تشریف لایا کریں۔ (معارج النبوۃ)

۵۔ حضرت ابوعبداللہ رصاع اپنی کتاب تحفہ میں لکھتے ہیں کہ بغداد میں ایک شخص فقیر حاجتمند عیال دار صابر و عابد رہتا تھا ایک دن وہ رات کو نماز کے لئے اٹھا تو اس کے بچے بھوک کی وجہ سے رو رہے تھے جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس نے بچوں اور بیوی کو بلایا اور کہا بیٹھو اور اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ پر درود پاک پڑھو اور دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کیسے درود پاک کی برکت سے ہمیں غنی کرتا ہے۔ لہٰذا وہ سب بیٹھ گئے اور درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ درود پاک پڑھتے پڑھتے بچے تو سو گئے اور اللہ تعالیٰ نے اس مرد صالح پر بھی نیند طاری کر دی جب آنکھ سو گئی تو قسمت جاگ اٹھی۔ اور وہ شاہ کونین ﷺ کے دیدار کی دولت سے مشرف ہوا۔ آقائے دو جہاں ﷺ نے تسلی دی اور فرمایا جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے صبح ہو گی تو اے پیارے امتی تجھے فلاں مجوسی کے گھر جانا ہو گا اور اسے میرا اسلام کہنا۔ نیز یہ کہنا کہ تیرے حق میں جو دعا ہے وہ قبول ہو چکی ہے اور تجھے اللہ تعالیٰ کے رسول فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دیئے میں سے مجھے (یعنی قاصد کو) دے۔ یہ فرما کر رسول اکرم ﷺ تشریف لے گئے اور وہ مرد صالح بیدار ہوا تو مسرت و شادمانی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی لیکن اس نے دل میں سوچا کہ جس نے خواب میں حضور کو دیکھا اس نے حقیقتاً حضور (ﷺ) کو دیکھا کیونکہ شیطان حضور کی

شکل میں نہیں آ سکتا اور یہ بھی محال ہے کہ حضور مجھے ایک آگ کے پجاری مجوسی کی طرف بھیجیں اور پھر اس کو سلام بھی فرمائیں یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ پھر سو گیا تو پھر قسمت کا ستارہ چمکا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے وہی حکم دیا۔ جب صبح ہوئی تو مجوسی کے گھر پوچھتا ہوا پہنچ گیا۔ مجوسی کا گھر تلاش کرنا کچھ مشکل نہ تھا کیونکہ وہ بہت مالدار تھا اس کا کاروبار وسیع تھا۔ جب مجوسی کے سامنے ہوا تو چونکہ مجوسی کے کارندے کافی تھے اس نے اس اجنبی کو دیکھ کر پوچھا کیا آپ کو کوئی کام ہے؟ اس مرد صالح نے کہا وہ میرے تیرے درمیان علیحدگی کی بات ہے۔

اس نے نوکروں غلاموں کو حکم دیا کہ وہ باہر چلے جائیں جب تخلیہ ہو گیا تو مرد صالح نے کہا تجھے ہمارے نبی (ﷺ) نے سلام فرمایا ہے۔ یہ سن کر مجوسی نے سوال کیا کون تمہارا نبی ہے؟ فرمایا محمد ﷺ۔ یہ سن کر مجوسی نے سوال کیا کیا آپ کو معلوم نہیں کہ میں مجوسی ہوں اور میں ان کے لائے ہوئے دین کو نہیں مانتا۔ اس پر اس مرد صالح نے فرمایا میں جانتا ہوں لیکن میں نے دو بار حضور کو دیکھا ہے اور مجھے اسی بات کی تاکید فرمائی ہے۔ یہ سن کر مجوسی نے اللہ تعالیٰ کی قسم دلائی کہ کیا واقعی تجھے تمہارے نبی نے بھیجا ہے۔ اس نے کہا اللہ تعالیٰ شاہد ہے اور مجھے یہی فرمایا ہے۔ پھر مجوسی نے پوچھا اور کیا کہا ہے؟ اس نیک مرد نے کہا حضور نے فرمایا ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے میں سے مجھے کچھ دے اور یہ کہ تیرے حق میں دعا قبول ہے۔ اس مجوسی نے پوچھا تجھے معلوم ہے کہ وہ کونسی دعا ہے؟ اس نے جواباً فرمایا مجھے علم نہیں۔ پھر مجوسی نے کہا میرے ساتھ اندر آ میں تجھے بتاؤں وہ کونسی دعا ہے۔ جب میں اندر گیا اور بیٹھے تو مجوسی نے کہا آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کروں اور اس نے ہاتھ پکڑ کر کہا: **اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ** اسلام قبول کر لینے کے بعد اس نے اپنے ہم نشینوں اور کارندوں کو بلایا اور فرمایا سن لو میں گمراہی میں تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی ہے اور میں نے ہدایت قبول کر لی اور میں نے تصدیق کی اور میں ایمان لایا ہوں اللہ تعالیٰ سبحانہٗ پر اور اس کے نبی محمد مصطفےٰ ﷺ پر۔ لہٰذا تم میں سے جو ایمان لے آئے تو اس کے پاس جو میرا مال ہے وہ اس پر حلال ہے اور جو ایمان نہ لائے وہ میرا مال بھی واپس کر دے اور آئندہ نہ وہ مجھے دیکھے نہ میں اسے دیکھوں۔

تو چونکہ اس کے مال سے کافی مخلوق تجارت کرتی تھی اس کے اعلان سے اکثر ان میں سے ایمان لے آئے اور جو ایمان نہ لائے وہ اس کا مال واپس کر کے چلے گئے پھر اس نے اپنے بیٹے کو بلایا اور فرمایا بیٹا میں نے اسلام قبول کرلیا ہے لہٰذا اگر تو بھی اسلام قبول کر لے تو تو میرا بیٹا اور میں تیرا باپ ورنہ آج سے نہ تو میرا بیٹا اور نہ میں تیرا باپ۔ یہ سن کر بیٹے نے کہا ابا جان جو آپ نے راستہ اختیار کیا ہے میں اس کی مخالفت ہر گز نہیں کروں گا لیجئے سن لیجئے۔ **اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْل اللّٰه** پھر اس نے اپنی بیٹی کو بلایا جو کہ اپنے ہی بھائی کے ساتھ شادی شدہ تھی اور یہ مجوسیوں کے مذہب کے مطابق تھا۔ اس باپ نے اپنی بیٹی سے بھی وہی کچھ کہا جو اس نے اپنے بیٹے سے کہا تھا۔ یہ سن کر بیٹی نے کہا مجھے قسم ہے خدا کی میرا شادی کے دن سے آج تک اپنے بھائی کے ساتھ ملاپ نہیں ہوا بلکہ مجھے سخت نفرت رہی ہے۔ **اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْل اللّٰه** یہ سن کر باپ بہت خوش ہوا۔ پھر اس نے مرد صالح سے کہا، کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کو وہ دعا بتاؤں جس کی قبولیت کی خوشخبری آپ لائے ہیں اور وہ کیا چیز ہے جس نے رسول اکرم ﷺ کو مجھ سے راضی کیا ہے؟ مرد صالح نے فرمایا ہاں ضرور بتائیں۔

اس نے کہا جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے عام دعوت کی تھی۔ سب لوگوں کو کھانا کھلاتا رہا حتیٰ کہ کیا شہری کیا دیہاتی سب کھا گئے۔ جب سب کھا کر فارغ ہو کر چلے گئے تو چونکہ میں تھک کر چور ہو چکا تھا میں نے مکان کی چھت پر بستر لگوایا تاکہ آرام کروں اور میرے پڑوس میں ایک سیدزادی جو کہ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد میں سے ہے اور اس کی چھوٹی چھوٹی بچیاں رہتی تھیں۔ جب میں اوپر لیٹا تو میں نے ایک صاحبزادی کو سنا وہ اپنی والدہ محترمہ سے کہہ رہی تھیں امی جان آپ نے دیکھا کہ ہمارے پڑوسی مجوسی نے کیا کیا ہے؟ ہمارا اس نے دل دکھایا ہے سب کو کھلایا مگر ہمیں اس نے پوچھا تک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہماری طرف اچھی جزا نہ دے۔ جب میں نے اس شہزادی سے یہ بات سنی تو میرا دل پھٹ گیا اور سخت کوفت ہوئی ہائے میں نے ایسا کیوں کیا؟ میں جلدی سے نیچے اترا اور پوچھا کہ یہ کتنی شہزادیاں ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ تین شہزادیاں

ہیں اور ایک ان کی والدہ محترمہ ہے۔ میں نے کھانا چنا اور چار بہترین جوڑے کپڑوں کے لئے اور کچھ نقدی رکھ کر نوکرانی کے ہاتھ ان کے گھر بھیجا اور خود میں دوبارہ مکان کی چھت پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ جب وہ چیزیں ان کے ہاں پہنچیں تو وہ بہت خوش ہوئیں اور شہزادیوں نے کہا امی جان ہم کیسے یہ کھانا کھالیں حالانکہ بھیجنے والا مجوسی ہے۔ یہ سن کر ان شہزادیوں کی والدہ محترمہ نے فرمایا بیٹی یہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہے اس نے بھیجا ہے۔ تو شہزادیوں نے کہا ہمارا مطلب یہ نہیں ہے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہم اس کھانے کو کیسے کھالیں جبکہ بھیجنے والا مجوسی ہی رہے۔ پہلے اس کے لئے اپنے نانا جان کی شفاعت سے اس کے مسلمان ہونے اور اس کے جنتی ہونے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ ان شہزادیوں نے دعا کرنا شروع کی اور ان کی والدہ محترمہ آمین کہتی رہیں۔ لہٰذا یہ وہ دعا ہے کہ جس کی قبولیت کی بشارت حبیب خدا ﷺ نے تیرے ہاتھ بھیجی ہے اور اب میں حضور کے حکم کی تعمیل یوں کرتا ہوں کہ جب میں نے اپنی بیٹی کی شادی اپنے بیٹے سے کی تھی تو میں نے ساری جائیداد میں سے نصف ان لڑکے لڑکی کو دی تھی اور نصف میں نے رکھا تھا۔ اور اب چونکہ ہم سب مسلمان ہو گئے ہیں اور اس مبارک اسلام نے ان دونوں (بہن بھائی) کے درمیان جدائی کر دی ہے اب وہ مال جوان کو دیا تھا وہ آپ کا ہے آپ لے جائیں۔ (سعادۃ الدارین)

۶۔ حضرت قاضی شرف الدین بازری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''توثیق عری الایمان'' میں حضرت شیخ محمد بن موسیٰ ابن نعمان کا واقعہ نقل فرمایا۔ شیخ ابن نعمان نے فرمایا ۶۳۷ھ میں ہم حج سے واپس لوٹے قافلہ رواں دواں تھا کہ مجھے راستہ میں حاجت پیش آئی اور میں اپنی سواری سے اترا۔ پھر مجھ پر نیند غالب ہوگئی اور میں سو گیا۔ اور بیدار اس وقت ہوا جبکہ سورج غروب ہونے کو تھا میں نے بیدار ہو کر دیکھا کہ میں غیر آباد جنگل میں ہوں میں بڑا خوف زدہ ہوا اور ایک طرف چل دیا لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ کس طرف جانا ہے اور ادھر رات کی تاریکی چھا گئی۔ مجھ پر اور زیادہ خوف اور وحشت طاری ہوئی۔ پھر مصیبت پر مصیبت یہ کہ پیاس کی شدت تھی اور پانی کا نام ونشان تک نہ تھا گویا میں ہلاکت کے کنارے پہنچ چکا تھا اور موت کا منہ دیکھ رہا تھا۔ زندگی سے ناامید ہو کر رات کی تاریکی میں

یوں ندادی۔ **یَا مُحَمَّدَاہ یَا مُحَمَّدَاہ انا مستغیث بک یا رسول اللہ یا حبیب اللہ** میں آپ سے فریاد کرتا ہوں میری فریادرسی کیجئے۔ میں نے ابھی یہ کلام پورا بھی نہ کیا تھا کہ میں نے آواز سنی ادھر آؤ۔ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں انہوں نے میرا ہاتھ تھام لیا بس ان کا میرے ہاتھ کو تھامنا تھا کہ نہ تو کوئی تھکاوٹ رہی نہ پریشانی نہ پیاس اور مجھے ان سے انس ہو گیا اور پھر وہ مجھے لے کر چلے۔ چند قدم چلے تھے کہ سامنے وہی حاجیوں کا قافلہ جا رہا تھا اور امیر قافلہ نے آگ روشن کی ہوئی تھی اور وہ قافلہ والوں کو آواز دے رہا تھا۔ اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری سواری میرے سامنے کھڑی ہے میں مارے خوشی کے پکار اٹھا اور ان بزرگ نے فرمایا یہ تیری سواری ہے اور مجھے اٹھا کر سواری پر بٹھا کر چھوڑ دیا اور وہ واپس ہونے پر فرمانے لگے جو ہمیں طلب کرے اور ہم سے فریاد کرے ہم اسے نامراد نہیں چھوڑتے۔ اس وقت مجھے پتہ چلا کہ یہی تو حبیب خدا ہیں یہی تو امت کے والی اور امت کے غمخوار ہیں (ﷺ) اور جب سرکار واپس تشریف لے جا رہے تھے تو اس وقت میں دیکھ رہا تھا کہ رات کے اندھیرے میں حضور ﷺ کے انوار چمک رہے تھے پھر مجھے سخت کوفت ہوئی کہ ہائے قسمت میں نے حضور ﷺ کی دست بوسی کیوں نہ کی؟ ہائے میں کیوں آپ کے قدموں سے نہ لپٹ گیا؟ (نزہتہ الناظرین)

۷۔ کتاب مصباح الظلام میں ہے کہ حضرت ابوحفص حداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا ایک وقت ایسا آیا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا بھوک سخت لگی ہوئی تھی یوں ہی پندرہ دن گزر گئے۔ جب میں زیادہ ہی نڈھال ہو گیا تو میں نے اپنا پیٹ روضہ مقدسہ کے ساتھ لگا دیا اور کثرت سے درود پاک پڑھا اور عرض کی یا رسول اللہ اپنے مہمان کو کچھ کھلائیے۔ بھوک نے نڈھال کر دیا ہے وہیں پر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نیند غالب کر دی اور سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ سیدنا صدیق اکبر حضور کے دائیں جانب اور فاروق اعظم بائیں جانب تھے اور حیدر کرار سامنے تھے رضی اللہ عنہم۔ مجھے مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے بلایا اور فرمایا اٹھ، سرکار تشریف لائے ہیں میں اٹھا اور دست بوسی کی۔ آقائے دو جہاں ﷺ نے مجھے روٹی عنایت فرمائی میں نے آدھی کھالی اور آنکھ کھل گئی میں

بیدار ہوا تو آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔ **صل اللہ تعالیٰ حبیبه مصطفےٰ و رسوله المجتبےٰ و علی اله و اصحابه وسلم** (سعادۃ الدارین۔نزہۃ الناظرین)

۸۔ حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک مرتبہ شور دریا میں بحری جہاز پر سوار ہوا اچانک طوفان آ گیا۔ اقلا بیہ کی آندھی چل گئی اور یہ ایسا طوفان تھا کہ جو اس کی زد میں آیا شاید ہی کوئی بچا ہو۔ پریشانی حد سے بڑھ گئی۔ جہاز والے زندگی سے ناامید ہو گئے میری آنکھ لگ گئی۔ آنکھ سوگئی تو قسمت جاگ اٹھی۔ میں زیارتِ جمال مصطفےٰ ﷺ سے سرفراز ہوا۔ میں نے دیکھا امت کے والی ﷺ فرما رہے ہیں، اے میرے امتی پریشان نہ ہو جہاز پر سوار لوگوں کو کہہ دے کہ وہ ہزار مرتبہ درود نجاتی (درود تنجینا) پڑھیں یہ فرمایا اور میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے جہاز والوں سے کہا گھبراؤ نہیں کوئی فکر کی بات نہیں اٹھو درود پاک پڑھو۔ ہم نے ابھی تین صد بار ہی پڑھا تھا کہ ہوا تھم گئی طوفان ختم ہو گیا۔ اور ہم درود پاک کی برکت سے صحیح سلامت منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ یہ بیان کر کے علامہ شمس الدین سخاوی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ حضرت حسن بن علی اسوانی کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی مہم یا پریشانی اور مصیبت میں ہو وہ اس درود پاک کو ہزار مرتبہ محبت و شوق سے پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت ٹال دے گا اور وہ اپنی مراد میں کامیاب ہوگا۔ (القول البدیع۔نزہۃ الناظرین)

۹۔ ایک مرتبہ چند کافر ایک جگہ بیٹھے تھے ایک سائل آیا اور اس نے ان سے کچھ سوال کیا۔ انہوں نے تمسخر کے طور پر کہہ دیا کہ تم علی کے پاس جاؤ وہ تمہیں کچھ دیں گے۔ سائل جب حضرت مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے پاس، آیا اور اس نے کہا لِلّٰـــه مجھے کچھ دیجئے تنگدست ہوں۔ آپ کے پاس اس وقت بظاہر کوئی چیز نہ تھی لیکن فراست سے جان گئے کہ کافروں نے تمسخر کیلئے بھیجا ہے۔ آپ نے دس بار درود پاک پڑھ کر سائل کی ہتھیلی پر پھونک مار کر فرمایا ہتھیلی کو بند کر لو اور وہاں جا کر کھولنا جب سائل کافروں کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا تجھے کیا دیا ہے اس نے مٹھی کھولی تو سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی یہ دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔ (راحۃ القلوب، ملفوظات شیخ الاسلام، فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ)

۱۰۔ ایک بادشاہ بیمار ہوا بیماری کی حالت میں چند مہینے گزر گئے کہیں سے آرام نہ آیا۔ بادشاہ کو پتہ چلا کہ حضرت شیخ شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں آئے ہوئے ہیں اس نے عرض کر بھیجا کہ تشریف لائیں جب آپ تشریف لائے تو دیکھ کر فرمایا فکر نہ کرو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آج ہی آرام ہو جائے گا۔ آپ نے درود پاک پڑھ کر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اسی وقت وہ تندرست ہو گیا یہ برکت ساری درود پاک کی ہے۔ (راحۃ القلوب)۔

۱۱۔ جب شیخ الاسلام حضرت فرید الدین گنج شکر قدس سرہٗ نے مندرجہ بالا فضائل بیان فرمائے تو اچانک پانچ درویش حاضر ہوئے سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گئے اور عرض کی ہم مسافر ہیں خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں لیکن خرچہ پاس نہیں ہے مہربانی فرمایئے۔ یہ سن کر حضرت خواجہ نے مراقبہ کیا اور سر اٹھا کر کھجور کی چند گٹھلیاں لیں اور کچھ پڑھ کر ان پر پھونکا اور ان دریشوں کو دے دیں وہ حیران ہو گئے کہ ہم ان گٹھلیوں کو کیا کریں گے؟ شیخ الاسلام قدس سرہٗ نے فرمایا حیران کیوں ہوتے ہو؟ ان کو دیکھو تو سہی جب دیکھا تو وہ سونے کے دینار تھے۔ آخر شیخ بدرالدین اسحاق سے معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ نے درود پاک پڑھ کر پھونکا تھا اور وہ گٹھلیاں درود پاک کی برکت سے دینار بن گئے تھے۔ (راحۃ القلوب)

۱۲۔ محمد بن فاتک نے بیان کیا کہ ہم شیخ القراء ابوبکر بن مجاہد رضی اللہ عنہ سے پڑھتے تھے کہ ایک دن ایک شخص آیا جس نے پھٹی پرانی پگڑی باندھی ہوئی تھی اور پھٹا پرانا اس کا لباس تھا۔ ہمارے استاد اٹھے اور اسے اپنی جگہ بٹھا کر خیریت پوچھی اس آنے والے نے عرض کی آج میرے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اور گھر والے مجھ سے گھی وغیرہ کا مطالبہ کرتے ہیں اور میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ شیخ ابوبکر بن مجاہد فرماتے ہیں کہ میں پریشانی کے عالم میں رات کو سویا تو غریبوں کے والی، بے سہاروں کے سہارا حبیب خدا ﷺ جلوہ گر ہوئے اور فرمایا یہ کیا پریشانی ہے جاؤ علی بن عیسیٰ وزیر کے ہاں اور اسے میرا سلام کہو اور اسے حکم دو کہ وہ اس شخص کو سو دینار دے دے اور اس کی سچائی کی علامت یہ بیان کرنا کہ تم ہر جمعہ کی رات ہزار بار مجھ پر درود پاک پڑھتے ہو اور گزشتہ جمعہ تم نے سات سو بار درود پاک پڑھا تھا کہ

بادشاہ کی طرف سے آپ کو بلاوا آ گیا تھا۔آپ وہاں گئے اور باقی درود پاک آپ نے واپس آ کر پڑھا تھا۔حضرت شیخ ابوبکر اٹھے اور اس شخص کو ساتھ لیا اور وزیر صاحب کے گھر پہنچ گئے۔پہنچ کر وزیر سے فرمایا وزیر صاحب یہ آپ کی طرف رسول اللہ ﷺ کی طرف سے قاصد ہے۔یہ سنتے ہی وزیر صاحب فوراً کھڑے ہو گئے اور بڑی تعظیم و توقیر کی اور ان کو اپنی مسند پر بٹھایا اور غلام کو حکم دیا کہ وہ دیناروں والی تھیلی لائے۔وزیر صاحب نے ہزار دینار لا کر سامنے رکھ دیئے اور عرض کیا اے شیخ آپ نے سچ فرمایا ہے یہ بھید میرے اور میرے رب کے درمیان تھا۔پھر وزیر صاحب نے عرض کیا حضرت یہ سو دینار قبول کریں یہ اس بچے کے باپ کے لئے ہیں اور پھر سو دینار گن کر اور حاضر کئے اور کہا یہ اس لئے کہ آپ سچی بشارت لے کر تشریف لائے ہیں اور پھر سو دینار اور حاضر کئے کہ آپ کو یہاں آنے میں تکلیف اٹھانا پڑی یوں کرتے کرتے وزیر صاحب نے ہزار دینار حاضر کیا مگر حضرت شیخ ابو بکر نے فرمایا ہم اتنے ہی لیں گے جتنے ہمیں آقائے دو جہاں ﷺ نے لینے کو فرمایا ہے یعنی ایک سو دینار۔(سعادۃ الدارین۔رونق المجالس)

۱۳: ایک شخص پر ظالم بادشاہ کا عتاب نازل ہوا۔اس کا بیان ہے کہ میں جنگل کی طرف بھاگ گیا ایک جگہ ایک خط کھینچ کر یہ تصور کیا کہ یہ آقائے دو جہاں کا روضہ مقدسہ ہے۔پھر میں نے ایک ہزار درودِ پاک پڑھ کر دربارِ الٰہی میں عرض کیا''یا اللہ'' میں اس روضہ پاک والے کو تیرے دربار میں شفیع بناتا ہوں مجھے اس ظالم بادشاہ کے خوف سے امن عطا فرما:'' ہاتف سے ندا آئی'' میرا حبیب بہت اچھا شفیع ہے۔وہ اگرچہ مسافت میں بہت دور ہے لیکن مرتبے اور بزرگی میں قریب ہے جا! ہم نے تیرے دشمن کو ہلاک کر دیا ہے۔جب میں واپس آیا تو پتہ چلا کہ وہ ظالم مر گیا ہے۔(نزھۃ المجالس)

۱۴: ایک شخص کو پیشاب کی بندش کا عارضہ لاحق ہوا جب وہ علاج معالجہ سے عاجز آ گیا تو اس نے عالم زاہد عارف باللہ شیخ شہاب الدین ابن ارسلان کو خواب میں دیکھا اور ان کی خدمت میں اس عارضہ کی شکایت کی آپ نے فرمایا'' ارے بندہ خدا! تو تریاق مجرب کو چھوڑ کر کہاں کہاں بھاگا پھرتا ہے۔لے پڑھ!۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی

رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَ صِلِّ وَسِلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ ۔'' جب میں بیدار ہوا تو میں نے یہ درودِ پاک شروع کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا دیدی۔ (نزہۃ المجالس) وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن والصّلٰوۃ والسلام علی حبیبہٖ سیدنا محمد وّعلی الہٖ واصحابہٖ اجمَعین .

۱۵: حضرت عبداللہ بن سلام صحابی فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان غنی کے پاس آیا سلام کرنے کے لئے تو حضرت عثمان ذوالنورین نے فرمایا'' مرحبا! اے بھائی! میں نے رات عالم رویا میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی ہے مجھے حضور ﷺ نے پانی کا ڈول دیا میں نے اس میں سے سیر ہو کر پیا ہے جس ٹھنڈک میں ابھی تک محسوس کر رہا ہوں۔'' میں نے پوچھا'' حضرت آپ پر یہ عنایت کس وجہ سے ہے؟ فرمایا: کثرت درودِ پاک کی وجہ سے'' (سعادۃ الدارین)

مولایٔ صل وسلم دائماً ابدًا   علی حبیبک خیر الخلق کلھم

۱۶: علی بن عیسیٰ وزیر نے فرمایا کہ میں کثرت سے درودِ پاک پڑھا کرتا تھا۔ اتفاقاً مجھے بادشاہ نے وزارت سے معزول کر دیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دراز گوش پر سوار ہوں۔ پھر دیکھا کہ آقائے دو جہاں رحمۃ اللعالمین ﷺ تشریف فرما ہیں، میں براہ ادب جلدی سے سواری سے اتر کر پیدل ہولیا۔ تو حضور نے فرمایا اے علی! اپنی جگہ واپس چلا جا'' آنکھ کھل گئی صبح ہوئی تو بادشاہ نے مجھے بلا کر وزارت سونپ دی یہ برکت درودِ پاک کی ہے۔ (سعادۃ الدارین)۔ اس واقعہ میں رسول اکرم ﷺ کا وزیر صاحب کو فرمانا کہ اپنی جگہ واپس جاؤ! اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے تمھیں کرسی وزارت پر بحال کر دیا ہے۔

کشتی نوح میں نار نمرود ہیں   بطن ماہی میں یونس کی فریاد پر
آپ کا نام نامی اے صل علی   ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آ گیا

۱۷: حضرت ابوسعید شعبان قرشی نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں ۸۱۱ھ میں بیمار ہو گیا، ایسا

بیمار ہوا کہ موت کے قریب پہنچ گیا تو میں نے وہ قصیدہ جس میں میں نے دوجہان کے سردار، رفیع الشان، شفیع اعظم ﷺ کی مدح لکھی تھی پڑھ کر جنابِ الٰہی میں فریاد کی اور شفا، طلب کی اور میری زبان درودِ پاک کے ورد سے تر تھی۔ جب صبح ہوئی مکہ مکرمہ کا ایک باشندہ شہاب الدین احمد آیا اور کہا'' آج رات میں نے بڑا اچھا خواب دیکھا ہے کہ میں اپنے گھر سویا ہوا تھا اور اذان کا وقت تھا میں نے دیکھا کہ میں حرم شریف میں بابِ عمرہ کے پاس کھڑا ہوں اور کعبہ مکرمہ کی زیارت کر رہا ہوں۔ اچانک'' رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ حضور ﷺ چل رہے ہیں اور خلق خدا محو نظارہ ہے۔ میرے آقا ﷺ باب مدرسہ منصوریہ سے گزر کر، بابِ ابراہیم کی طرف تشریف لاکر رباط حوری کے دروازے کے پاس ضیا حموی کے چبوترے پر تشریف لائے اور تو اس چبوترے پر بیٹھا تھا۔ تیرے نیچے سبز رنگ کا جائے نماز تھا۔ اور تو رکن یمانی کی طرف منہ کر کے بیت اللہ کی زیارت کر رہا تھا۔ جب حضور ﷺ تیرے سامنے تشریف لائے تو اپنے داہنے دستِ مبارک کی شہادت کی انگشت مبارکہ سے اشارہ فرمایا اور دو مرتبہ فرمایا'' **وعلیک السلام یا شعبان** ! یہ میں اپنے کانوں سے سن رہا تھا۔ اور اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔

میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے پوچھا کہ میں اس وقت کس حال میں تھا؟ تو فرمایا'' تو اپنے قدموں پر کھڑا عرض کر رہا تھا'' **یا سَیّدی !یا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیک وعلٰی اٰلک واَصحابک** ! پھر حضور ﷺ بابِ صفا سے اوپر چڑھ گئے۔ اور تو اپنے مکان کی طرف لوٹ گیا۔ یہ سن کر میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے کہا اللہ تعالٰی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور آپ پر احسان کرے اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں آپ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کر دیتا۔ (سعادۃ الدارین)

۱۸: بغداد میں ایک تاجر رہتا تھا جو کہ بہت مالدار صاحب ثروت تھا اس کا کاروبار اتنا وسیع تھا کہ سمندروں اور خشکی میں اس کے قافلے رواں دواں رہتے تھے۔ لیکن اتفاق سے گردش کے دن آگئے۔ کاروبار ختم ہو گیا قرضے سر پر چڑھ گئے ہاتھ خالی ہو گئے۔ قرض خواہوں نے پریشان کر دیا ایک صاحبِ دین آیا اس نے اپنے قرضہ کا مطالبہ کیا۔ مقروض

نے معذرت کی لیکن صاحب دین نے کہا۔ ہم نے تیرے ساتھ وفا کا معاملہ کیا تھا مگر تجھ میں وفا نہیں پائی۔ مقروض نے کہا، خدا کے لئے مجھے رسوا نہ کر، میرے ذمے اور لوگوں کے بھی قرضے ہیں آپ کے ایسا کرنے سے وہ بھی بھڑک اٹھیں گے۔ حالانکہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ صاحبِ دین نے کہا میں تجھے ہرگز نہیں چھوڑوں گا اور اسے عدالت میں قاضی کے ہاں لے گیا۔ قاضی صاحب نے پوچھا۔ تو نے اس سے قرض لیا ہوا ہے مقروض نے کہا۔ ہاں لیا تھا۔ لیکن اس وقت میرے پاس کوئی چیز نہیں کہ میں ادا کر سکوں۔ قاضی صاحب نے ضامن مانگا۔ ضامن دو ورنہ جیل جاؤ۔ ضامن لینے گیا مگر کوئی شخص ضمانت اٹھانے کے لئے تیار نہ ہوا۔ صاحبِ دین نے اسے جیل بھیجنے کا مطالبہ کیا۔ مقروض نے منت سماجت کی لیکن کسی کو رحم نہ آیا۔ آخر کار صاحبِ دین سے عرض کیا کہ اللہ کے نام پر مجھے آج رات بچوں میں گزارنے کی مہلت دی جائے کل میں خود حاضر ہو جاؤ نگا۔ اور پھر مجھے بیشک جیل بھیج دینا پھر میری قبر بھی وہیں ہوگی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کوئی سبیل بنا دے۔ یہ سن کر صاحبِ دین نے ایک رات کے لئے بھی ضامن مانگا۔ مقروض نے کہا اس رات کے لئے میرے ضامن مدینے کے تاجدار ہیں ﷺ۔ صاحبِ دین نے منظور کر لی ا اور وہ مقروض گھر آ گیا اسے غمزدہ، حد درجے کا پریشان دیکھ کر بیوی نے سبب پوچھا تو سارا ماجرا سنایا اور بتایا کہ آج کی رات کے لئے آقائے دو جہاں ﷺ کو ضامن دے کر آیا ہوں۔ بیوی جو کہ نہایت ہی بیدار بخت عورت تھی۔ اس نے تسلی دی کہ غم نہ کھا فکر کرنے کی کوئی بات نہیں جس کے ضامن رسول اللہ ﷺ ہوں وہ کیوں مغموم و پریشان ہو؟ یہ سن کر غم کافور ہوئے ڈھارس بندھ گئی۔ رات درودِ پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ اور درودِ پاک پڑھتے پڑھتے سو گیا۔ جب سویا تو امت کے والی ﷺ تشریف لائے اور تسلی دی اور بشارت سنائی (میرے پیارے امتی کیوں پریشان ہے، فکر مت کر) تم صبح صبح بادشاہ کے وزیر کے پاس جانا اور اسے کہنا تمھیں اللہ تعالیٰ کے رسول نے سلام فرمایا ہے اور فرمایا کہ میری طرف سے پانصد دینار قرضہ ادا کر دو۔ کیونکہ قاضی نے اس کے بدلے مجھے جیل بھیجنے کا حکم صادر کیا ہے۔ اور میں اللہ تعالیٰ کے حبیب کی ضمانت پر آج باہر ہوں اور اس امر کی صداقت کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے یوں

فرمایا ہے۔اس کی نشانی یہ ہے کہ آپ محبوب کبریا ﷺ پر ہر رات ہزار مرتبہ درودِ پاک پڑھتے ہیں لیکن گزشتہ رات آپ کو غلطی لگ گئی اور آپ شک میں پڑ گئے کہ پورا ہزار مرتبہ پڑھا گیا ہے یا نہیں حالانکہ وہ تعداد پوری ہی تھی۔ یہ فرما کر امّت کے والی تشریف لے گئے اور وہ مقروض بیدار ہوا بڑا ہی خوش تھا۔ مسرت سے پھولا نہیں سما تا تھا۔صبح نماز پڑھ کر وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا تو وزیر صاحب دروازے پر کھڑے تھے اور سواری تیار تھی پہنچ کر فرمایا السلام علیکم! وزیر صاحب نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ فرمایا آیا نہیں ہوں بھیجا گیا ہوں۔ وزیر نے استفسار کیا کس نے بھیجا ہے۔فرمایا ’’مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے بھیجا ہے پوچھا کس لئے بھیجا ہے؟ فرمایا اس لئے کہ آپ میرا قرضہ جو کہ پانصد دینار ہے ادا کردیں‘‘ جب وزیر نے نشانی طلب کی تو سید العالمین ﷺ کا فرمان سنا دیا۔وزیر صاحب سنتے ہی اسے مکان کے اندر لے گئے اور بہترین جگہ بٹھا کر عرض کیا ایک مرتبہ پھر مجھے میرے آقا کا پیغام سنا دیجئے۔وزیر سن کر باغ باغ ہو گیا اور اس آنے والے کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا کہ یہ رحمت دو عالم امت کے والی ﷺ زیارت کر کے آیا ہے۔پھر وزیر صاحب نے اسے پانصد دنیار دیئے کہ یہ آپ کے گھر والوں کے لئے پھر پانچ سو دیا کہ یہ آپ کے بچوں کے لئے پھر پانچ سو دیا کہ یہ اسلئے کہ آپ خوشخبری لائے ہیں اور پھر پانصد دینار پیش کئے کہ آپ نے سچا خواب سنایا ہے۔ وہ مقروض یہ رقم لے کر خوشی خوشی گھر آیا اور ان میں سے پانچ صد دینار گن کے لے لئے اور صاحب دین کے گھر آیا اور اسے کہا چلو میرے ساتھ قاضی کی عدالت میں چلو اور قرضہ وصول کرلو! جب قاضی کی عدلات میں پہنچے تو قاضی صاحب اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور قاضی صاحب نے اس مقروض کو مؤدبانہ سلام پیش کیا اور کہا کہ رات مدینے کے تاجدار احمد مختار ﷺ عالم رویا میں تشریف لائے تھے اور مجھے حکم دیا کہ اس مقروض کا قرضہ ادا کردے۔اور اتنا اپنے پاس سے دے دے۔ یہ سن کر صاحب دین نے کہا میں نے قرضہ معاف کیا اور پانچ سو میں اس کو بطور نذرانہ پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ مجھے بھی سرکارِ دو عالم حبیب مکرم ﷺ نے یوں ہی حکم دیا ہے۔ وہ شخص خوشی خوشی گھر واپس آ گیا تو اس کے پاس چار ہزار دینار

تھے۔ برکت درودِ پاک کی۔(سعادۃ الدارین)

دامن مصطفیٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا　　　جس کے حضور ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

۱۹:　　حضرت شیخ ابوالحسن بن حارث لیثی ، پابند شرع ، متبع سنت اور درودِ پاک کی کثرت کرنے والے تھے فرماتے ہیں کہ مجھ پر گردش کے دن آ گئے فقر و فاقہ کی نوبت آ گئی اور عرصہ گزر گیا یہاں تک کہ عید آ گئی اور میرے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ جس سے میں بچوں کو عید کرا سکوں نہ کوئی کپڑا نہ کوئی چیز کھانے کو۔ جب عید کی رات آئی وہ رات میرے لئے نہایت ہی کرب و پریشانی کی رات تھی۔ رات کی کچھ گھڑیاں گزری ہوں گی کہ کسی نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ میرے دروازے پر کچھ لوگ ہیں۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ کافی لوگ ہیں۔ انھوں نے شمعیں (قندیلیں) اٹھائی ہوئی ہیں اور ان میں سے ایک سفید پوش جو کہ اپنے علاقے کا رئیس تھا۔ وہ آگے آیا۔ ہم حیران رہ گئے کہ یہ اس وقت کیوں آئے ہیں؟ اس رئیس نے بتایا کہ میں آپ کو بتاؤں کہ ہم کیوں آئے ہیں آج رات میں سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ شاہِ کونین امت کے والی ﷺ تشریف لائے ہیں اور مجھے فرمایا کہ ابوالحسن اور اس کے بچے بڑی تنگدستی اور فقر و فاقہ کے دن گزار رہے ہیں۔

تجھے اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے۔ جا جا کر ان کی خدمت کر اس کے بچوں کے کپڑے لے جاؤ! اور دیگر ضروریات خرچہ وغیرہ تا کہ وہ اچھے طریقے سے عید کر سکیں اور خوش ہو جائیں۔ لہٰذا یہ کچھ سامان عید قبول کیجئے۔ اور میں درزی بلا کر ساتھ لایا ہوں جو یہ کھڑے ہیں لہٰذا آپ بچوں کو بلائیں تا کہ ان کے لباس کی پیمائش کر لیں ان کے کپڑے سل جائیں۔ پھر اس نے درزیوں کو حکم دیا کہ پہلے بچوں کے کپڑے تیار کرو بعد میں بڑوں کے۔ صبح ہونے سے پہلے پہلے سب کچھ تیار ہو گیا اور صبح کو گھر والوں نے خوشی خوشی عید منائی۔(سعادۃ الدارین)

۲۰:　　ایک نیک بزرگ محمد بن سعید بن مطرف فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے اوپر لازم کیا ہوا تھا کہ اتنی مقدار درودِ پاک پڑھ کر سویا کروں گا اور روزانہ پڑھتا رہا۔ ایک دن میں اپنے بالا خانے میں درودِ پاک پڑھ کر بیٹھا تھا کہ میری آنکھ لگ گئی اتفاق سے میری بیوی

اسی بالا خانے میں سوئی ہوئی تھی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ ذاتِ گرامی جس پر میں درودِ پاک پڑھا کرتا تھا یعنی آقائے دوجہاں رسول مکرم شفیع معظم ﷺ بالا خانے کے دروازے سے اندر تشریف لے آئے حضور ﷺ کے نور سے بالا خانہ جگمگا اٹھا۔نور رونور ہو گیا۔

پھر سرکار محبوب کبریا، صاحب لولاک ﷺ میرے قریب تشریف لائے اور فرمایا ''اے میرے پیارے امتی جس منہ سے تو مجھ پر درودِ پاک پڑھا کرتا ہے لا! میں اس کو بوسہ دوں''۔ مجھے یہ خیال کر کے (چہ نسبت خاک را با عالم پاک) شرم آئی تو میں نے اپنا منہ پھیر لیا رحمتِ دوعالم نور مجسم ﷺ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا تو ایسی خوشبو مہکی کہ کستوری کیا ہوتی ہے اور اس خوشبو کی مہک کی وجہ سے میری بیوی بیدار ہو گئی اور ہم کیا دیکھتے ہیں کہ سارا گھر خوشبو سے مہک رہا ہے بلکہ میرے رخسار سے آٹھ دن تک خوشبو کی لپٹیں نکلتی رہیں۔ (القول البدیع، سعادۃ الدارین، جذب القلوب)

اللھم صل وسلم علی حبیبک اطیب الطیبین الطھر الطاھرین اکرم الاولین والاخرین و علی الہ و اصحابہٖ وذریتہٖ وازواجہٖ الطاھرات الطیبات امھات المومنین الی یوم الدین فی کل یوم مائۃ الف الف مرۃ .

۲۱: ایک شخص خواب میں رسول اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں نے آپ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے، اس کے اسی سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ یہ سن کر حضور نے فرمایا ''اس نے سچ کہا ہے۔صلی اللہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ سیدنا محمد والہ وسلم۔ (نزہۃ المجالس)

۲۲: حضرت عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں میں حج کرنے گیا تو وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو ہر جگہ کثرت سے درود پاک پڑھتا ہے حرم شریف میں دیکھا طواف کرتے دیکھا، منیٰ میں دیکھا، عرفات مین دیکھا، قدم اٹھاتا ہے تو درود پاک، قدم رکھتا ہے تو درود پاک۔ آخر میں نے سوال کیا ''اے اللہ کے بندے! یہاں ہر مقام کی علیحدہ علیحدہ دعائیں ہیں نوافل ہیں مگر تو ہر جگہ درود پاک ہی پڑھتا ہے۔ دعا کی جگہ بھی درود پاک نوافل کی جگہ بھی درود پاک یہ کیوں؟ یہ سن کر اس نے بتایا کہ میں اپنے باپ کے ساتھ حج کے ارادہ سے

خراسان سے چلا جب ہم کوفہ پہنچے تو میرا باپ بیمار ہوگیا اور پھر بیماری دن بدن بڑھتی گئی۔حتی کہ میرا باپ فوت ہوگیا تو میں نے اس کا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ دیا۔تھوڑی دیر بعد جب میں نے باپ کے چہرے سے کپڑا اٹھایا تو دیکھا کہ میرے باپ کا چہرہ گدھے کا سا ہوگیا ہے میں بہت سخت گھبرایا اور پریشان ہوا اور مجھے تشویش لاحق ہوئی کہ میں کسی کو کیسے کہہ سکتا ہوں کہ تجہیز و تکفین میں میری اعانت کرو۔میں باپ کی میت کے پاس مغموم و پریشان ہوکر اپنا سر زانو میں ڈال کر بیٹھ گیا۔اونگھ آ گئی اور دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین وجمیل پاکیزہ صورت تشریف لائے اور قریب آ کر میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا اٹھایا اور ایک نظر میرے باپ کے چہرے کو دیکھا اور کپڑے سے ڈھانپ دیا پھر مجھے فرمایا تو پریشان کیوں ہے؟ میں نے عرض کی میں کیوں پریشان اور غمگین نہ ہوں حالانکہ میرے باپ کا یہ حال ہے۔فرمایا تجھے بشارت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ پر فضل وکرم کر دیا ہے اور کپڑا اہٹا کر مجھے دکھایا میں نے دیکھا تو میرے باپ کا چہرہ بالکل ٹھیک ہوگیا ہے اور چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہے جب وہ بزرگ جانے لگے تو میں نے ان کا دامن تھام لیا اور عرض کیا کہ آپ یہ تو بتاتے جائیں کہ آپ کون ہیں؟ آپ کا تشریف لانا ہمارے لئے باعث برکت ورحمت ہوا آپ نے میری بیکسی میں مجھ پر رحم فرمایا۔یہ سن کر فرمایا۔میں ہی شفیع مجرماں ہوں میں ہی گناہگاروں کا سہارا ہوں میرا نام محمد مصطفیٰ ہے ﷺ۔یہ سن کر میرا دل باغ باغ ہوگیا۔پھر میں نے عرض کیا یارسول اللہ! خدا کے لئے یہ تو فرمایئے کہ میرے باپ کا چہرہ کیوں تبدیل ہوگیا تھا؟ فرمایا کہ تیری باپ سودخور تھا اور قانونِ قدرت ہے کہ سودخور کا چہرہ یا دنیا میں تبدیل ہوگا یا آخرت میں اور تیرے باپ کا چہرہ دنیا میں ہی تبدیل ہوگیا تھا لیکن تیرے باپ کی یہ عادت تھی کہ رات بستر پر لیٹنے سے پہلے سوبار (اور بعض کتابوں میں تین سوبار اور بعض کتابوں میں ہے کہ وہ کثرت سے) مجھ پر درود پاک پڑھا کرتا تھا۔اور جب اس پر یہ مصیبت آئی تو اس نے مجھ سے فریاد کی تھی **وانا غیاث لمن یکثر الصلوٰۃ علیَّ.** میں ہراس شخص کا فریادرس ہوں جو مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے۔(سعادۃ الدارین،نزہتہ الناظرین، رونق المجالس، تنبیہ الغافلین)

وعظِ بے نظیر میں اتنا زیادہ ہے کہ جب صبح ہوئی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ لوگ چاروں طرف سے جوق در جوق آرہے ہیں۔میں حیران تھا کہ ان کو کس نے خبر کر دی ہے میں نے ان آنے والوں سے پوچھا کہ تمھیں کیسے پتہ چلا انھوں نے بتایا کہ ہم نے ایک ندا سنی ہے کہ جو چاہے کہ اس کے گناہ بخش دیئے جائیں وہ فلاں جگہ فلاں شخص کی نمازِ جنازہ میں شریک ہو جائے پھر نہایت ہی احتیاط سے تجہیز و تکفین کی گئی اور بڑی عزت و شان کے ساتھ نمازِ جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا گیا۔

۲۳: حضرت شیخ عبدالواحدؒ نے فرمایا۔میں حج کے لئے روانہ ہوتو میرے ساتھ ایک اور آدمی ہولیا میں نے اس کو دیکھا کہ وہ کھڑا ہوتو درود پاک بیٹھا ہوتو درود پاک جائے تو درود پاک آئے تو درود پاک پڑھتا ہے۔میں نے اس سے اس کا سبب دریافت کیا تو اس نے بتایا کچھ سال ہوئے میں اپنے باپ کے ساتھ مکہ مکرمہ روانہ ہو جب ہم حاضری دے کر واپس ہوئے تو ایک منزل پر ہم اترے اور آرام کیا میں سو گیا تو خواب میں کسی نے آ کر کہا اے اللہ کے بندے! اٹھ! تیرا باپ فوت ہو گیا ہے اور اس کا حال دیکھ! اس کا چہرہ سیاہ ہو گیا ہے میں گھبرا کر اٹھا باپ کے منہ سے کپڑا اٹھایا تو دیکھا وہ فوت ہو چکا تھا اور اس کا چہرہ سیاہ ہو چکا تھا۔میں غمزدہ اور پریشانی کی حالت میں بیٹھا تھا کہ مجھے پھر نیند آ گئی میں نے عالم رویا میں دیکھا کہ میرے باپ کے پاس چار سوڈانی کھڑے ہیں ان کے ہاتھوں میں لوہے کی گرزیں ہیں ایک سر کے پاس تھا۔ایک پاؤں کے پاس ایک دائیں جانب اور چوتھا بائیں جانب تھا۔ابھی وہ مارنے نہ پائے تھے کہ اچانک ایک بزرگ حسین و جمیل چہرہ سبز پیراہن زیب تن کئے تشریف لائے۔آتے ہی فرما پیچھے ہٹ جاؤ! یہ سن کر وہ چاروں پیچھے ہٹ گئے اور اس مرد بزرگ نے میرے باپ کے چہرہ سے کپڑا ہٹایا اور منہ پر ہاتھ مبارک پھیر دیا۔میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اٹھ! اللہ تعالیٰ نے تیرے باپ کا چہرہ منور اور روشن کر دیا ہے۔میں نے عرض کی آپ کون ہیں؟ تو فرمایا ’’میں محمد رسول اللہ ہوں، یہ تیرا باپ مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا تھا۔‘‘

میں اٹھا اور میں نے کپڑا اٹھایا تو میرے باپ کا چہرہ روشن تھا جگمگا رہا تھا۔پھر

میں نے اچھے طریقے سے کفن دفن کر دیا۔ (سعادۃ الدارین)

۲۴: زہرۃ الریاض میں ہے کہ ایک دن جبریل علیہ السلام دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آج ایک عجیب وغریب واقعہ دیکھا ہے ''حضور نے پوچھا وہ واقعہ کیا ہے''؟ جبریل نے عرض کی یا رسول اللہ! مجھے کوہ قاف جانے کا اتفاق ہوا مجھے وہاں آہ فغاں رونے چلانے کی آوازیں سنائی دیں جدھر سے آوازیں آرہی تھیں میں ادھر کو گیا تو مجھے ایک فرشتہ دکھائی دیا جس کو میں نے اس سے پہلے آسمان پر دیکھا تھا جو کہ اس وقت بڑے اعزاز واکرام میں رہتا تھا۔ وہ ایک نورانی تخت پر بیٹھا رہتا۔ ستر ہزار فرشتے اس کے گرد صف بستہ کھڑے رہتے تھے۔ وہ فرشتہ سانس لیتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کر دیتا تھا لیکن آج میں نے اسی فرشتہ کو، کوہ قاف کی وادی میں سرگرداں پریشان آہ وزاری کرتے دیکھا ہے۔ میں نے اس پوچھا کیا حال ہے؟ اور کیا ہو گیا ہے؟ اس نے بتایا معراج کی رات جب میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا تھا میرے قریب سے اللہ تعالیٰ کے حبیب نبی اکرم ﷺ گزرے تو میں نے حضور ﷺ کی تعظیم و تکریم کی پرواہ نہ کی۔ اللہ تعالیٰ کو میری یہ ادا، یہ بڑائی پسند نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ذلیل کر کے نکال دیا۔ اور اس بلندی سے اس پستی میں پھینک دیا۔ پھر اس نے کہا اے جبریل! اللہ کے دربار میں میری سفارش کر دو کہ اللہ تعالیٰ میری اس غلطی کو معاف فرمائے اور مجھے پھر بحال کر دے۔ یا رسول اللہ! میں نے اللہ تعالیٰ کے دربار بے نیاز میں نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کی درخواست کی۔ دربار الٰہی سے ارشاد ہوا اے جبریل! اس فرشتہ کو بتا دو اگر وہ معافی چاہتا ہے تو میرے نبی ﷺ پر درود پاک پڑھے۔ یا رسول اللہ! جب میں نے اس فرشتہ کو فرمانِ الٰہی سنایا تو وہ سنتے ہی حضور کی ذات گرامی پر درود پاک پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ اور پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس کے بال و پر نکلنا شروع ہو گئے اور وہ اس ذلت و پستی سے اڑ کر آسمان کی بلندیوں پر جا پہنچا اور اپنی مسند پر براجمان ہو گیا۔ (معارج النبوۃ)

۲۵۔ نیز حضرت شیخ ابو المواہب شاذلی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو آپ نے فرمایا اے شاذلی! تو میری امت کے ایک لاکھ

افراد کی شفاعت کرے گا۔ میں نے عرض کیا اے آقا! میرے لئے یہ انعام کس وجہ سے ہے؟ تو فرمایا تو میرے دربار میں درود پاک کا ہدیہ پیش کرتا رہتا ہے۔ (سعادۃ الدارین)

۲۶: ایک دن آقائے دو جہاں ﷺ اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کے لئے تشریف لے جارہے تھے۔ راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ یہیں پر جو کچھ کھانا ہے کھا لو! جب کھانا کھانے لگے تو صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ روٹی کے ساتھ نان خورش (سالن) نہیں ہے پھر صحابہ کرام نے دیکھا کہ ایک شہد کی مکھی ہے اور بڑے زور زور سے بھنبھناتی ہے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ مکھی کیوں شور مچاتی ہے؟ فرمایا یہ کہہ رہی ہے کہ مکھیاں بے قرار ہیں اس وجہ سے کہ صحابہ کرام کے پاس سالن نہیں ہے حالانکہ یہاں قریب ہی غار میں ہم نے شہد کا چھتہ لگایا ہوا ہے وہ کون لائے گا؟ ہم اسے اٹھا کر لا نہیں سکتیں۔ فرمایا پیارے علی (کرم اللہ وجہہ) اس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ! چنانچہ حضرت حیدر کرار ایک چوبی پیالہ پکڑ کر اس کے پیچھے ہو لئے۔ وہ مکھی آگے آگے اس غار میں پہنچ گئی اور آپ نے وہاں جا کر شہد مصفا نچوڑ لیا اور دربارِ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے وہ شہد تقسیم فرما دیا۔ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کھانا کھانے لگے تو مکھی پھر آ گئی اور بھنبھنانا شروع کر دیا۔ صحابہ کرام نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مکھی پھر اسی طرح شور کر رہی ہے، تو فرمایا میں نے اس سے ایک سوال کیا ہے اور یہ اس کا جواب دے رہی ہے۔ میں نے اس سے پوچھا ہے کہ تمہاری خوراک کیا ہے؟ مکھی کہتی ہے کہ پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں وہ ہماری خوراک ہے۔ میں نے پوچھا پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں، پھیکے بھی اور بدمزہ بھی، تو تیرے منہ میں جا کر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے؟ تو مکھی نے جواب دیا یارسول اللہ ﷺ ہمارا ایک امیر اور سردار ہے، ہم اس کے تابع ہیں۔ جب ہم پھلوں کا رس چوستے ہیں تو ہمارا امیر آپ کی ذات اقدس پر درودِ پاک پڑھنا شروع کرتا ہے اور ہم بھی اس کے ساتھ مل کر درود پاک پڑھتے ہیں تو وہ بدمزہ اور کڑوے پھولوں کا رس درود پاک کی برکت سے میٹھا ہو جاتا ہے اور اسی کی برکت و رحمت کی وجہ سے وہ شہد شفا بن جاتا ہے۔

گفت چوں خوانیم براحمد درود　　　　میشود شیریں وتلخی رار بود

اگر درود پاک کی برکت سے کڑوے اور بدمزہ پھلوں کا رس نہایت میٹھا شہد بن سکتا ہے، تلخی شیریں میں بدل سکتی ہے تو درود پاک کی برکت سے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ (مقاصد السالکین) یوں ہی درود پاک کی برکت سے ہماری نامکمل نمازیں اور ناتمام سجدے ودیگر عبادتیں بھی قبول ہو سکتی ہیں۔

۲۷: عبداللہ بن محمد مروزی فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد ماجد رات کو آپس میں حدیث پاک کا تکرار کرتے تھے، تو جس جگہ بیٹھ کر تکرار کیا کرتے تھے نور کا ایک ستون دیکھا گیا جو آسمان کی بلندیوں تک جاتا تھا۔ پوچھا گیا یہ کیسا نور ہے؟ تو جواب ملا کہ حدیث پاک کے تذکرہ کے دوران جو درود پاک کی کثرت ہوتی ہے یہ اس کا نور ہے۔ (سعادۃ الدارین)

۲۸: حضرت ابو العباس خیاط جو کہ گوشہ نشین تھے، مجلسوں میں نہیں آتے جاتے تھے۔ ایک دن وہ علامہ محمد ابن رشیق کی مجلس میں آئے شیخ ابو العباس نے فرمایا تم پڑھو! اپنا کام کرو! میں تو اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ میں خواب میں سید دو عالم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوا ہوں، مجھے آقائے دو جہاں، سید انس و جاں ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابن رشیق کی مجلس میں جایا کرو! کہ وہ مجھ پر درود پاک کثرت سے پڑھتا ہے۔ (سعادۃ الدارین) صلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

۲۹: حضرت شیخ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا! ہمارا ایک ہمسایہ تھا جو کہ بادشاہ کا ملازم تھا، اور فسق و فجور اور غفلت میں مشہور تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ سید دو عالم ﷺ کے دست مبارک میں ہاتھ دیا ہوا ہے۔ یہ دیکھ کر میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ بدکردار بندہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ سے منہ پھیرے ہوئے ہے۔ تو اس نے اپنا ہاتھ سرکار کے دستِ مبارک میں کیسے رکھ دیا ہے، تو میرے آقا رحمتِ دو عالم ﷺ نے فرمایا میں اس کے حال کو جانتا ہوں اور میں اسے دربارِ الٰہی میں لے جا رہا ہوں اور اسکے لئے دربارِ الٰہی میں شفاعت کروں گا۔ میں نے یہ ارشاد سن کر عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کس

سبب سے اس کو یہ مقام حاصل ہوا اور کس وجہ سے اس پر سرکار کی نظرِ عنایت ہے؟ فرمایا اس کے درود پاک کے کثرت کرنے کی وجہ سے، کیوں کہ یہ روزانہ رات کو سونے سے پہلے مجھ پر ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ وہ غفور رحیم میری شفاعت کو قبول فرمائے گا۔ پھر میں بیدار ہوا، اور جب صبح ہوئی تو دیکھا وہی شخص مسجد میں داخل ہوا وہ رو رہا تھا اور میں اس وقت رات والا واقعہ دوستوں اور نمازیوں کو سنا رہا تھا۔ وہ آیا اور سلام کر کے میرے سامنے بیٹھ گیا اور مجھ سے کہا آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں کہ میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کروں، کیوں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے کہ عبدالواحد کے ہاتھ پر جا کر توبہ کر لے پھر میں نے اس سے رات والے خواب کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا رات سرکار دو عالم ﷺ تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا میں تیرے لئے اپنے رب کریم کے دربار شفاعت کرتا ہوں، کیونکہ تو مجھ پر درود پاک پڑھا کرتا ہے اور مجھے دربارِ الٰہی میں لے جا کر شفاعت کر دی اور فرمایا پچھلے گناہ میں نے معاف کرا دیے ہیں اور آئندہ کے لئے صبح جا کر شیخ عبدالواحد کے ہاتھ پر توبہ کر لے اور اس توبہ پر قائم رہ۔ (سعادۃ الدارین)

۳۰: حضرت محمد کروی قادریؒ نے اپنی کتاب ''باقیات الصالحات'' میں لکھا ہے کہ مجھ پر جو اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں مدینہ منورہ میں مقیم تھا۔ تو میں خواب میں سید الکونین ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا اور مجھے میرے آقا ﷺ نے گود میں اٹھا لیا۔ یوں کہ میرا سینہ سرکار کے سینہ انور اور میرا منہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے منہ مبارک اور میری پیشانی حضور ﷺ کی پیشانی مبارک کے برابر تھی سرکار نے فرمایا مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو میں تم سے بہت خوش ہوں اور مجھے سرکار نے اپنی رضا کی بشارت دی، جو کہ رضائے الٰہی کی جامع ہے تو میں آبدیدہ ہو گیا کہ سرکار دو عالم ﷺ کا مجھ پر اتنا کرمِ عظیم ہے۔ میں نے دیکھا کہ میری اس حالت کو دیکھ کر امت کے والی ﷺ کی چشمانِ مبارکہ سے بھی آنسو جاری ہیں۔ میں بیدار ہوا تو میری آنکھیں اشک بار تھیں میں اٹھا اور مواجہہ شریف کے سامنے حاضر ہو گیا اور میں نے روضہ مقدسہ کے اندر سے سنا

کہ حبیبِ خدا سید الانبیا ﷺ نے مجھے ایسی ایسی بشارتیں دیں کہ میں عوام کے سامنے بیان نہیں کرسکتا۔ میں بڑا خوش ہو کر سلام عرض کر کے واپس ہوا تو میں نے سلام کا جواب سید دوعالم ﷺ کی زبانِ مبارک سے سنا۔ حالانکہ میں جاگ رہا تھا اور مجھے حق الیقین حاصل ہوا کہ سید العٰلمین ﷺ روضۂ انور میں حیات ہیں اور مسلمانوں کے سلام کا جواب بھی عنایت فرماتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین) **ذٰلِکَ فَضلُ اللّٰہ یوتیہِ مَن یّشآء وَاللّٰہ ذوالفضل العظیم**

۳۱: سیدی عبدالجلیل مغربی نے تنبیہ الانام کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ جب میں درود پاک کے متعلق کتاب لکھ رہا تھا اس دوران میں نے دیکھا کہ میں خچر پر سوار ہوں اور میں اس قوم کے ساتھ ملنا چاہتا ہوں جو کسی امر کی تلاش میں مجھ سے آگے جاچکے ہیں جبکہ میرا خچر پیچھے رہ گیا میں نے اسے ڈانٹا تو وہ تیز چلنے لگا اور اسے ایک آدمی نے لگام سے پکڑ کر روک لیا اور میں اس کی اس حرکت سے پریشان ہوگیا۔ اچانک ایک صاحب تشریف لائے جو نہایت پاکیزہ سیرت تھے۔ انھوں نے اس شخص کو ڈانٹا اور میرے خچر کو اس کے ہاتھ سے یہ کہہ کر چھڑایا کہ چھوڑ اس کو! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت کردی ہے اور اس کو اس کے گھر والوں کے لیے شفاعت کنندہ بنایا ہے اور اس سے غل (بوجھ) اتار دیا ہے۔ میں بیدار ہوا تو نہایت خوش تھا اور میرے دل میں آیا کہ جس شخص نے مجھے مذکورہ شخص کے ہاتھ سے چھڑایا اور مندرجہ بالا کلمات فرمائے ہیں یہ سیدی مولیٰ علی شیر خدا تھے، اور مجھے معلوم ہوا کہ یہ ساری عنایت سید الانام ﷺ پر درود پاک پڑھنے کی برکت سے ہے۔

۳۲: صاحب تنبیہ الانام قدس سرہ نے فرمایا مذکورہ بالا زیارت کے کچھ عرصہ بعد پھر مجھے خواب میں دیدار نصیب ہوا۔ دیکھا کہ آقائے دوجہاں ﷺ میرے گھر میں تشریف لائے ہیں اور میرا گھر سرکار دوعالم ﷺ کے چہرہ انور کے نور سے جگمگا رہا ہے۔ اور میں نے تین مرتبہ کہا **الصّلوٰۃ والسّلام علیک یارَسُول اللّٰہ** حضور! میں آپ کے جوار اور حضور کی شفاعت کا امیدوار ہوں۔ جب یہ عرض کیا تو رحمت دوعالم شفیع اعظم ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مسکراتے ہوئے بوسہ دیا اور فرمایا **اِیْ واللّٰہِ اِیْ وَاللّٰہِ اِیْ وَاللّٰہِ**'' نیز میں

نے دیکھا کہ میرا ہمسایہ جو کہ فوت ہو چکا تھا مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تو حضور ﷺ کے خدام سے ہے، جو سرکار کی مدح سرائی کرتے ہیں۔ میں نے اس سے کہا کہ تجھے کیسے معلوم ہوا؟ تو اس نے کہا ہاں! اللہ کی قسم! تیرا ذکر تو آسمانوں میں ہو رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ اس بات کو سن کر مسکرا رہے تھے۔ پھر میں بیدار ہو گیا۔ (سعادۃ الدارین)

۳۳: نیز صاحب تنبیہ الانام ؒ نے فرمایا اس کے کچھ عرصہ بعد میں نے خواب میں اپنے والد ماجد کو دیکھا کہ بڑے ہی خوش ہیں۔ تو میں عرض کیا ابا جی! کیا میری وجہ سے آپ کو کچھ فائدہ پہنچا ہے؟ فرمایا اللہ کی قسم! مجھے بہت فائدہ پہنچا ہے۔ میں پوچھا کس وجہ سے؟ تو والد صاحب نے فرمایا تیرے درود پاک کے موضوع پر کتاب لکھنے سے۔ میں نے پوچھا آپ کو کیسے معلوم کہ میں نے کتاب لکھی ہے؟ فرمایا تیرا چرچہ تو ملا الاعلیٰ میں ہو رہا ہے۔ (سعادۃ الدارین)

۳۴: سید محمد کروی نے باقیات الصالحات میں لکھا ہے میری والدہ نے خبر دی کہ میرے والد ماجد جن کا نام محمد تھا (مصنف کے نانا) نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں فوت ہو جاؤں اور جب مجھے غسل دے لیا جائے تو چھت سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا کاغذ گرے گا۔ اس میں لکھا ہوگا یہ آگ سے محمد کے لئے برأت نامہ ہے۔ اور اس کاغذ کو میرے کفن میں رکھ دینا! چنانچہ غسل کے بعد وہ کاغذ گرا، اس پر لکھا ہوا تھا هٰذِهٖ بَرَاۗءَةُ مُحَمَّدٍ الْعَامِلِ بِعِلْمِهٖ مِنَ النَّار ۔ اور اس کاغذ کی یہ نشانی تھی کہ جس طرف سے پڑھو سیدھا ہی لکھا نظر آتا تھا۔ پھر میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ میرے نانا جان کا عمل کیا تھا؟ تو امی جان نے فرمایا ان کا عمل، ہمیشہ ذکر اور درود پاک کی کثرت تھا۔ (سعادۃ الدارین) صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّي الكريُم وَ عَلٰى آلِهٖ وَاصحابِهٖ اجمعين

۳۵: شیخ مسعود دراری جو کہ بلاد فارس کے صلحاء میں سے تھے۔ ان کا طرہ امتیاز یہ تھا کہ وہ عاشق رسول تھے ان کا شغل یہ تھا کہ اس جگہ پر جہاں مزدور لوگ آ کر بیٹھتے ہیں تا کہ ضرورتمند لوگ ان کو مزدوری کے لئے لے جائیں یہ وہاں جاتے ان کو اپنے مکان میں لے آتے اور ان مزدوروں کو گمان ہوتا کہ شاید کوئی تعمیر وغیرہ کا کام ہوگا جس کے لئے ہم بلائے

گئے ہیں۔مگر حضرت موصوف ان کو بٹھا کر فرماتے کہ درود پاک پڑھو! اور خود بھی ساتھ بیٹھ کر پڑھتے ۔جب عصر کے وقت چھٹی ہونے لگتی تو جیسے کام لینے والے لوگ مزدوروں سے کہا کرتے ہیں تھوڑا سا کام اور کرلو! ایسے ہی حضرت موصوف ان سے فرماتے ۔زِیۡدُ وۡ اِمَا تَیَسَّرَ بَارَکَ اللّٰہِ فِیۡکُمۡ پھرانہیں پوری پوری مزدوری دے کر رخصت کرتے اور شیخ مسعودؒ اپنے عشق و محبت کی بنا پر بیداری میں سرکار دو عالم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوتے تھے۔(سعادۃ الدارین)

۳۶: سلیمان بن سحیم کا بیان ہے کہ میں خواب میں سید دو عالم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوا تو میں نے دربار رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ جو لوگ حاضر ہوتے ہیں اور سلام عرض کرتے ہیں آپ ان کا سلام سمجھ لیتے ہیں؟ فرمایا ہاں؟! اور میں ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔(سعادۃ الدارین)

۳۷: ابراہیم بن شیبان فرماتے ہیں میں نے حج کیا اور مدینہ منورہ حاضر ہوا اور جب میں روضہ مقدسہ پر حاضر ہوا تو میں نے سلام عرض کیا میں نے روضہ انور کے اندر سے آواز سنی وَعَلَیۡکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیۡ (سعادۃ الدارین)

مری چشم عالم سے چھپ جانے والے تو زندہ ہے واللہ! تو زندہ ہے واللہ

۳۸: عارف باللہ علی بن علوی کو جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تو ان کو شفیع معظم نبی محترم ﷺ کی زیارت نصیب ہو جاتی اور وہ حضور ﷺ سے پوچھ لیتے اور نبی محترم ﷺ جواب سے سرفراز فرما دیتے اور جب شیخ موصوف تشہد یا غیر تشہد میں عرض کرتے اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ تو سن لیتے کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں وَعَلَیۡکَ السَّلَامُ یَا شیخ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ. اور کبھی کبھی اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کو بار بار پڑھتے جب ان سے پوچھ گیا کہ آپ بار بار کیوں پڑھتے ہیں فرماتے میں جب تک آقائے دو جہاں سے جواب نہ سن لوں آگے نہیں پڑھتا۔نیز امام شعرانی قدس سرہ سے منقول ہے فرمایا کہ کچھ حضرات ایسے بھی ہیں جو پانچوں نمازیں سرورِ دو عالم ﷺ کے پیچھے پڑھتے ہیں۔

اور حضرت سیدی علی الخواص نے فرمایا کہ کسی کا ولایت محمدیہ میں قدم راسخ نہیں ہوسکتا جب تک کہ سید الوجود رحمتِ عالم ﷺ اور خضر و الیاس علیہما السلام کی زیارت سے مشرف نہ ہو۔ پھر فرمایا کہ بعض لوگ جو اس دولت سے محروم ہیں ان کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ (سعادۃ الدارین)

نیز فرمایا کہ شیخ ابو العباس مرسی قدس سرہ نے فرمایا رات دن میں سے اگر ایک گھڑی بھی میں حضور ﷺ کے دیدار سے محروم ہو جاؤں تو میں اپنے کو فقراء سے شمار نہ کروں۔ (سعادۃ الدارین)

۳۹۔ ابراہیم بن مرزوق بیانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جزیرہ شقر کا ایک آدمی قید کیا گیا اسے بیڑیاں پہنا دی گئیں اور ہاتھ کھلوا کر سینے پر لکڑی باندھ دی گئی تا کہ وہ پہلو نہ بدل سکے۔ وہ شخص اپنی تکلیف میں یا رسول اللہ ﷺ کے الفاظ دہرا رہا تھا۔ دشمن کے سردار نے اس سے کہا کہ تم اپنے رسول سے کہو کہ تجھے چھڑا لیں۔ جب رات آئی تو اس قیدی سے کوئی خواب میں کہتا ہے کہ اذان دو۔ قیدی نے جواب دیا میں اس حالت میں کیسے اذان دے سکتا ہوں۔ جب اصرار کیا گیا تو اس نے اذان دینا شروع کی۔ جب **اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰهِ** تک پہنچا تو اس کے سینے سے وہ لکڑی ہٹ گئی اور بیڑیاں کھل گئیں۔ اس نے دیکھا کہ سامنے ایک باغ ہے وہ ادھر گیا تو وہاں ایک جگہ ظاہر ہوئی۔ جس میں داخل ہوا تو دیکھا کہ سامنے جزیرہ شقر ہے جس کا وہ رہنے والا تھا۔ تمام شہر میں اس واقعہ کی شہرت ہوگئی۔ (شواہد الحق از علامہ یوسف نبہانی۔ صلوٰۃ و سلام: ع۔م۔ چوہدری)

۴۰۔ حامد رضا قادری صاحب لکھتے ہیں کہ یہ امریکا میں پیش آنے والا ایک سچا واقعہ ہے جو ایک پاکستانی لڑکی کو امریکا میں پیش آیا۔ اس واقعہ سے امریکی معاشرہ کا چہرہ اور درود پاک کی برکت ظاہر ہوتی ہے۔ اس واقعہ کے راوی سید فضل علی شاہ ہیں جو امریکا میں رہتے ہیں۔ انہوں نے حامد رضا قادری صاحب کو یہ روح پرور واقعہ سنایا۔ میں یہ واقعہ آپ کو اس خاتون کی زبانی پیش کر رہا ہوں۔ میں درمیان سے ہٹ جاتا ہوں۔

پچھلے کئی روز سے برف باری کا سلسلہ جاری تھا جس کی وجہ سے سردی میں بے

پناہ اضافہ ہو گیا تھا۔ انسان اور حیوان ہر کوئی اپنی اپنی پناہ گاہ میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے تھے۔ شام سے کچھ پہلے برف باری کا یہ سلسلہ رکا تو میں سامان خورد و نوش کی خریداری کے لئے نکل کھڑی ہوئی۔ خریداری کرتے ہوئے مجھے پتا ہی نہ چلا کہ شام کے سائے گہرے ہو رہے ہیں۔ شاپنگ سے فارغ ہو کر میں مارکیٹ سے نکلی تو اندھیرا ہر شے کو اپنے شکنجے میں جکڑنے کے لئے زمین پر اتر رہا تھا۔ اس پر ستم یہ کہ برف باری بھی شروع ہو گئی تھی۔ میں نے مارکیٹ سے نکل کر ادھر ادھر نظر دوڑائی تو کسی قسم کی سواری ملنے کا امکان نظر نہ آیا۔ اس لئے سواری کے انتظار میں مزید وقت ضائع کرنا مناسب نہ سمجھا اور پیدل ہی گھر کی طرف چل پڑی تا کہ اندھیرا گہرا ہونے سے پہلے گھر پہنچ جاؤں جو وہاں سے تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر تھا۔

سڑکوں پر ٹریفک برائے نام رہ گئی تھی۔ گلیاں محلے سنسان پڑے تھے۔ دور دور تک کسی ذی روح کا نام و نشان نہیں تھا۔ رستے میں ایک بہت ہی سنسان جگہ پڑتی تھی۔ مجھے بس اسی جگہ کی فکر تھی کہ وہاں سے خیریت سے گزر جاؤں کیونکہ اس سنسان جگہ پر اکثر قتل اور آبروریزی کے واقعات ہوتے رہتے تھے۔ بس اسی جگہ سے گزرنے کی مجھے پریشانی تھی۔ خاص طور پر حبشی نوجوان ایسے کاموں میں خاصے بدنام ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی اور متبادل راستہ بھی نہیں تھا۔ اگر تھا بھی تو بہت دور کا چکر کاٹ کر جانا پڑتا تھا اور اس طوفانی رات میں اتنی دور کا چکر کاٹنے کے لئے میں تیار نہ تھی لہٰذا میں نے رسک لیا اور اسی سنسان اور خطرناک راستے کو اختیار کرنے کا فیصلہ کیا اور چل پڑی۔ جوں جوں اس ویرانے کے قریب ہو رہی تھی میرے دل کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں۔ دل کسی انجانے خوف سے ڈر رہا تھا اور پھر اس خطرناک وارداتوں والے علاقے میں داخل ہو گئی۔ میں دائیں بائیں دیکھتی ہوئی تیز تیز قدموں سے چل رہی تھی تا کہ جلد از جلد اس ویرانے سے نکل جاؤں دراصل یہ ویران علاقہ سڑک کے دونوں طرف تھا۔ مجرمانہ ذہنیت رکھنے والوں کے لئے یہ جگہ پسندیدہ تھی۔ اردگرد کے علاقے میں جرائم پیشہ کالے منڈلاتے رہتے تھے۔ رہزنی ان کا پیشہ تھا عورتوں کو پکڑ کر زبردستی ان کی آبروریزی کر کے قتل کر دینا ان کے لئے معمولی بات

تھی۔ ہر لمحہ یہ خوف دامن گیر تھا کہ ابھی کسی عمارت کے پیچھے سے کوئی کالا حبشی نکلے گا اور مجھے اٹھا کر لے جائے گا اور بے آبرو کر کے قتل کر دے گا۔ میں دل ہی دل میں اللہ کو یاد کرتی ہوئی تیز تیز چل رہی تھی۔ اچانک مجھے رات کے دھندلکے میں سڑک کے کنارے پر لگے ایک کھمبے سے ٹیک لگائے ایک حبشی نظر آیا۔ ساڑھے چھ فٹ سے زیادہ لمبے قد کا مالک وہ کالا بھیسنے کی طرح پلا ہوا تھا جو میرا راستہ روکے کھڑا تھا اور وہ بڑے غور سے میری طرف دیکھ رہا تھا اسے دیکھ کر میں سانس لینا بھی بھول گئی اور مجھے یقین ہو گیا تھا کہ یہ کالا مجھے نہیں چھوڑے گا۔

میری نظر اس پر پڑی جب میں اس سے چند قدم دور رہ گئی تھی میں اسے دیکھ کر ٹھٹھک کر رک گئی اور ادھر ادھر نگاہ دوڑائی مگر اس سے بچانے والا کوئی موجود نہ تھا۔ وہ مسلسل ٹکٹکی لگائے مجھے دیکھ رہا تھا۔ اس کے ارادے مجھے خطرناک لگ رہے تھے اور ہوس کی آنکھوں میں مجھے ہوس نظر آ رہی تھی۔ مجھے یقین ہو گیا کہ یہ کالا مجھے نہیں چھوڑے گا۔ میں یونہی گم صم بت بنی سوچتی رہی کہ کیا کروں۔ یہ چند ساعتیں مجھے صدیوں کے برابر لگیں۔ میں یونہی خالی خالی ذہن سے پتا نہیں کتنی دیر وہاں کھڑی رہی پھر میں نے جلدی جلدی درود پاک کا ورد شروع کر دیا۔ جس سے مجھے بڑا حوصلہ ملا اور میرے دل کو سکون سا ملا اور میں نے اسی طرح درود پاک کا ورد جاری رکھتے ہوئے قدم آگے بڑھایا اور مسلسل ورد کرتی ہوئی اس سانڈ جیسے حبشی کے پاس سے گزرتی چلی گئی وہ خاموش کھڑا مجھے دیکھتا رہا اور میں بالکل خیریت سے اس کے پاس سے گزر کر گھر پہنچ گئی۔ گھر پہنچ کر میں نے اللہ رب العزت کا شکر ادا کیا۔

اگلے دن اخبار میں ایک خبر پڑھ کر خوف کی ایک سرد لہر میرے پورے بدن میں سرایت کر گئی۔ بالکل اسی جگہ ایک عورت کی برہنہ لاش برآمد ہوئی تھی جسے آبروریزی کے بعد بے دردی سے قتل کر دیا گیا تھا۔ قدرت نے مجھ پر خاص کرم کیا تھا اور مجھے ذلت سے بچا لیا تھا۔ اخبار میں جو وقت لکھا تھا وہ میرے وہاں سے گزرنے کے تقریباً ایک گھنٹے بعد کا تھا۔ چند روز کے بعد اخبار میں اس عورت کے قتل کی گرفتاری کی خبر شائع ہوئی اور ساتھ ہی قاتل کی تصویر بھی شائع ہوئی تھی۔ میں نے تصویر دیکھی تو فوراً پہچان لیا وہ تصویر اسی حبشی کی تھی جو

اس رات اس ویرانے میں کھمبے سے ٹیک لگائے میرا راستہ روکے کھڑا تھا۔مگر میں درود پاک کا ورد کرتی ہوئی اس کے قریب سے خیریت سے گزر آئی تھی اوراس نے مجھے کچھ نہ کہا تھا جبکہ میرے وہاں سے آنے کے ایک گھنٹہ بعد ایک دوسری عورت اس کی ہوس اور درندگی کا نشانہ بن گئی۔خبر پڑھ کر مجھے خیال آیا کہ میں وہاں سے گزری تو باوجود اس کے کہ وہ کالا میرے ساتھ سب کچھ کرسکتا تھا لیکن اس نے مجھے جانے دیا اور صرف ایک گھنٹہ بعد اس نے دوسری عورت کو اپنی ہوس کا نشانہ بنا کر قتل کر ڈالا۔ میں ایک بہت ہی خوبصورت عورت ہوں۔ یہ نہ سمجھیں کہ میں اپنے حسن کی تعریف کررہی ہوں۔میری دعویٰ ہے کہ کوئی بھی شخص مجھے دیکھنے کے بعد نظر انداز نہیں کرسکتا۔ پھراس کالے نے مجھے نظر انداز کیوں کیا؟ یہی تجسس مجھے حوالات میں اس کالے سے ملاقات کے لئے لے گیا۔

میں نے اس سے پوچھا کہ اس رات جب تنہائی تھی اور میرے جیسی حسین اور تنہا عورت تمہارے سامنے موجود تھی تم میرے ساتھ جو سلوک چاہتے کر سکتے تھے جیسا کہ ٹھیک ایک گھنٹے بعد تم نے وہاں سے گزرنے والی ایک عورت سے کیا اس کے ساتھ زیادتی کی اور پھر اسے بے دردی سے قتل کر دیا مگر میرے ساتھ تم نے ایسا نہیں کیا۔کیوں؟ تمہیں کس چیز نے روکا؟

میرے اس سوال پر پہلے وہ حیران ہوکر میری طرف دیکھنے لگا پھر بولا کیا تم تنہا تھیں۔اگر تم تنہا ہوتیں تو تمہارے جیسی حسین عورت کو میں کب چھوڑتا۔تم جھوٹ بول رہی ہو۔تم تنہا کب تھیں تمہارے دائیں بائیں دو باڈی گارڈ موجود تھے جو مجھ سے زیادہ دراز قد اور جسیم تھے اور بڑی قہر آلود نظروں سے مجھے گھور رہے تھے اور وہ اتنے طاقت ور نظر آ رہے تھے کہ میں ان کا مقابلہ نہیں کرسکتا تھا۔ پہلے وہ تمہارے ساتھ نہیں تھے بس اچانک ہی تمہارے دائیں بائیں سے نمودار ہوئے تھے۔ مجھے خیال گزرا کہ اگر میں نے تمہاری طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو وہ مجھے نہیں چھوڑیں گے ان کی موجودگی میں مجھے جرات ہی نہ ہوئی کہ تمہاری طرف دیکھ بھی لیتا۔

مگر میرے ساتھ تو کوئی بھی نہ تھا میں تو بالکل اکیلی تھی۔مگر وہ میری بات کا یقین

کرنے کو تیار نہ تھا۔ تم جھوٹ بول رہی ہو۔ اگر تم اکیلی ہوتیں تو میں کب تمہیں چھوڑنے والا تھا اور اس دوسری عورت کی جگہ تم میرا شکار ہو جاتیں۔ تب میں نے اسے بتایا کہ میں اکیلی ہی تھی مگر تم نے جو دو محافظ میرے دائیں بائیں دیکھے وہ درود پاک کے ورد کا کرشمہ تھا۔ میں نے اسے بتایا کہ میں مسلمان ہوں میں دیکھ کر بھانپ گئی تھی کہ تمہارا کیا ارادہ ہے لہٰذا میں نے اپنے اللہ کو یاد کیا اور اس سے دعا کی کہ تم سے میری جان اور آبرو محفوظ رکھے اور پھر میری زبان پر درود پاک جاری ہو گیا اور درود پاک کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی اور دو محافظ بھیج دیئے جن کی موجودگی میں تمہیں جرات نہ ہوئی کہ میری طرف میلی آنکھ سے دیکھتے اور میں درود پاک کا ورد کرتی ہوئی تمہارے پاس سے بہ خیر و عافیت گزر آئی۔ میرا ایمان ہے کہ اللہ کے فضل نے درود پاک کی برکت نے مجھے تم سے بچالیا۔

امریکی عدالت نے اس حبشی کو 17 (سترہ) سال قید کی سزا سنائی۔ اس واقعہ کے بعد اس نے جیل کے اندر اسلام کا مطالعہ شروع کر دیا۔ پھر کچھ عرصے کے بعد ایک دن اخبار میں خبر پڑھی کہ اسلامی تعلیمات سے اور میرے واقعے سے متاثر ہو کر اس نے اسلام قبول کر لیا۔ (ماہنامہ ''حکایت'' لاہور۔ شمارہ بابت ستمبر ۲۰۰۴ء۔ صلوٰۃ وسلام: ع۔م۔ چوہدری)

۴۱۔ قدرت اللہ شہاب کو درود شریف کی کثرت کے سبب روحانی دولت ملنا:

قدرت اللہ شہاب اپنی سوانح عمری 'شہاب نامہ' کے آخری باب میں لکھتے ہیں کہ آزاد کشمیر میں میرا اسکول دو گھنٹے کی پیدل مسافت پر تھا۔ جنگل سے اکیلے گزرتے انہیں ڈر لگتا تو انہوں نے جاتے آتے درود شریف کا ورد شروع کر دیا۔ طویل عرصہ تک ایسا کرنے کے سبب طبیعت درود شریف کی ایسی عادی ہوئی کہ جب تک اتنی دیر درود نہ پڑھ لیا جائے انہیں چین نہ پڑتا۔ درود شریف کی برکت سے بچپن میں ہی حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ ایک مرتبہ کسی مسجد میں نماز جمعہ پڑھنے گئے۔ امام صاحب سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل و مناقب بیان کر رہے تھے اور بتا رہے تھے کہ حضور ﷺ کو ان کی خوشنودی و دلجوئی اس قدر عزیز تھی کہ سیدہ کی کسی بات کو رد نہ فرماتے اور اگر صحابہ کو حضور سے کوئی بات منوانی ہوتی تو وہ جناب سیدہ کے ذریعے سفارش کرواتے۔ یہ باتیں سن

کر قدرت اللہ شہاب پر ایک کیفیت طاری ہوگئی۔ نماز سے فراغت کے بعد لوگ مسجد سے چلے گئے مگر یہ دیر تک نوافل پڑھتے رہے پھر ان نوافل کے ثواب کو سیدہ کی بارگاہ میں ہدیہ کر کے عرض گزار ہوئے کہ اے سیدہ، حضور آپ کی ہر بات مانتے ہیں اے کاش کہ آپ میرے حق میں حضور کی بارگاہ میں سفارش کریں کہ حضور مجھے روحانی سلسلے میں اویسی طور پر قبول فرما لیں اور منازل ومراتب طے کروادیں۔ چند روز بعد آپ اس بات کو بھول گئے اس واقعہ کے پندرہ دن بعد آپ کو جرمنی سے آپ کی بھابی کے ہاتھ کا لکھا خط ملا۔ ان کی بھابھی جرمن خاتون تھیں اور مشرف بااسلام ہوکر نماز روزے کی پابند تھیں۔ انگریزی میں لکھے ہوئے اس خط میں تحریر تھا کہ 'میری بڑی خوش نصیبی ہے کہ گزشتہ رات مجھے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ کی زیارت خواب میں ہوئی۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ اپنے بھائی قدرت اللہ کو لکھ دو کہ میں نے ان کی درخواست حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں پیش کردی ہے اور حضور ﷺ نے اپنے کرم سے اسے قبول کرلیا ہے'۔ قدرت اللہ فرماتے ہیں خط میں یہ پڑھ کر مجھ پر سرور وانبساط کی ایسی کیفیت طاری ہوگئی جو بیان سے باہر ہے۔ اس واقعہ کا میرے علاوہ کسی کو علم نہ تھا اور میں یہ سوچ سوچ کر مست ہوا جاتا تھا کہ ایسی عظیم بارگاہ میں میرا تذکرہ ہوا اور مجھ حقیر کی یہ عرضداشت حضور کی بارگاہ میں قبول ہوگئی۔ فرماتے ہیں انبساط کی یہ کیفیت مجھ پر تین دن تک طاری رہی پھر مجھے اچھے خواب نظر آنے لگے خواب میں مقاماتِ مقدسہ اور بزرگوں کی زیارت ہونے لگی پھر میری تربیت کے لئے ایک عجیب وغریب ذریعہ بن گیا جس کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے میں بتدریج روحانی منازل ومقامات طے کرگیا۔

افضل احسن درود

درود پاک کے بے شمار صیغے ہیں۔ دلائل الخیرات، اوائل الخیرات، افضل الصلوٰت اور دیگر کتابوں میں متعدد صیغے اور ان کے پڑھنے کے طریقے درج کئے گئے۔ سید عبدالرحمٰن چھوروی رحمتہ اللہ علیہ نے بے شمار صیغے تیس پاروں کی شکل میں جمع فرمائے ہیں۔ ہر طریقے سے درود پڑھنا ہزار ہا برکتیں اور سعادتیں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ یہ تاثر غلط ہے کہ حضور نے صرف درود ابراہیمی پڑھنے کی تلقین کی، اس کے علاوہ کوئی اور درود نہ پڑھنا چاہیئے۔ اس بارے میں نہ حق تعالیٰ نے کوئی قید لگائی نہ حضورﷺ نے۔ ہر درود کی اپنی تاثیر و فوائد ہیں۔ جس درود کی بھی اجازت سلسلے کے بزرگوں سے ملے وہ کثرت سے پڑھنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ بھی حسب حال کسی بھی درود کا یا تمام کا پڑھنا موجب خیر و برکت و سعادت ہے۔ فضائل درود پر مایہ ناز تصنیف آب کوثر میں یہ صیغے درج کئے گئے ہیں:

۱۔ سید دوعالم، شفیع اعظمﷺ کا درود پاک:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

۲۔ نبی اکرم نور مجسمﷺ کا درود پاک:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہم نے دربارِ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ (ﷺ) ہم نے آپ پر سلام عرض کرنے کا طریقہ جان لیا لیکن حضور (ﷺ) یہ فرمایئے کہ ہم آپ پر درود پاک کیسے پڑھیں؟ تو سرکار دو عالمﷺ نے فرمایا یوں پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِکَ وَ رَحْمَتَکَ وَ بَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ اِمَامِ

لْخَیْرِ وَ رَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا یَغْبِطُ بِہٖ الْاَوَّلُوْنَ وَ الْاٰخِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَبْلِغْہُ الْوَسِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ مِنَ الْجَنَّۃِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِی الْمُصْطَفَیْنَ مُحَبَّتَہٗ وَ فِی الْمُقَرَّبِیْنَ مُوَدَّتَہٗ وَ فِی الْاَعْلِیْنَ ذِکْرَہٗ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ علیٰ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلیٰ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ علیٰ مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلیٰ اِبْرَاھِیْمَ وَعَلیٰ اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. (سعادۃ الدارین۔ص ۱۷)

۳۔ حبیب خدا شاہ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا درود پاک:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ وَ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَھْلِبَیْتِہٖ (سعادۃ الدارین۔ص ۲۳۱)

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درود پاک:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیْ عَلَیْہِ وَ صَلِّ عَلَیْہِ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ

(سعادۃ الدارین۔ص ۲۳۲)

۵۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا درود پاک:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تَکُوْنُ لَکَ رَضًا وَ لِحَقِّہٖ اَدَاءً وَاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَا اَھْلُہٗ وَ اجْزِہٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا مِّنْ اُمَّتِہٖ وَ صَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصّٰلِحِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ. (سعادۃ الدارین ص ۲۳۲)

۶۔ صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا درود پاک:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (سعادۃ الدارین۔ص ۲۳۲)

۷۔ حبیب رب العلمین ﷺ کا درود پاک:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَ عَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ وَ عَلٰی قَبْرِہٖ فِی الْقُبُوْرِ (سعادۃ الدارین۔۲۳۱) حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اس درود کو پڑھے گا اسے خواب میں میری زیارت ہوگی اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا اور جو مجھے قیامت کے دن دیکھے گا میں اس کی شفاعت کروں گا وہ میرے حوض کوثر کا جام پئے گا اور اس کا جسم اللہ دوزخ پر حرام کردے گا۔(کشف الغمہ۔القول البدیع)

۸۔ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا درود پاک:

حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب حبیب خدا ﷺ کی امت کی شان ملاحظہ کی تو دربارِ الٰہی میں درخواست پیش کی یا اللہ مجھے بھی اس امت میں سے کر دے۔ارشاد باری تعالیٰ ہوا''اے پیارے کلیم! تو میرے حبیب ﷺ پر درود پاک پڑھ''تو اس وقت موسیٰ کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ درود پاک پڑھا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَ مَعْدَنِ الْاَسْرَارِ وَ مَنْبَعِ الْاَنْوَارِ وَ جَمَالِ الْکَوْنَیْنِ وَ شَرْفِ الدَّارَیْنِ وَ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ الْمَخْصُوْصِ بِقَابَ قَوْسَیْنِ. (سعادۃ الدارین۔ص۲۳۲)

۹۔ باب مدینہ علم حیدر کرار مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کا درود پاک:

صَلَوٰۃُ اللّٰہِ وَ مَلٰئِکَتِہٖ وَ اَنْبِیَائِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَ جَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلَیْہِ وَ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

۱۰۔ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا درود پاک:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ رُوْحُہٗ مِحْرَابُ الْاَرْوَاحِ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَالْکَوْنِ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ اِمَامُ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ ھُوَ اِمَامِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ عِبَادِ اللّٰہِ الْمُؤْمِنِیْنَ. (سعادۃ الدارین۔ص۲۴۵)

۱۱۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا درود پاک:

اَللّٰھُمَّ یَا دَائِمَ الْفَضْلِ عَلٰی الْبَرِیَّةِ. یَا بَاسِطَ الْیَدِیْنِ بِالْعَطِیَّةِ. یَا صَاحِبَ الْمَوَاھِبِ السَّنِیَةِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَرَای سَجِیَّةٍ. وَاغْفِرْلَنَا یَا ذَالْعُلَا فِیْ ھٰذِہِ الْعَشِیَّةِ. (سعادۃ الدارین۔ص۲۴۲)

۱۲۔ قطب الاقطاب فرد الافراد غوث الاغواث سیدنا غوث اعظم جیلانی قدس سرہٗ کا درود پاک:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِکَ وَ مَعْدَنِ اَسْرَارِکَ وَلِسَانِ مُحَبَّتِکَ وَ عُرُوْسِ مَمْلُکَتِکَ وَ اِمَامِ حَضْرَتِکَ وَ طِرَازِ مُلْکِکَ وَ خَزَائِنِ رَحْمَتِکَ وَ طَرِیْقِ شَرِیْعَتِکَ الْمُتَلَذِّذِ بِمُشَاھَدَتِکَ اِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدٍ. عَیْنِ اَعْیَانِ خَلْقِکَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُّوْرِ ضِیَائِکَ صَلٰوةً تُحِلُّ بِھَا عُقْدَتِی وَ تُفَرِّجُ بِھَا کُرْبَتِیْ صَلَاةً تُرْضِیْکَ وَ تُرْضِیْهِ وَ تَرْضٰی بِھَا عَنَّا یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ. عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُکَ وَاَحْصَاہُ کِتَابُکَ وَ جَرٰی بِهٖ قَلْمُکَ وَ عَدَدَ الْاَمْطَارِ وَ الْاَحْجَارِ وَالْاَشْجَارِ وَ مَلٰئِکَةِ الْبِحَارِ وَ جَمِیْعِ مَا خَلَقَ مَوْلَانَا مِنْ اَوَّلِ الزَّمَانِ اِلٰی آخِرِہٖ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَہٗ. (سعادۃ الدارین۔ص۲۵۵)

۱۳۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ رات کو سوتے وقت اس درود شریف کو چند بار پڑھ لینے سے نبی اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہوگی مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں قلب کا شوق سے پُر ہونا اور ظاہری و باطنی معصیتوں سے بچنا ہے۔ درود پاک یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَ الْحَرَامِ رَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَ رَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِرُوْحِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِّنَّا السَّلَامَ

۱۴۔ حضور کی زیارت کیلئے خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کا بتایا ہوا درود یہ ہے اسے رات کو ایک ہزار مرتبہ پڑھنا چاہئیے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ نَبِیِّکَ وَ

رَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی اٰلِہٖ

۱۵۔ درودِ ہزارہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

ترجمہ: اے اللہ درود بھیج محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر ہر ایک ذرہ کے عوض دس لاکھ بار اور برکت نازل فرما اور سلام بھیج۔

درودِ ہزارہ طالبان روحانیت کا محبوب ورد ہے کیونکہ اس کے ورد سے سالکین کو روحانی منازل طے کرنے میں بہت آسانی ہوجاتی ہے اور رسول کریم ﷺ کی خاص شفقت عنایات اور توجہ حاصل ہوتی ہے لہٰذا جو شخص حضور اکرم ﷺ کی زیارت کا خواہش مند ہو تو اسے چاہئیے کہ رمضان المبارک میں یہ درود روزانہ تہجد کے وقت ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ بہت جلد زیارت سے سرفراز ہوگا۔ اس ورد کے اور بھی بہت سارے فیوض و برکات ہیں۔

۱۶۔ درودِ قطب:

حضرت سید احمد بدوی رحمتہ اللہ علیہ بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں۔ آپ کو حضور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ گرامی سے بے پناہ عشق تھا اور اس عشق میں آپ جو درودِ پاک پڑھا کرتے تھے وہ درود بدوی کے نام سے مشہور ہوا۔ حضرت سید احمد بدوی کا یہ درود نورِ الٰہی کے حصول کا سبب ہے کیونکہ اسے پڑھنے سے بہت سے اسرار کا انکشاف ہوتا ہے۔ یہ درود خواب اور بیداری میں نبی کریم ﷺ سے رابطہ کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اسے پڑھنے سے زیارت نبی ﷺ حاصل ہونے کے بعد حضوری کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ اس کے بعد حتیٰ کہ درجہ قطبیت حاصل ہوجاتا ہے۔ چالیس دن تک روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھنے سے بے پناہ انوارِ الٰہیہ کا حصول ہوگا۔ درود پاک یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَ سِرِّ الْاَسْرَارِ وَ تِرْیَاقِ الْاَغْیَارِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُخْتَارِ وَ آلِہٖ وَالْاَطْھَارِ وَ اَصْحَابِ الْاَخْیَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰہِ وَ

اَفْضَالِہٖ

ترجمہ: یا الٰہی درود بھیج نور الانوار اور اسراروں کے راز کھولنے والے پر اور اغیار کے تریاق سیدنا محمد ﷺ مختار پر اور ان کی آل اطہار اور ان کے بہترین صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر رحمت نازل فرما، اللہ کی حضور پر نعمتوں اور اللہ کے حضور ﷺ پر فضل کی تعداد کے برابر۔
(خزینہ درود شریف۔علامہ عالم فقری)

۱۷۔ جادو، ٹونہ اور جنات سے حفاظت کے لئے:

حضور نبی کریم ﷺ کے دربارِ عالی میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شکایت کی کہ ان کے رہائشی مقام پر رات کے وقت قوم جن کا ایک فرد ساری رات مختلف طور پر پریشان کرتا رہا اور خوف زدہ ہو کر میں آپ کی بارگاہ میں آیا ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مذکورہ درود شریف اور آیات قرآنی لکھوا کر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمائیں اور ہدایت کی کہ رات کو تکیہ کے نیچے رکھ کر سوئے۔ حسب تعمیل انہوں نے ایسا ہی کیا اور جنات نے رونا شروع کر دیا اور دہائی دینے لگے کہ ہم کو چھوڑ دو۔ ہم اب تنگ نہیں کریں گے ہم یہاں سے بھاگ جائیں گے تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضور پرنور ﷺ کی بارگاہ عالی میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرا عرض کیا تو سرکار دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ جابر وہ تعویذ اپنے تکیے کے نیچے سے نکال لو ورنہ قوم جن ہلاک ہو جائے گی۔ اس طرح جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنوں سے نجات مل گئی اور جن دوبارہ وہاں واپس نہیں آئے۔ جنات سے حفاظت کا درود درج ذیل ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْمَبْعُوْثِ اِلَی الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالْاَسْوَدِ وَالْاَحْمَرِ فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. یَا طٰہٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: یا اللہ درود نازل فرما، ہمارے آقا و مالک نبی کریم جناب محمد مصطفیٰ ﷺ پر جو بھیجے گئے ہیں جنوں، انسانوں اور تمام سرخ و سیاہ مخلوق کی طرف رسول بنا کر۔ اے محبوب! اللہ آپ کے لئے کافی ہوگا بے شک وہی سننے اور جاننے والا ہے۔ یاطٰہٰ درود نازل فرمائے اللہ

تعالیٰ آپ پر اور سلام ۔(دولت دارین)

۱۸۔ جنوں سے فائدے کے لئے:

حضرت مولانا شاہ فضل رحمان گنج مراد آبادی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف پڑھا کرو اس کے پڑھنے سے جنات سے فائدہ ہوگا۔ درود شریف یہ ہے: **اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی مُؤْمِنِ الْجِنِّ.**

کالے علم اور جادو کے ذریعے کوئی تنگ کرے تو:

اگر کوئی شخص کسی دشمن کی دشمنی سے تنگ آ گیا ہو اور طرح طرح کی اذیتوں اور پریشانیوں میں مبتلا ہو تو اسے چاہیئے کہ اس درود پاک کو روزانہ سو (۱۰۰) مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھنا شروع کر دے اور ہمیشہ پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ دشمنوں سے امان میں رہے گا۔

اگر کسی دشمن نے آپ کی روزی کے ذرائع، جادو اور کالے علم کی بناء پر وقتی طور پر روک دیئے ہوں تو یہ درود ۴۰ دن تک بعد فجر سو مرتبہ روزانہ پڑھیں انشاء اللہ دشمن کے کیئے ہوئے تعویذ دھاگے اور کالے علم اور جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔

اگر آپ کا کوئی دشمن ہر وقت زبان درازی کرتا ہو تو سات جمعرات تک ہر جمعرات سات مرتبہ پانی پر دم کر کے دشمن کے مکان کی طرف منہ کر کے پاکیزہ جگہ پر چھینٹے ماریں اللہ کے حکم سے دشمن زبان درازی چھوڑ دے گا۔ بہت ہی مجبوری کی صورت میں یہ عمل کریں۔ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ بَارِکْ وَسَلِّمْ. اَللّٰھُمَّ اقْھِرْ بِھَا عَلٰی اَعْدَائِنَا وَالْزِمْھُمْ وَ عَجِّلْ اَلَیْھِمْ مَا قُصَدُوْنِیْ بِهٖ فِیْ اَمْوَالِھِمْ وَ عِزَّتِھِمْ وَ اَمَالِھِمْ وَ اَنْفُسِھِمْ (نافع الدارین فی الصلوٰۃ سید الکونین ﷺ۔ ع۔م۔ چوہدری)

۱۹۔ دشمن سے نجات کیلئے:

یہ درود شریف دشمن کی تباہی کے لئے نہایت مجرب ہے۔ اس کو سورۃ التوبہ کی آخری آیت **لقد جاء کم ...... رؤف الرحیم** کے بعد ایک سو بار پڑھنا چاہیئے مگر یاد

رہے کہ بلا وجہ یا معمولی تنازعات کی وجہ سے یہ عمل کرنے سے الٹا نقصان ہوتا ہے۔ اس لئے احتیاط اور اجازت (مرشد یا کسی مخلص عامل سے) لازم ہے۔ درود پاک یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ الصَّلٰوۃِ شَیْءٍ وَارْحَمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ الرَّحْمَۃِ شَیْءٍ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ الْبَرَکَۃِ شَیْءٍ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ السَّلَامِ شَیْءٍ

۲۰۔ فتح مندی اور دشمن کے وار سے محفوظ رہنے کے لئے:

یہ درود پاک مقہوری اعداء وحصول مقصد، اظہار غلبہ وعظمت اور فتح مندی و دشمن کے وار سے محفوظ رہنے کے لئے اکسیر اعظم ہے۔ ۲۱ یا ۳۱۳ مرتبہ روزانہ (۴۰) یوم تک پڑھنے سے مقصد حاصل ہوگا اور ہمیشہ ورد رکھنے سے مخلوق میں عظمت قائم ہو جاتی ہے۔ درود پاک یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ مَلَاتَ قَلْبَہٗ مِنْ جَلَالِکَ وَعَیْنَہٗ مِنْ جَمَالِکَ فَاَصْبَحَ فَرِحًا مُّؤَیَّدًا مَنْصُوْرًا وَّعَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

(نافع الدارین فی الصلوٰۃ علیٰ سید الکونین ﷺ۔ ع۔م۔ چوہدری)

۲۱۔ فتح ونصرت اور بربادی دشمناں کیلئے:

فتح ونصرت اور مقہوری اعداء کے لئے ۴۱ مرتبہ اس درود شریف کا ہمیشہ ورد رکھنا بہت مفید ہے اور کاروباری حضرات کے لئے اس درود پاک کا ورد بہت موثر ہے لہٰذا انہیں چاہیئے کہ اپنے کاروبار کے مقام پر روزانہ گیارہ مرتبہ اس کا ورد جاری رکھیں تو ان کے کاروبار میں ہر لحاظ سے نفع ہوگا اور خیر وبرکت ہوگی، انشاءاللہ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَنْ خَتَمْتَ بِہِ الرِّسَالَۃَ وَ اَیَّدْتَّہٗ بِالنَّصْرِ وَالْکَوْثَرِ وَالشَّفَاعَۃِ

۲۲۔ دشمن کی عداوت زائل کرنے کے لئے:

مندرجہ ذیل درود پاک کے ورد سے مخلوق کے دلوں میں سالک کی محبت اور اس کی رغبت پیدا ہوتی ہے اور وہ محبوب خلائق بن جاتا ہے اور ایسے ہی اگر کوئی اس کا دشمن ہے تو اس کے پڑھنے سے اس کی عداوت زائل ہو جاتی ہے۔ ساس بہو کی عداوت دور کرنے کے لئے بھی موثر ہے روزانہ ۱۳۱ مرتبہ پڑھنا چاہئیے۔ درود پاک یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِىْ قُرِنَتِ الْبَرَكَةُ بِذَاتِهٖ وَ مَحَيَّاهُ وَ تَعَطَّرَتِ الْعَوَالِمُ بِطِيْبِ ذِكْرِهٖ وَ رَيَّاهُ

(نافع الدارین فی الصلوٰۃ علی سید الکونین علیہ الصلوٰۃ۔ ع۔م۔ چوہدری)

۲۳۔ مشکلات و مصائب سے نجات کے لئے:

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی مہم یا پریشانی یا مصیبت میں ہو وہ اس درود پاک کو ایک ہزار مرتبہ محبت و اخلاص سے پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت ٹال دے گا اور پڑھنے والے کو اپنی مراد میں کامیاب فرما دے گا۔ درودِ جمالی یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ بِقَدْرِ حُسْنِهٖ وَ جَمَالِه

۲۴۔ درود اسم اعظم:

درودِ اسم اعظم کا روزانہ کم سے کم ۱۰۰ مرتبہ ورد کا معمول بنالیں پھر اس کی برکات دیکھئے کہ دین و دنیا کے ہر کام میں کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ ناکامی کی بادِ خزاں کبھی دور سے بھی نہ گزرے گی۔ درود اسم اعظم یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَا (شمع شبستانِ رضا، حصہ سوم)

حضرت مولانا ابراہیم رضا خان جیلانی میاں رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے درود شریف کے یہ صیغے (**اَللّٰهُمَّ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلَّى عَلَيْهِ وَسَلَّمَا**) اعلیٰ حضرت کی بعض تصانیف اور دلائل الخیرات سے اخذ کئے ہیں سفر حج سے پہلے ان کا ورد کیا کرتا تھا۔ حج کے دوران طوافِ کعبہ کرتے ہوئے حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے

میرے سر پر ہاتھ رکھا اور با آواز بلند فرمایا: نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا اس کے بعد میرا معمول ہو گیا کہ جب بھی (اَللّٰھُمَّ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا) پڑھتا ہوں تو اس کے ساتھ نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا بھی پڑھتا ہوں۔ (نافع الدارین۔ ع۔م۔ چوہدری)

۲۵۔ فتنہ اور تنگی دور کرنے کے لئے درودِ پاک:

آج کل فتنوں کا دور ہے۔ فتنوں کی بہت ساری قسمیں ہیں خصوصاً فتنہ دجال مختلف شکلوں میں ظہور پذیر ہے۔ اس فتنے کو سمجھنے اور اس سے بچنے کی سخت ضرورت ہے۔ اسی طرح تنگی و ترشی کا دور دورہ ہے۔ بے روزگاری، رزق کی کمی اور بے برکتی وغیرہ یہ درود پاک مفتی دمشق علامہ حامد قنوی عماری علیہ الرحمہ سے نقل کیا گیا ہے فتنہ اور تنگی دور کرنے کا بہترین نسخہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

۲۶۔ دوردِ خاص:

کوئی رنج یا مصیبت آجائے تو صدقِ دل سے اس درود پاک کا ورد کیجئے انشاء اللہ تمام مصیبتیں تکلیفیں اور رنج و غم ختم ہو جائیں گے جتنی بھی تعداد میں پڑھیں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ **صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ**

۲۷۔ روزگار میں ترقی کے لئے:

صاحب مطالع المسرات فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اس درود پاک کو روزانہ گیارہ مرتبہ ورد کرے تو اس کے روزگار میں دن بدن ترقی ہوگی۔ حاسدوں اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔ درود پاک یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْھِمْ تَسْلِیْمًا وَ ھَبْ لَنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْھِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا (شرح دلائل الخیرات۔ نافع الدارین)

۲۸۔ مفلسی دور کرنے کے لئے:

جب گھر میں داخل ہوں تو مندرجہ ذیل درود شریف پڑھیں بطریق سلام خواہ گھر میں کوئی ہو یا نہ ہو۔ ان شاء اللہ مفلسی دور ہو جائے گی۔ درود شریف یہ ہے: **اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ** (نافع الدارین فی الصلوٰۃ علی سید الکونین ﷺ)

۲۹۔ جب کوئی ہمدرد اور غم خوار نظر نہ آئے:

جب کوئی پریشانی ہو اور دل ڈوب رہا ہو، دل کی دھڑکن بڑھ گئی ہو آس پاس کوئی ہمدرد و غم خوار نظر نہ آئے، اس وقت اللہ کے محبوب اعظم ﷺ کا امتی غلام اپنے آقا ﷺ سے نظر کرم کی بھیک مانگے اور مندرجہ ذیل درود شریف کا ورد کثرت سے کرے اور درود شریف کم از کم اتنی آواز سے پڑھے کہ ہر حرف کی آواز کانوں میں صاف سنائی دے اور دل میں اپنے آقا ﷺ کا تصور قائم ہو پھر دیکھیں کہ آقا و مولا غم کو کس طرح خوشی میں تبدیل فرماتے ہیں۔

اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے — واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے

درود شریف درج ذیل ہے: **اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ**

ہر بلا اور مصیبت کے رد کے لئے:

ہر مصیبت اور بلا جو لوگوں پر نازل ہوتی ہے اس کو یہ درود شریف دفع کر دیتا ہے۔ آپ بھی پڑھئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ

۳۰۔ ہر مشکل کے حل کے لئے:

رات سونے سے پہلے وضو کر کے لیٹ جائیں۔ جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیں اور درج ذیل درود شریف کا دل سے ورد کریں۔ زبان یا لب نہ ہلائیں اور پڑھتے پڑھتے سو جائیں۔ ورد کے دوران بات چیت نہ کریں اور مقصد دل میں رکھیں جس کیلئے وظیفہ پڑھا جا رہا ہے۔ اگر مقصد رزق میں ترقی ہے تو یہ تصور کریں کہ میرے حالات بدل رہے ہیں میں اچھے کپڑوں میں ملبوس ہوں۔ میرے ہاتھوں میں نوٹوں کے بنڈل ہیں۔ وظیفہ کی مدت چالیس

یوم ہے۔ اگر پہلے کام ہو جائے تو بھی اس عمل کو چالیس روز تک کریں۔ درود پاک یہ ہے:
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡکَ یَا مُحَمَّدُ (نافع الدارین۔ع۔م۔چوہدری)

۳۱۔ جملہ آفات ارضی وسماوی سے بچنے کے لئے:

ہر سہ شنبہ کی صبح کو ایک ہزار مرتبہ اس درود شریف کو پڑھیے انشاءاللہ حفظ وامان میں رہیں گے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ وَ اٰلِہٖ وَ اَصۡحَابِہٖ وَسَلِّمۡ
(نافع الدارین فی الصلوٰۃ سید الکونین ﷺ۔ع۔م۔چوہدری)

۳۲۔ عجیب وغریب درود شریف:

حضرت سید ابوالفیض قلندر علی سہروردی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر شخص ہر جائز ومستحق غرض کے لئے بطور عمل اس درود شریف کو پڑھ سکتا ہے خلاف شرح اور ناجائز کام کے لئے پڑھنے سے آدمی برباد ہو جاتا ہے لہٰذا احتیاط سے پڑھنا چاہئیے۔ ہر شخص کو اس کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔ درود شریف یہ ہے: یَا مَخۡدُوۡمِیۡ الصَّلاَۃُ

۳۳۔ جب کوئی صدمہ یا مشکل پیش آجائے:

جب کوئی مشکل یا صدمہ پیش آجائے تو وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھیں اور نماز کے بعد سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔ یہ درود شریف حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے معمول میں تھا۔ حل المشکلات کے لئے آپ بھی پڑھیں:

اَغِثۡنِیۡ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ عَلَیۡکَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلاَمُ

۳۴۔ تنگ دستی دور کرنے کے لئے:

حضرت علامہ ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ ایک حدیثِ پاک نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو تنگ دستی کی حالت میں ہو وہ مجھ پر کثرت سے یہ درود شریف پڑھے انشاءاللہ اس کے ورد سے تنگ دست کا ٹھکانا مکرم ہو جائے گا۔ درود پاک یہ ہے:
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ (نافع الدارین فی الصلوٰۃ علی سید الکونین ﷺ۔ع۔م۔چوہدری)

۳۵۔ صحت وتندرستی اور شفائے امراض کے لئے:

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی کے کان میں گرانی (یا درد) ہو تو اس درود شریف کو پڑھے اس کے پڑھنے سے اجر وثواب کے علاوہ بیماری سے بھی نجات مل جائے گی۔درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ وَ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلیٰ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ (شفاء القلوب)

۳۶۔ اگر زبان میں لکنت ہو تو:

اگر کسی کی زبان میں لکنت ہو اور وہ بات کرنے میں تکلیف یا پریشانی محسوس کرتا ہو یا کسی کی زبان بند ہو جائے تو مندرجہ ذیل درود شریف طاق دنوں (۳، ۷، ۱۱، ۱۳، ۱۷، ۱۹) تک طاق اعداد (۳، ۷، ۱۱، ۱۳، ۱۷، ۱۹، ۲۱، ۱۱۱ یا ۳۱۳) میں پڑھ کر دم کریں یا لکھ کر پلائیں۔درود پاک یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیّٰتِہٖ صَلٰوۃُ تَشْرَحُ بِھَا صَدْرِیْ وَ تُیَسِّرُبِھَا اَمْرِیْ وَ تَجْبُرُوْبِھَا لُسَرِیْ وَ تَحُلُّ بِھَا عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ (سعادۃ الدارین)

۳۷۔ شدید بیماری میں:

اگر کسی شدید قسم کی بیماری میں مبتلا مریض کے سرہانے اس درود پاک کو سو مرتبہ پڑھا جائے اور اس کے بعد نبی کریم ﷺ کے واسطہ سے اللہ تعالیٰ سے بیمار کی صحت یابی کے لئے دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ بحرمت رسول اکرم ﷺ دعا قبول فرمائے گا۔اگر کوئی اس درود پاک کا ورد ہر نماز کے بعد جاری رکھے تو وہ ذلت سے نکل کر عظمت میں آ جائے گا اور اگر کسی حاکم یا کسی افسر کے پاس جائے گا تو وہ عزت کرے۔درود شریف یہ ہے: **اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی وَ عَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ** (گلدستۂ درود شریف، نافع الدارین)

۳۸۔ دانتوں کی تکلیف کے لئے:

سید محمد ابو طاہر گیلانی نقش بندی عمیمی اپنی تالیف 'درود شریف ﷺ دولتِ خوشنودی' میں لکھتے ہیں کہ دانتوں کی تکلیف کے لئے کم از کم ۳۰۰ مرتبہ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ الطَّاھِرِ** پڑھیں اور دم کریں۔ 'افضل الصلوٰۃ' میں بزرگان دین کے حوالہ سے ہے کہ جو شخص بدبو والی چیز جیسے مولی، پیاز وغیرہ کھانے کے بعد اگر اس درود شریف کو پڑھے تو درود شریف کے ورد کی برکت سے اس کا منہ بدبو سے پاک رہے گا شرط یہ ہے کہ ایک ہی سانس میں گیارہ مرتبہ پڑھے۔ (نافع الدارین۔ع۔م۔چوہدری)

۳۹۔ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کے لئے:

آنکھوں میں سرمہ ڈالنا سنتِ رسول مقبول ﷺ ہے۔ آج کل نبی مکرم ﷺ کی کسی بھی سنت پر عمل کا ثواب سو شہیدوں کے ثواب کے برابر ہے۔ جناب ع۔م۔چوہدری 'نافع الدارین' میں کئی حوالوں سے لکھتے ہیں کہ آنکھوں میں سرمہ ڈالتے وقت اس درود شریف کو پڑھنے سے آنکھیں ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رہتی ہیں۔ صاحبزادہ محمد ابوالحسن کہتے ہیں کہ اس درود پاک کو تمام امراض میں پڑھ کر دم کرنا مفید و مجرب ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدَنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْکَامِلِ وَ عَلٰی آلِہٖ کَمَا لَا نِھَایَۃَ لِکَمَالِکَ وَ عَدَدَ کَمَالِہٖ

۴۰۔ دل کی بیماری کے لئے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہَ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ قَلْبِیْ مَارَا کُنْ مُسْتَقِیْمَ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ. یَا سَلَامُ یَا قَادِرُ یَا قَدِیْرُ

ترکیب استعمال: اول و آخر تین بار درود شریف اور گیارہ مرتبہ یہ دعا مریض خود پڑھے اور اپنے قلب (دل) پر دم کرے۔ اگر کوئی دوسرا شخص پڑھے تو **قَلْبِیْ مَارَا کُنْ مُسْتَقِیْمَ** کی بجائے **قَلْبِشْ کُنْ مُسْتَقِیْمَ** پڑھے اور دم کرے بہت اکثیر ہے۔ پانی پر دم کر کے بھی پی سکتے ہیں۔ کسی نماز کے بعد دو بار۔ بہتر ہے یہ عمل روزانہ کیا جائے۔ (درود شریف دولت

خوشنودی از سید محمد ابوطاہر گیلانی نقش بندی عمیمی)

۴۱۔ **میٹھی نیند کے لئے:**

آج کے پر آشوب دور میں انسان نیند کی عظیم دولت سے محروم ہوتا جا رہا ہے۔ لوگ نیند لانے کے لئے دوائیوں کا استعمال کرتے ہیں لیکن پھر بھی انہیں نہ سکون ملتا ہے اور نہ نیند آتی ہے۔سید محمد ابوطاہر گیلانی نقشبندی عمیمی اپنی تالیف درود شریف دولت خوشنودی میں تحریر فرماتے ہیں کہ جس کسی کو نیند کم آتی ہو تو سوتے وقت سورہ احزاب کی یہ آیت شریف پڑھے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِي يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً

۴۲۔ **دردسر سے نجات:**

حضرت مولانا فضل رحمان گنج مراد آبادی رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ کتھے پر تین مرتبہ اس درود شریف کو پڑھ کر سر پر لگا لو فوراً آرام آجائے گا۔درود پاک یہ ہے: **صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيّ الْاُمِّيِ وَ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ** یا یہ درود پاک چند بار پڑھ کر سر پر دم کریں تو انشاء اللہ شفا ہوگی۔ **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ** (نافع الدارین۔ع۔م۔ چوہدری)

۴۳۔ **کمزور دل افراد کے لئے:**

درود شریف کا بکثرت ورد انتہائی مفید ہے۔ باوضو حالت میں بکثرت درود شریف کے ورد سے دل قوی یعنی مضبوط ہوتا ہے۔ بزدلی اور خوف و ہراس جاتا رہتا ہے اور دل میں بہادری اور جرات پیدا ہو جاتی ہے۔کوئی سا بھی درود شریف پڑھا جا سکتا ہے۔ (صلوعلیہ وآلہ۔ع۔م۔چوہدری)

۴۴۔ **ایک عجیب سریع الاثر درود شریف:**

حضرت ابو انیس صوفی برکت علی لدھیانوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

بیماری نے کہا وہ جانے کی نہیں ۔۔۔۔۔ شرمندہ ہو کر لوٹ گئی

ناداری نے کہا وہ جانے کی نہیں ۔۔۔۔۔ خجل ہو کر بھاگ گئی
قضا نے کہا وہ ٹلنے کی نہیں ۔۔۔۔۔ ٹل گئی

کیوں؟ کیونکہ میں کثرت سے پڑھتا ہوں یہ درود شریف: **سَیِّدِنَا کَرِیۡمٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلِّمۡ** (صلوعلیہ وآلہ۔ع۔م۔چوہدری)

۴۵۔ درودِ حسینی:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ خَلۡقِکَ وَ رِضَا نَفۡسِکَ وَ زِیۡنَۃَ عَرۡشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ

حضرت مخدوم حسین نوشۂ توحید بلخی فردوسی رحمتہ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا درود شریف صحیح بخاری شریف کی ایک حدیث **سُبۡحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلۡقِہٖ وَ رِضَا نَفۡسِہٖ وَ زِیۡنَۃَ عَرۡشِہٖ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ** سے مرتبہ کیا ہے۔جس کی تعلیم حضورﷺ نے ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کو دی تھی۔مخدوم حسین فردوسی نے اپنے کسی رسالہ میں اس درود شریف کا ترجمہ اس طرح تحریر فرمایا:

(۱) اے خداوند محمدﷺ اور آپ کی آل پر درود نازل فرما، اپنی تمام مخلوقات کی تعداد کے مطابق (اور اللہ تعالیٰ کی مخلوقات کی تعداد کسی کو معلوم نہیں کہ کتنی ہیں)۔

(۲) اور محمدﷺ اور آپ کی آل پر درود نازل فرما اپنی ذات پاک کی خوشنودی کی مقدار میں (اور جب اس کی ذات پاک کی کوئی انتہا نہیں تو محمدﷺ پر اس کی رحمت کی بھی کوئی انتہا نہ ہوگی)۔

(۳) اور محمدﷺ اور آپ کی آل پر درود نازل فرما اپنے عرش کے وزن کی مقدار میں (اور عرش کا وزن اور وسعت لوگوں کے علم سے بالاتر ہے)۔

(۴) اور محمدﷺ پر اور آپ کی آل پر درود نازل فرما اپنے کلمات کی مقدار میں (اور اللہ تعالیٰ کے کلمات کی کل تعداد کا علم کسی کو نہیں ہے)۔

جس رات آپ نے یہ درود ترتیب دیا آپ کے عم (چچا) بزرگوار، استاد و مرشد حضرت مولانا مظفر بلخی بھی وہیں مکہ مکرمہ میں تھے۔آدھی رات کا وقت تھا کہ مولانا نے سرکار

دو عالم ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ حضور اکرم ﷺ فرما رہے ہیں کہ مولانا مظفر آج کی رات تمہارے بھتیجے (مخدوم حسین) نے میرے پاس ایسا تحفہ بھیجا ہے جیسا کہ کم لوگوں نے بھیجا۔ اس کے بعد وہ درود شریف پڑھ کر سنایا اور مولانا نے سرکار ابد قرار ﷺ سے سن کر ہی یاد کر لیا۔ تاجدار مدینہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اس سے پہلے مجھے ایک حسین محبوب تھے یعنی حسین ابن علی اب دو حسین محبوب ہیں۔ ایک حسین ابن علی اور دوسرے حسین بن معز۔ مکہ مکرمہ میں حج کے لئے آئے ہوئے تیس چالیس اولیائے کرام کو بھی اس رات خواب میں سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ درود شریف یاد کرلو۔ (ماخوز از 'اوراد فصلی' مرتبہ مولانا مخدوم حسین نوشہ توحید بلخی فردوسی، درود شریف ﷺ دولتِ خوشنودی۔ از سید محمد ابو طاہر گیلانی نقش بندی عمیمی)

۴۶۔ **درود غوثیہ بے پناہ فوائد و برکات کا حامل ہے۔ درود یہ ہے:**

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ مَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَ الْحِکَمِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ بَارِکْ وَسَلِم

۴۷۔ کسی نے امام شافعی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا پوچھا حق تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا فرمایا مجھ پر رحمت کی میری مغفرت فرمائی مجھے بہشت میں لے جایا گیا جیسے کسی دلہن کو لے جاتے ہیں مجھ پر موتی اور یاقوت نچھاور کئے گئے جیسے دلہن پر کرتے ہیں اور یہ سب اس درود کی وجہ سے ہوا۔ **صَلَّ اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذِکْرہ الذَّاکِرُوْن وَ عَدَدَ مَا غفل عَنْ ذِکْرہ الغَافِلُوْن** (جذب القلوب)

ایک اور روایت میں ہے امام شافعی نے فرمایا اللہ نے مجھے ان پانچ کلمات کی برکت سے بخش دیا۔ اسے درودِ خمسہ بھی کہتے ہیں۔ درود خمسہ یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ

وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ

وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ

وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

مفہوم: یا اللہ! درود بھیج سیدنا محمد مصطفےٰ ﷺ پر ان لوگوں کی تعداد کے برابر جو ان پر درود بھیجتے ہیں۔

اور درود بھیج سیدنا محمد مصطفےٰ ﷺ پر ان لوگوں کی تعداد کے برابر جو ان پر درود نہیں بھیجتے۔
اور درود بھیج سیدنا محمد مصطفےٰ ﷺ پر جیسا کہ تو نے ہمیں آپ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے۔
اور درود بھیج سیدنا محمد مصطفےٰ ﷺ پر جیسا کہ تو پسند فرماتا ہے کہ ان پر درود بھیجا جائے۔
اور درود بھیج سیدنا محمد مصطفےٰ ﷺ پر جیسا کہ درود آپ پر بھیجا جانا چاہئیے۔

۴۸۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی جذب القلوب میں فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کو خواب میں دیکھنے کے لئے طہارت کے ساتھ اس درود شریف کو کثرت سے پڑھیں۔
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِہٖ وَسَلم کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَہٗ (جذب القلوب)

۴۹۔ سب درودوں کا سرتاج یعنی درودِ تاج:

درود تاج کی شرح میں مشہور شاعر ادیب رائے پوری لکھتے ہیں کہ یہ درود تاج حضرت ابوالحسن شاذلی رحمتہ اللہ علیہ نے ترتیب دیا اور اسے حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ عالیہ میں پیش کر کے منظور کروایا۔ ساتھ یہ بھی عرض کی کہ یارسول اللہ اسے لوگ فاتحہ شریف کے آخر میں پڑھیں، بلا و مصیبت دور کرنے کے لئے، امراض میں شفا کے لئے، جادوٹونے سے دفاع کے لئے الغرض جس مقصد کے لئے درود تاج کا ورد کیا جائے سرور دو عالم ﷺ کرم فرماتے ہیں:

درودتاج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ o دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ o اِسْمُه مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ o سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ o جِسْمُه مُقَدَّسٌ مُعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ o شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِا لْهُدٰی کَهْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ o جَمِیْلِ الشِّیَمِ o شَفِیْعِ الْاُمَمِ o صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ o وَاللّٰهُ عَاصِمُه وَجِبْرِیْلُ خَادِمُه o وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُهٗ o وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُه وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهٗ o وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُه o وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُه وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُه o سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ o خَاتَمِ النَّبِیّنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ o اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَةً لِّلْعٰالَمِیْنَ o رَاحَةِ الْعَاشِقِیْنَ o مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ o شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ o سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ o مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ o مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاکِیْنِ o سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ o اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ o وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ o صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِاللّٰهِ o یٰۤاَیُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِه صَلُّوْا عَلَیْهِ وَاٰلِه وَاَصْحَابِه وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا o

۵۰۔ درود تنجینا

مناہج الحسنات شرح دلائل الخیرات میں لکھا ہے کہ ابن فا کہانی نے اپنی کتاب فجر منیر میں ذکر کیا ہے ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ نابینا تھے انہوں نے اپنا قصہ مجھ سے نقل کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا میں اس میں تھا اس وقت مجھ کو غنودگی سی معلوم ہوئی اسی حالت میں جناب فخر موجودات حضرت رسالت مآب ﷺ نے مجھ کو یہ درود تعلیم فرمایا کہ ہزار بار اس کو

جہاز والے پڑھیں ہنوز تین سو پر نوبت نہیں پہنچی تھی کہ جہاز نے ڈوبنے سے نجات پائی اور ساحل مقصود پر پہنچ گیا وہ درود نجات یہ ہے:

درود تنجینا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰ فَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَآ اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

۵۱۔ درودِ محمدی:

درود محمدی کے فوائد، فضائل اور ثواب بے شمار ہیں۔ اس درود شریف کو عارفان وقت نے درود محمدی اس لئے کہہ کر پکارا ہے کیونکہ یہ خاص حضور ﷺ کے لئے ہے اور حضور ﷺ کی محبت کے حصول کے لئے یہ درود ہی نہیں بلکہ ایک راز ہے۔

اس درود کے فوائد و فضائل اتنے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی طاقت نہیں کہ انہیں شمار کر سکے۔ اس لئے اس درود کو عارفانِ وقت 'درود اعظم' کہتے ہیں۔ درحقیقت یہ ایسا ہی ہے۔ اگر کسی کی خواہش ہو کہ اس کے سب کے سب گناہ معاف ہو جائیں، قیامت میں کوئی مرتبہ نصیب ہو، فقیری بلکہ قلندری حاصل ہو تو اس درود کا بکثرت ورد کرے۔ جب کوئی بھی کام حسب منشا نہ ہو، کامیابی کی آثار دکھائی نہ دیتے ہوں، کسی دوا یا وظیفے سے کوئی فائدہ نہ ہو رہا ہو الغرض ہر طرف سے مایوسی ہو تو اس درود شریف کا ورد کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر پریشانی خوشی میں بدل جائے گی۔ یہ درود نہیں بلکہ ایک راز ہے یہ کیسی طاقت ہے اس کو کوئی بھی انسان بیان نہیں کر سکتا۔

درود محمدی بندوں پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت ہے اگر محبت اور اخلاص کے ساتھ صرف ایک بار بھی اس درود شریف کو پڑھ لیا جائے تو آدمی سر سے پیر تک رحمت میں ڈھک جاتا ہے۔ جمعہ کی رات، جمعہ کے دن اور پیر کے دن پڑھنا بہت نفع بخش ہے۔

ان گوناگوں فوائد کی بناء پر ہر شخص کو چاہیئے کہ اس درود پاک کو دن میں کسی بھی

نماز کے بعد ایک مرتبہ ضرور پڑھ لے تا کہ وہ ہمیشہ اللہ کی رحمت میں رہے۔ اسے چالیس یوم میں سوا لاکھ مرتبہ پڑھنا ہر قسم کی مشکل کا حل ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبۡدِکَ وَ رَسُوۡلِکَ النَّبِيِّ الۡاُمِّيِّ بِعَدَدِ اَنۡفَاسِ الۡخَلَآئِقِ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ خَلۡقِ اللّٰه

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بخشش کرنے والا بڑا مہربان ہے

مفہوم: یا اللہ! تو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تیرے بندے ہیں اور تیرے رسول، نبی امی ہیں، ان پر اور ان کی آل اولاد پر اتنی تعداد میں درود بھیج جتنی تعداد میں مخلوق سانس لیتی ہے اور اتنا درود بھیج جو اس وقت تک قائم رہے جب تک تیری مخلوق قائم ہے۔

۵۲۔ درود الفاتح:

حضرت شیخ یوسف بن اسمٰعیل فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف کرامات کا موتی ہے۔ سید محمد البکر ی فرماتے ہیں کہ درود فاتح ایک ایسا عجیب درود ہے جس کو میں نے ایک برس پڑھا۔ پھر میں حج کو گیا۔ جب میں منبر اور روضۂ شریف کے بیچ والے حصے میں بیٹھ گیا تو مجھے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور آپ نے مجھ سے شفاعت کا وعدہ فرمایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو اس درود کے ورد کے باعث برکت دے گا اور تمہاری اولاد کی اولاد کو برکت ہوگی۔

حضرت الاستاذ السید احمد دحلان رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مجموعہ میں اس درود شریف کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ درود شریف غوث الاعظم، قطب الکامل السید الشریف الشیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو بہت پسند تھا۔

یہ درود شریف مبتدی و منتہی اور متوسط سب کے لئے مفید ہے۔ بہت سے عارفین نے اس کے وہ وہ اسرار و عجائب بیان کئے ہیں جن سے عقل حیران رہ جاتی ہے۔

یہ درود شریف خاص الخاص عجائبات اور رازہائے سربستہ کا حامل ہے جو شخص اس

کو روزانہ باقاعدگی سے سو بار پڑھے گا اس کے لئے اس کے حجابات کھل جائیں گے اور اسے وہ انوار حاصل ہوں گے جس کی قدر و منزلت اللہ ہی جانتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْھَادِیْ اِلٰی صِرَاطِکَ الْمُسْتَقِیْمَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ حَقَّ قَدْرِہٖ وَ مِقْدَارِہِ الْعَظِیْمِ

ترجمہ: یا اللہ! درود و سلام اور برکت بھیج ہمارے سردار حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ پر جو ہر بند چیز کے کھولنے والے ہیں جو گزر گیا اس کی انتہا ہیں اور دین حق کی حق کے ساتھ مدد کرنے والے ہیں اور تیری سیدھی راہ کی طرف ہدایت کرنے والے ہیں۔ یا اللہ ان پر اور ان کی آل پر اور ان کے اصحاب پر ایسا درود بھیج جو ان کی قدر و منزلت عظیمہ کے شایان شان ہو۔

۵۳۔ درود نور القیامۃ:

اللہ تعالیٰ نے اس درود پاک کو اپنی رضا اور اپنے قرب کا ذریعہ بنایا ہے لہٰذا جو شخص جتنا زیادہ اس درود پاک کو پڑھے گا اتنا ہی زیادہ اللہ جل شانہٗ کے قریب ہو جائے گا اور جو اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جائے وہ اللہ تعالیٰ کا دوست بن جاتا ہے اور زیادہ رحمت حاصل کرنے کا حقدار ہو جاتا ہے۔ اس درود کے پڑھنے والے کے اعمال پاکیزہ ہو جاتے ہیں اور دل روشن ہو جاتا ہے اور بالآخر وصل رسول اللہ ﷺ کا مقام حاصل ہو جاتا ہے لہٰذا اس درود پاک کو کثرت سے پڑھنا چاہئیے۔

سیدی احمد صاوی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ اس درود شریف کو میں نے ایک پتھر پر قدرت کے خط سے لکھا ہوا دیکھا۔ اس درود کا نام صلوٰۃ نور القیامۃ ہے اور اس کا یہ نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ اس کے پڑھنے والے کو قیامت کے دن بکثرت نور حاصل ہو گا۔ شرح دلائل میں بعض اولیاء کبار سے منقول ہے کہ اس کا پڑھنا چودہ ہزار بار درود شریف پڑھنے کے برابر ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس کے پڑھنے والے کو ستر ہزار درودوں کے برابر ثواب ملتا ہے۔

شیخ محمد ابن علی عیاشی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس درود کو حضرت سیدنا غوث

الاعظم رضی اللہ عنہ نے اپنا معمول بنایا ہوا تھا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحۡرِ اَنۡوَارِکَ وَ مَعۡدِنِ اَسۡرَارِکَ وَلِسَانِ حُجَّتِکَ وَ عَرُوۡسِ مَمۡلَکَتِکَ وَ اِمَامِ حَضۡرَتِکَ وَ طِرَازِ مُلۡکِکَ وَخَزَآئِنِ رَحۡمَتِکَ وَ طَرِیۡقِ شَرِیۡعَتِکَ الۡمُتَلَذِّذِ بِتَوۡحِیۡدِکَ وَ مُشَاھَدَتِکَ اِنۡسَانِ عَیۡنِ الۡوُجُوۡدِ وَالسَّبَبِ فِیۡ کُلِّ مَوۡجُوۡدٍ عَیۡنِ اَعۡیَانِ خَلۡقِکَ الۡمُتَقَدِّمِ مِنۡ نُوۡرِ ضِیَآئِکَ صَلٰوۃً تَدُوۡمُ بِدَوَامِکَ وَتَبۡقٰی بِبَقَآئِکَ لَا مُنۡتَھٰی لَھَا دُوۡنَ عِلۡمِکَ صَلٰوۃً تُرۡضِیۡکَ وَ تُرۡضِیۡہِ وَ تَرۡضٰی بِھَا عَنَّا یَا رَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

یا اللہ! درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر جو تیرے نور کے سمندر ہیں اور تیرے رازوں کی کان ہیں اور تیری روشن دلیل کی زبان ہیں اور تیری مملکت کے دولہا ہیں اور تیری درگاہ کے امام ہیں اور تیرے ملک کی زینت ہیں اور تیری رحمت کا خزانہ ہیں اور تیری شریعت کا راستہ ہیں اور تیری توحید اور تجلیات سے لذت پانے والے ہیں، جو موجودات کی آنکھ کی پتلی ہیں اور ہر پیدا ہونے والے کے وجود کا سبب ہیں اور جو آنکھ ہیں تیرے بزرگان خلقت کی اور جو تیری ذات کی تجلی کے نور سے سب سے پہلے ظاہر ہونے والے ہیں۔ ایسا درود جو تیری ہمیشگی کے ساتھ ساتھ ہمیشہ ہمیشہ رہے اور تیری بقا کے ساتھ ساتھ ہمیشہ باقی رہے، نہ ہی تیرے علم کے سوا اس کی انتہا ہو۔ ایسا درود جس سے تو خوش ہو جائے اور جوان کو بھی خوش کر دے اور جس کی وجہ سے تو ہم سے راضی ہو جائے۔ اے تمام عالمین کے پروردگار۔

۵۴۔ درود کمالیہ:

یہ بزرگ ترین درود شریف ہے۔ علامہ امام یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ میں نے اس درود شریف کو سیدی احمد الدیرنی کی کتاب پر عارف صاوی کی شرح میں دیکھا کیونکہ اس درود کو پڑھنے سے اہل طریقت کو روحانیت میں کمال حاصل ہوتا

ہے اسلئے اسے درود کمالیہ کہا جاتا ہے۔ بہت سے صوفیاء نے اس درود کو بہت پسند کیا ہے اور یہ ان کے وظائف میں معمول رہا ہے۔ لہٰذا اللہ کا محبوب بندہ بننے کے لئے اسے ہر نماز کے بعد دس مرتبہ پڑھنا چاہئیے اور اگر اسے روزانہ ۱۰۰ بار بعد نماز فجر اور ۱۰۰ بار بعد نماز عشاء پڑھا جائے تو تمام روحانی اسرار کھل جائیں گے اور بے پناہ ثواب ہوگا۔

بعض نے لکھا ہے کہ اس کے ایک بار پڑھنے پر ستر ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ اس کا ثواب ایک لاکھ درود شریف کے برابر ہے۔ شیخ سالم بن احمد الشماع نے لکھا ہے کہ یہ درود شریف خضر علیہ السلام کی طرف منسوب ہے اور دفع نسیان کے لئے مشہور ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ یہ مغرب اور عشاء کی نماز کے درمیان کسی معین عدد کے بغیر یعنی بلا تعداد پڑھا جاتا ہے۔ اس درود پاک کے پڑھنے سے بیماریوں سے بھی شفایابی میسر آتی ہے اور خدانخواستہ اگر کسی کو نسیان (بھول جانے) کی بیماری ہو تو اس درود پاک کی بدولت یہ بیماری ختم ہو جائے گی اور حافظہ تیز ہو جائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْکَامِلِ وَ عَلٰی آلِہٖ کَمَا لَا نِھَایَۃَ لِکَمَالِکَ وَ عَدَدَ کَمَالِہٖ (افضل الصلوٰت)

یا اللہ! ہمارے سردار اور نبی کامل سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ پر اور آپ کی آل پر درود سلام اور برکتیں نازل فرما ایسے درود وسلام اور برکتیں جیسے تیرے کمال کی انتہا نہیں ہے اور نبی محترم کے کمالات کے بقدر۔

۵۵۔ درود حبیب:

یہ درود عاشقان رسول اکرم ﷺ کا خصوصی وظیفہ ہے۔ اس کے بے پناہ فیوض و برکات ہیں۔ اسے پڑھنے سے اللہ کی بے پناہ رحمت ہوتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں۔ بھولی ہوئی چیزیں یاد آجاتی ہیں۔ حضور ﷺ کی قربت نصیب ہوتی ہے۔ دنیا کے غموں سے نجات ملتی ہے۔ اعمال نامہ میں کثرت سے نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اس درود کے پڑھنے والوں سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے۔ یہ درود شریف قبر کی روشنی ہے۔ یہ درود حضور ﷺ کی شفاعت کا بہترین ذریعہ ہے۔ لہٰذا ہر دعا کے آغاز اور اختتام پر اور ہر مجلس کے شروع میں یہ

درود پڑھنا چاہئیے ۔صبح وشام بلکہ ہرنماز کے بعد یہ درود پڑھنا بہت مفید ہے۔ وعظ وتقریر کے شروع میں، حج کے مناسک ادا کرتے وقت، مساجد میں، فارغ وقت میں، گویا جس وقت موقع پائیں اس درود پاک کو کثرت سے پڑھیں۔انشاءاللہ دنیا اورآخرت میں کامیابی حاصل ہوگی۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ
وَ عَلٰی آلِکَ وَ اَصۡحَابِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ ِ

۵۶۔ درودکوثر:

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ جو اپنے وقت کے کامل ولی اور قطب تھے، فرماتے ہیں کہ اگرکسی کوتمنا ہو کہ وہ اللہ جل شانہٗ کا قرب حاصل کر لےتو وہ اس درود کو بکثرت پڑھا کرے۔اس درود کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کو پڑھنے والا دنیا کی نظروں میں ہمیشہ کے لئے باعزت ہو جاتا ہےاور اس درود پاک کی بدولت اللہ تعالیٰ اسے ایسی عزت واعزاز سےنوازتا ہے کہ اسے کوئی چھین نہیں سکتا۔

یہ درود شریف ایک بہت مجرب دعا ہے جو یہ چاہتا ہو کہ اسے روز قیامت کسی قسم کا ملال پریشان نہ کرےتو وہ اس درود شریف کا وردرکھے۔درودکوثر یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الۡاَوَّلِیۡنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الۡآخِرِیۡنَ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی النَّبِیّنَ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰیۡ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ. (دلائل الخیرات)

۵۷۔ درودرحمت:

جس سے رحمت کے ستر ہزار دروازے کھلتے ہیں۔امام عبدالوہاب الشعرانی فرماتے ہیں کہ جواس درود شریف کا ورد کرتا ہے گویا وہ اپنےنفس پر رحمت الٰہی کے ستر ہزار دروازے کھول لیتا ہے۔اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کی محبت کا مرکز اور منظور نظر بنا دیتا ہے اس

درود خواں کے ساتھ وہ بغض رکھے گا جس کے قلب میں منافقت پوشیدہ ہوگی۔

حافظ سخاویؒ حضرت فقیہہ ابی اللیث سمرقندیؒ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت خضر و الیاس علیہما السلام کی ملاقات سے مشرف ہوئے۔ ان دونوں نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک نبی تھے جن کا نام سموئیل علیہ السلام تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشہ کافروں پر غالب رکھتے تھے۔ ایک دن وہ کافروں کی تلاش میں نکلے۔ دشمن انہیں آتے دیکھ کر کہنے لگے کہ وہ ساحر ہماری فوجوں کو اپنی جادوگری سے تباہ کرنے نکل پڑا ہے چلو ہم سب ساحل سمندر میں گھات لگا کر تاک میں رہتے ہیں جب وہ ہمیں ڈھونڈتے ہوئے وہاں پہنچے گا تو ہم سب مل کر یکایک اس پر حملہ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔ اس منصوبہ کے ماتحت تمام کافر ساحل سمندر کے پاس چھپے رہے۔ جب سموئیل علیہ السلام اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں پہنچے یک بیک بے خبری میں کافروں نے حملہ کر دیا۔ سموئیل علیہ السلام کے ساتھیوں نے کہا کہ اب ہم کیا کریں؟ ہم تو نرغے میں آ گئے ہیں۔ سمویل نے حکم دیا کہ حملہ کرو اور نعرہ 'صلی اللہ علی محمد' لگاتے جاؤ۔ پس وہ درود پڑھتے ہوئے کافروں پر ٹوٹ پڑے اور سب دشمنانِ خدا سمندر میں غرق ہو گئے۔

مزید فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ملک شام سے ایک شخص نے خدمت رسول میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے والد ماجد بوڑھے ہیں۔ چلنے پھرنے سے عاجز ہیں۔ لیکن وہ آپ کے دیدار کے مشتاق ہیں۔ سرور کونین ﷺ نے فرمایا کہ ان کو میرے پاس لے آؤ۔ شامی نے کہا وہ نابینا ہیں کچھ دیکھ نہیں پاتے۔ سید السادات، صاحب معجزات ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے والد سے کہہ دو کہ وہ متواتر سات رات مندرجہ ذیل درود شریف کی کثرت کرے۔ جب وہ پیر نابینا حکم رسول بجا لایا بقدرتِ الٰہی وہ بمعجزہ نبوی خواب میں سرورِ دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ درود شریف یہ ہے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

۵۸۔ درود شفاء:

دل کے امراض اور دیگر بیماریوں کے لئے تریاقِ مجرب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَ دَوَآئِھَا وَ عَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَ شِفَآئِھَا وَ نُوْرِ الْاَبْصَارِ وَ ضِیَآئِھَا وَ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

اے اللہ! ہمارے سردار سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج جو دلوں کے طبیب اور دوا ہیں اور جسم کی عافیت اور شفا ہیں اور آنکھوں کا نور اور اس کی روشنی ہیں اور درود و سلام بھیج آپ کی آل و اصحاب پر۔

۵۹۔ ایک لاکھ درود پاک کا ثواب:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النُّوْرِ الذَّاتِیِّ السَّارِیْ فِیْ جَمِیْعِ الْاٰثَارِ وَ الْاَسْمَآءِ وَ الصِّفَاتِ وعَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

اس درود پاک کو ایک بار پڑھا جائے تو ایک لاکھ بار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ نیز اگر کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو یہ درود پاک پانچ سو بار پڑھے۔ انشاء اللہ حاجت پوری ہو گی۔ (احسن الکلام فی فضائل الصلوٰۃ والسلام)

۶۰۔ آبِ کوثر سے بھرا پیالہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَوْلَادِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ وَ اَصْحَارِہٖ وَ اَنْصَارِہٖ وَ اَشْیَاعِہٖ وَ مُحِبِّیْہٖ وَ اُمَّتِہٖ وَ عَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَآ اَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حوضِ کوثر سے بھرا پیالہ پینا چاہے وہ اس درود پاک کو پڑھے۔

۶۱۔ لاعلاج مرض کا علاج:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ

حضرت شیخ شہاب الدین ارسلان کو بعض صلحاء نے خواب میں دیکھ کر اپنے مرض کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا تریاق مجرب سے کیوں غافل ہو۔ یہ درود پڑھا کرو۔

۶۲۔ تمام مخلوق کے اعمال کے برابر ثواب:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ مِنْ خَلْقِکَ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ کَمَا یَنْبَغِیْ لَنَآ اَنْ نُّصَلِّیْ عَلَیْہِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ کَمَآ اَمَرْتَنَآ اَنْ نُّصَلِّیْ عَلَیْہِ

حضور اکرم نور مجسم ﷺ نے فرمایا جو شخص ہر روز صبح کو دس مرتبہ یہ درود پڑھتا ہے تو اس کی وجہ سے تمام مخلوق کے اعمال کے مثل ثواب حاصل کر لیتا ہے۔

۶۳۔ درودِ خضری:

صَلَّ اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَسَلَّمْ

اس درد کے بیشمار فوائد ہیں اس کا پڑھنے والا حضور اقدس ﷺ کا محبوب غلام بن جاتا ہے۔ اگر یہ دس ہزار مرتبہ روز پڑھا جائے تو تین سال میں تعداد ایک کروڑ ہو جاتی ہے۔ کئی افراد کو ایک کروڑ تعداد کے بعد حضور اکرم ﷺ کی زیارت اور خصوصی عنایات کا شرف نصیب ہوا۔

۶۴۔ ایک ہزار دن کی نیکیاں:

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا (سَیِّدَنَا وَ مَوْلٰینَا) مُحَمَّدًا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ) مَا ھُوَا اَھْلُہٗ

یہ درود پاک پڑھنے والے کے لئے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔

۶۵۔ دیدارِ مصطفے ﷺ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلٰنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شب جمعہ اس درود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا۔ موت کے وقت سرکار مدینہ ﷺ کی زیارت کرے گا اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی۔ یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ ﷺ اسے قبر میں اپنے محبت بھرے ہاتھوں سے اتار رہے ہیں۔ (افضل الصلوٰۃ علی سید السادات)

۶۶۔ روحانی تربیت کے واسطے مجرب درود:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ

وَّ نَفُسٍ م بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

۶۷۔ صلوٰۃ السعادت:

جس کے ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلوٰۃً دَائِمَۃً م بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

شیخ الدلائل سید علی یوسف مدنی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ سے روایت کی کہ اس درود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ درود شریف کا ثواب حاصل ہوتا ہے اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ جو اس درود شریف کو ہر روز ہزار بار پڑھے گا دونوں جہان میں سعادت مند ہوگا اس درود کو 'صلوٰت السعادت' کہتے ہیں۔ (صحیح دلائل الخیرات ص ۱۰۱)

۶۸۔ جب بارش ہو تو یہ درود پڑھنا چاہیئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ قَطْرَاتِ الْاَمْطَارِ

اے اللہ درود وسلام بھیج ہمارے سردار سیدنا محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پاک پر بارش کے قطروں کی تعداد کے برابر۔

۶۹۔ جب درختوں کے پتوں پر نظر پڑے تو پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ

اے اللہ درود وسلام بھیج ہمارے سردار سیدنا محمد ﷺ پر اور آپ کی آل طیبین پر درختوں کے پتوں کی تعداد کے برابر۔

۷۰۔ جب سمندر کی لہریں دیکھے تو پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَمْوَاجِ الْبِحَارِ

اے اللہ درود وسلام بھیج ہمارے سردار سیدنا محمد ﷺ پر اور آپ کی آل طیبین پر سمندر کی لہروں کی تعداد کے بابر۔

۷۱۔ جب سمندر کو دیکھے تو یہ بھی پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَاخُلِقَ فِیْ الْبِحَارِ

اے اللہ درود وسلام بھیج ہمارے سردار سیدنا محمد ﷺ پر اور آپ کی آل طیبین پر سمندروں کی مخلوق کی تعداد کے برابر۔

۷۲۔ جب ریت کے ذرّوں پر نظر پڑے تو پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رِمِلِ الْقَفَّارِ

اے اللہ درود وسلام بھیج ہمارے سردار سیدنا محمد ﷺ پر اور آپ کی آل طیبین پر ریت کے ذروں کی تعداد کے برابر۔

۷۳۔ جب ستاروں پر نظر پڑے تو پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ نَجُوْمِ السَّمٰوٰاتِ

اے اللہ درود وسلام بھیج ہمارے سردار سیدنا محمد ﷺ پر اور آپ کی آل طیبین پر ستاروں کی تعداد کے برابر۔

۷۴۔ درود ماہی

ایک روز نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کی مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور ایک طباق نبی کریم ﷺ کے آگے رکھ دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا کہ اس میں کیا ہے؟ اعرابی نے جواب دیا یا رسول اللہ ﷺ تین روز ہوئے میں اس مچھلی کو پکا رہا ہوں لیکن یہ پکتی نہیں۔ اس کو آگ کا اثر ہی نہیں ہوتا۔ اب میں اس کو آپ ﷺ کے پاس لایا ہوں۔

آپ ﷺ اس کو اچھی طرح جان سکتے ہیں۔ حضور ﷺ نے اس مچھلی سے پوچھا وہ بحکم خدا بولنے لگی مچھلی نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ ایک روز میں پانی میں تھی ایک آدمی اس درود شریف کو پڑھ رہا تھا کہ اس کی آواز میرے کانوں میں پہنچی اور میں نے کچھ نہیں کیا۔ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ سنا۔ مچھلی نے درود شریف سنا دیا حضور ﷺ نے فرمایا اے علی اس درود شریف کو لکھ لو اور لوگوں کو سکھا دو۔ انشاء اللہ دوزخ کی آگ اس پر حرام ہو جائے گی۔ درود شریف مبارک یہ ہے:

درود ماہی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْخَلَآ ئِقِ وَاَفْضَلِ الْبَشَرِ وَشَفِيْعِ الْاُمَمِ يَوْمَ الْحَشْرِ وَالنَّشْرِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍم بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى كُلِّ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ط بِرَحْمَتِكَ وَبِفَضْلِكَ وَبِكَرَمِكَ يَآ اَكْرَمَ الْاَكْرَمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط يَا قَدِيْمُ يَا دَآ ئِمُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا وِتْرُ يَآ اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا مَنْ لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّه كُفُوًا اَحَدط بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

احمد مختار ﷺ کے اختیارات وتصرفات

ہر زمانے ہر دور میں انبیاء، اولیاء مومنین یہاں تک کہ یہود ونصاریٰ حضور اقدس ﷺ کے اختیارات وتصرفات کے قائل رہے اور حضور کا توسل اختیار کرتے رہے۔ سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ حضور کے وسیلے سے قبول ہوئی۔ نوح کی کشتی حضور کے سبب غرقاب ہونے سے بچی رہی۔ ابراھیم علیہ السلام پر آگ حضور کے سبب گلزار ہوگئی۔ اسمٰعیل علیہ السلام پر چھری حضور کی وجہ سے نہ چل سکی۔ مولانا جامی فرماتے ہیں

نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجینا ‏ ‏ ‏ ‏ اگر نام محمد رانیا وردِ شفیع آدم

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ جذب القلوب میں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے علمائے حدیث نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے کہ جب حضرت آدم صفی اللہ سے خطا سرزد ہوئی تو توبہ کے لئے 'یا رب اسئلک بحق محمد ان تغفرلی' (اے میرے رب میں تجھ سے بطفیل محمد ﷺ سوال کرتا ہوں کہ مجھ کو بخش دے)

حضور ﷺ کے چچا حضرت عباس نے حضور کے روبرو ثناء وتعریف میں اشعار کہے ان میں فرمایا:

وردت ناراً خلیلاً مکتمتا ‏ ‏ ‏ ‏ فی صلبه انت کیف یحترق

یارسول اللہ جب خلیل اللہ کو آگ میں ڈالا گیا تو اس آگ میں آپ نے بھی جلوہ گری فرمائی اور جب آپ ان کی صلب میں موجود تھے تو آگ انہیں کیسے جلا سکتی تھی۔

۱۔ یہود ونصاریٰ کا کفار کے مقابلے میں حضور کے وسیلے سے فتح کی دعا مانگنا:

وَكَانُواْ مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُواْ فَلَمَّا جَآءَ هُم مَّا عَرَفُواْ كَفَرُواْ بِهِ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَافِرِينَ (البقرہ۔۸۹)

ترجمہ: اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا، اس سے منکر ہوئے تو اللہ کی لعنت منکروں پر'

جب کبھی اہل کتاب (یہودی) مشرکین سے جنگ کرتے تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے وسیلہ سے دعائے نصرت کرتے تھے کہ خدایا اس نبی آخر الزماں کے طفیل ہمیں فتح دے۔ رب تعالیٰ انہیں فتح دیتا تھا اس آیت میں وہ واقعات یاد دلائے جا رہے ہیں کہ پہلے تم ان کے نام کے طفیل دعائیں مانگتے تھے۔ اب جب وہ تشریف لے آئے تو تم ان کے منکر ہو گئے۔ معلوم ہوا کہ حضور اکرم کے توسل سے دعائیں مانگنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے پہلے کی سنت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے توسل کو قبول فرمایا۔

۲۔ دنیا و آخرت کی جملہ نعمتیں حضور اقدس ﷺ کے تصرف و اختیار میں ہیں:

اللہ عز وجل نے اپنے پیارے حبیب پر اپنی ساری نعمتیں فرما دیں اور حضور کو اختیار و تصرف دے دیا کہ جسے چاہیں، جتنا چاہیں، جیسے چاہیں عطا فرمائیں۔ حق تعالیٰ نے فرمایا **وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ** میں نے اپنی ساری نعمتیں آپ پر تمام فرما دیں۔ ان تمام نعمتوں کو مخلوق پر تقسیم کرنے کا اختیار آپ کو عطا کیا گیا۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا **'انما انا قاسمٌ و للّٰہ معطی'** اللہ مجھے عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں۔ دنیا اور آخرت کی نعمتوں سے جس کسی کو جو بھی حصہ ملا حضور کی تقسیم سے ہے حضور کے عطا فرمانے سے ہے اور یہ جملہ نعمتیں آنجناب رسالتمآب ﷺ کو حق تعالیٰ سے عطا ہوئیں۔

نہ صرف دنیاوی نعمتیں، بلکہ جس کسی نے اخروی نعمتوں اور سعادتمندی کا سوال کیا، آپ ﷺ نے اسے محروم نہ رکھا، حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ نے آپ کو وضو کروایا تو حضور نے فرمایا **'سَلۡ مَا شَئۡتَ'** جو چاہے مانگ لے۔ حضرت ربیعہ عرض گزار ہوئے **'اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الۡجَنَّۃِ'** میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔ اس ایک سوال میں کتنی چیزیں مانگ لیں۔ ایمان پر موت، مغفرت، جنت میں دخول، پھر جنت کے سب سے بلند ترین درجہ میں جگہ اور وہاں حضور کی رفاقت۔ حضور ﷺ نے بھی یہ سوال سن کر یوں نہ کہا کہ اللہ سے مانگو، مجھ سے کیوں سوال کرتے ہو؟ مجھے تو اپنی بھی خبر نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہوگا؟ جنت اور پھر جنت میں سب سے بلند درجہ عطا کرنا اللہ کا کام ہے۔ اللہ سے سوال کرو۔ یہ نہ فرمایا بلکہ فرمایا یہ عطا کیا اور بھی کچھ مانگ

لے۔حضرت ربیعہ نے کہا یا رسول اللہ! اس کے علاوہ اور کچھ نہیں چاہیئے ۔حضورﷺ نے فرمایا'اعنی علی ذالک بکثرۃ السجود' اس بات پر کثرت سجود سے میری مدد کر یعنی یہ سب تو تجھے مل گیا اب عمل نہ چھوڑ دینا عمل کی کثرت کرنا۔

۳۔ حضور اقدس ﷺ نے عملاً توسل (وسیلے) کی تعلیم دی:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں 'حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا،حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ نے وفات پائی تو رسول اللہﷺ نے ان کو اپنی قمیض مبارک کا کفن دیا اور قبر تیار کرنے کا حکم فرمایا۔قبر کی کھدائی کے دوران حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دستِ مبارک سے لحد کھودتے اور مٹی باہر نکالتے رہے آپﷺ لحد میں لیٹ گئے اور دعا فرمائی۔

'یا اللہ میری ماں فاطمہ بنت اسد کی مغفرت فرما۔اس کے لئے اس کی قبر کو کشادہ کر دے اپنے نبی محمدﷺ کے صدقے میں اور ان انبیاء کے صدقے میں جو مجھ سے قبل گزر چکے ہیں۔بے شک آپ ہی سب سے زیادہ رحم فرمانے والے ہیں'

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہﷺ آپ نے ان کو اپنی قمیض کا کفن کس لئے دیا۔نبیٔ رحمتﷺ نے فرمایا 'میں نے اپنی قمیض کا کفن انہیں اس لئے دیا تا کہ اس کے صدقے میں انہیں جنت کا لباس پہنایا جائے اور میں ان کی قبر میں ان کے ساتھ اس لئے لیٹا تا کہ انہیں تنگیٔ قبر کے عذاب سے نجات دلاؤں۔' (شواہد الحق۔ جذب القلوب)

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ

۱۔ حضور اقدس ﷺ مسلمانوں کے لئے مستحکم وسیلہ ہیں۔

۲۔ سید المرسلین محمد الرسول اللہﷺ کا وسیلہ اختیار کرنا خود حضور کی سنت ہے۔

۳۔ محبوبانِ خدا کا وسیلہ پکڑنے سے عذاب الٰہی سے نجات ملتی ہے مصیبتیں اور بلائیں دور ہوتی ہیں۔

۴۔ محبوبانِ خدا کے استعمال کئے ہوئے کپڑے بھی دافع البلاء ہیں۔

۴۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکماً نداء یارسول اللہ اور توسل (وسیلہ) کی تعلیم فرمائی:

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک نابینا آیا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ مجھے بینائی عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اگر تو چاہے تو صبر کرے کہ یہ تیرے حق میں بہتر ہے۔ اس نے عرض کی یارسول اللہ آپ دعا فرمائیں۔ پس آپ ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ بہت اچھی طرح وضو کر اور یہ دعا مانگ۔ **اللھم انی اسئلک و اتوجه الیک بنبیک محمد نبی الرحمة یا محمد انی توجهت بک الی ربی فی حاجتی هذه لتقضی لی. اللهم شفعه** (جذب القلوب)

اے اللہ میں آپ سے سوال کرتا ہوں اور آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ آپ کے نبی رحمت محمد ﷺ کے وسیلے سے۔ یارسول اللہ میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اس لئے متوجہ ہوتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے صدقے میری یہ حاجت پوری کر دے یا اللہ ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرمالیں۔ (مشکوٰۃ المصابیح، ترمذی۔ ابن ماجہ۔ مستدرک للحاکم۔ حصن حصین۔ الترغیب والترہیب)

حضرت سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں 'اللہ عزوجل کی قسم ہم لوگ ابھی اٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہی نابینا شخص ہمارے پاس آ گیا۔ اس کی آنکھیں ایسی روشن ہو چکی تھیں گویا کبھی اندھے ہی نہ ہوئے تھے'۔ حصن حصین کی شرح حرز ثمین میں حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہاں 'حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ندا کر کے عرض کیا گیا ہے کہ یارسول اللہ! آپ میری حاجت روائی فرمائیں۔ تو یہ معنیٰ ہوں گے کہ یارسول آپ میری حاجت کے پورا ہونے میں اور مراد کے حاصل ہونے میں سبب اور وسیلہ بن جائیں۔ پس آپ ﷺ کی طرف حاجت روائی کی نسبت نسبتِ مجازی ہے'۔

حبیب خدا نے تعلیم امت کے لئے کافر سے پناہ طلب کی:

بعض لوگ کم علمی کے سبب حضور کو وسیلہ بنانے اور حضور ﷺ سے امداد و استعانت اور پناہ طلب کرنے کو شرک گردانتے ہیں۔ جبکہ تمام مسلمانوں کا یہی ایمان ہے کہ

انبیاء اور اولیاء کے تصرفات و اختیارات اللہ عزوجل کی عطا سے ہیں۔ جب یہ مان لیا تو شرک اور برابری کی جڑ کٹ گئی کہ حق تعالیٰ کو جملہ قدرت اختیارات وتصرفات کسی اور نے عطا نہیں کئے۔ اللہ کی ہر صفت اس کی ذاتی، ازلی اور قدیم ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ سے ہے اور اس سے کوئی دوسرا چھین نہیں سکتا جبکہ انبیاء اولیاء مومنین کے اختیارات وتصرفات بہ عطائے الٰہی ہیں اور جائز الفناء ہیں۔

تاریخ میں موجود درج ذیل واقعہ بتاتا ہے کہ اگر بوقت ضرورت کسی کافر سے بھی پناہ طلب کی جائے یہ سمجھتے ہوئے کہ اسے پناہ دینے اور مدد کرنے کی قوت حق تعالیٰ نے بخشی ہے حق تعالیٰ کی عطا کردہ قوت و مال سے وہ میری مدد کر رہا ہے تو یہ بھی کسی طرح شرک یا ناجائز بات نہیں۔

حضور اقدس ﷺ جب اہل طائف کو اسلام کی دعوت دے کر اور ان کے بے پناہ مظالم سہہ کر واپس مکہ کی طرف لوٹے تو آپ کے رفیق سفر حضرت زید بن حارثہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کس طرح مکہ تشریف لے جائیں گے جبکہ وہاں لوگ ہمارے خون کے پیاسے ہیں اور انہوں نے ہمیں وہاں سے نکلنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ان کو یہ خدشہ تھا کہ سرکار دوعالم جب مکہ میں داخل ہوں گے تو مکہ کے مشرکین پہلے سے بھی زیادہ حضور کو اذیت پہنچائیں گے لیکن سرکار دوعالم ﷺ نے اپنے مخلص ساتھی کو یہ فرماتے ہوئے تسلی دی۔

'اے زید! اللہ تعالیٰ اس مشکل کو خود آسان فرما دے گا بے شک اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غلبہ دے گا اور اپنے نبی کی مدد فرمائے گا۔'

حضور حرا کے مقام پر پہنچے وہاں عبداللہ بن الاریقط سے ملاقات ہوئی شیخ ابوزہرہ لکھتے ہیں:

کہ حضرت زید نے یہ مشورہ دیا کہ عرب کے رواج کے مطابق ہمیں کسی کی پناہ لے کر مکہ میں داخل ہونا چاہئیے، مبادا! کفار مکہ طائف میں بظاہر ناکامی جو درحقیقت عظیم اور غیر متناہی کامیابیوں کا پیش خیمہ بننے والی تھی، اس ظاہری ناکامی کے باعث کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو کر حضور کو تکلیف پہنچائیں۔ چنانچہ حضور نے عبداللہ بن اریقط کو اخنس بن شریق الثقفی

کے پاس بھیجا کہ وہ حضورﷺ کو اپنی پناہ میں مکہ میں لے آئے۔اس نے کہا کہ، میں قریش کا حلیف ہوں اور حلیف قریش کے خلاف کسی کو پناہ نہیں دے سکتا'۔اس طرح اس نے شرف عظیم کو حاصل کرنے سے معذرت کر دی۔ پھر حضورﷺ نے سہیل بن عمرو کے پاس اریقط کو بھیجا۔اس نے بھی معذرت کرتے ہوئے کہا کہ میں بنی عامر کا آدمی ہوں اور ہمارے اختیار میں نہیں کہ ہم کعب بن لوی کی اولاد کے خلاف کسی کو پناہ دے سکیں۔

پھر حضور نے اسے مطعم بن عدی کے پاس بھیجا۔اس کو جب یہ پیغام پہنچا تو اس نے کہا میں بسر وچشم حاضر ہوں۔آپ سے عرض کرو کہ میرے پاس تشریف لائیں۔ چنانچہ ابن اریقط نے یہ پیغام رحمت عالم کی بارگاہ میں عرض کیا۔حضور مکہ میں تشریف لے آئے اور یہ رات مطعم بن عدی کے پاس بسر فرمائی۔

جب صبح ہوئی تو مطعم اپنے چھ سات بیٹوں کے ہمراہ حضور کو لے کر مسجد حرام کی طرف روانہ ہوا۔ مطعم اور اس کے بیٹوں نے ہتھیار سجائے ہوئے تھے،تلواریں گلے میں حمائل کی ہوئی تھیں۔ جب مسجد حرام میں پہنچے تو اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا: آپ طواف فرمائیں اور خود اپنے بیٹوں کے ساتھ چوکس ہو کر بیٹھ گیا۔اس کے چار بیٹے بیت اللہ شریف کے ایک ایک کونہ پر کھڑے ہو گئے۔اس کے باقی فرزند تلواریں حمائل کئے ہوئے باپ سمیت مطاف میں موجود رہے یہاں تک کہ حضور نے طواف مکمل کیا۔ مطعم کے اس مظاہرہ سے تمام اہل مکہ کو معلوم ہو گیا کہ اس نے سرکار دو عالمﷺ کو پناہ دی ہے۔ یہ سن کر ابوسفیان بعض نے ابوجہل کا نام لیا (ممکن ہے دونوں ہوں) پیچ وتاب کھاتا ہوا مطعم کے پاس پہنچا اور اس سے دریافت کیا اے مطعم! تو نے ان کو صرف پناہ دی ہے یا تو نے ان کی اطاعت قبول کر لی ہے اور مسلمان ہو گئے ہو؟ مطعم نے کہا کہ میں نے صرف پناہ دی ہے ابوسفیان نے کہا پھر تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں۔جس کو تو نے پناہ دی ہے اس کو ہم نے بھی پناہ دی۔

علامہ شیخ ابوزہرہ رحمتہ اللہ علیہ نے یہاں بڑا لطیف نکتہ بیان کیا ہے فرماتے ہیں: ابوسفیان نے یا ابوجہل نے یہ سوال پوچھ کر اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ اگر تم نے ان کی

اطاعت قبول کر لی اوران پر ایمان لائے ہوتو جس طرح وہ ہمارے دشمن ہیں تم بھی ہمارے دشمن ہواور تمہارے ساتھ وہ سلوک کریں گے جوایک دشمن کے ساتھ کیا جاتا ہے۔لیکن اگر تم نے ان کے دین کو قبول نہیں کیا اور ایمان نہیں لائے بلکہ صرف رشتہ داری کی بناء پر ان کو اپنے جوار میں لیا ہے تو پھر تم ہماری ملت کے فرد ہو، اس لئے ہم تمہارے جوار کوتسلیم کرتے ہیں۔

شیخ لکھتے ہیں کہ حضرت ابوطالب نے اس مصلحت کے تحت اپنے اسلام کا اعلان نہیں کیا تھا، کیونکہ اگر آپ اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیتے تو پھر جس طرح وہ حضور کا دفاع کررہے تھے وہ نہ کر سکتے۔کئی عظیم ہستیوں کے مسلمان ہونے کے باوجود بھی کفار کا ظلم وستم جاری رہا۔حضرت ابوطالب اگر اپنے اسلام کا اعلان کر دیتے تو وہ حضور کی حمایت اور دفاع نہ کر سکتے۔شیخ موصوف کی عبارت ملاحظہ ہو:

'اس سے اللہ تعالیٰ کی اس حکمت کا پتہ چلتا ہے جس کی وجہ سے ابوطالب نے حضور کی حمایت کے باوجود اسلام کا اعلان نہ کیا کیونکہ اگر وہ اسلام کا اعلان کر دیتے تو کفار ان کے ساتھ بھی اسی طرح برسر پیکار ہو جاتے جس طرح وہ دوسرے حضور ﷺ کے پیرو کاروں کے ساتھ برسر پیکار تھے اوران کی ایذا رسانی میں انہیں نہ کسی رشتہ داری کا پاس تھا اور نہ کسی وعدہ کا'۔(خاتم النبین۔محمد ابوزہرہ)

یہاں یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ رحمت عالم ﷺ نے ایک کافر کے جوار (پناہ) کو کیوں قبول کیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور کے مکہ سے طائف جانے کی خبر وہاں کے سارے باشندوں کو ہوگئی تھی۔ نیز طائف کے مکینوں نے جو انسانیت سوز سلوک کیا تھا اس کا بھی انہیں علم ہو گیا تھا۔انہوں نے اجتماعی طور پر یہ فیصلہ کیا کہ وہ حضور کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔اس وقت مسلمانوں کی تعداد اتنی نہ تھی کہ وہ مشرکین مکہ کے اس منصوبہ کو اپنی قوت بازو سے خاک میں ملا سکتے اور نہ ابھی جہاد کا اذن ملا تھا۔ان حالات میں یا تو حضور مکہ کے مرکز کو نظر انداز فرما دیتے اور جا کر صحرا کے کسی گوشہ میں فروکش ہو جاتے۔یہ بات کسی طرح بھی دعوت اسلامی کے لئے مفید نہ ہوتی۔نیز حضور کے مکہ سے نقل مکانی کے بعد مٹھی بھر جاں

نثار بے آسرا ہو کر رہ جاتے۔ مکہ میں عام قبائل سے مختلف مواقع پر رابطہ قائم کرنے کے جو امکانات تھے وہ بھی معدوم ہو جاتے۔اس لئے اَخَفُّ الْبَلِیّتَیْنِ (دو مصیبتوں میں سے کمتر مصیبت) کے اصول پر عمل کرتے ہوئے مطعم بن عدی کے جوار کو قبول کرنا عین مصلحت تھا اور اس ہادیٔ کامل نے اسی صورت کو اختیار کیا جس کے نتائج بہت جلد رو پذیر ہوئے اور اسلام کے سنہری دور کا آغاز ہو گیا: حدیث پاک میں ہے:

'یعنی اللہ تعالیٰ اس دین کی امداد کبھی کسی فاسق و فاجر شخص سے بھی کرا دیتا ہے۔'

اور دوسری حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دین کی امداد ایسی قوموں سے کرا دیتا ہے جن کا اس دین پر کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

مطعم بن عدی کا خاتمہ اگر چہ کفر پر ہوا لیکن سرور کائناتﷺ اس کی اس مروت کو ہمیشہ یاد رکھتے ہیں اور اس کا ذکر اچھے الفاظ سے فرماتے۔ جنگ بدر میں جب کفار کو شکست فاش ہوئی ان کے ستر جنگ جو موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے اور ستر کافروں کو جنگی قیدی بنالیا گیا اس وقت حضورﷺ نے فرمایا:

'اگر مطعم آج زندہ ہوتا اور وہ ان قیدیوں کے بارے میں سفارش کرتا تو اس کی وجہ سے میں ان تمام کو آزاد کر دیتا۔' (ضیاء النبی۔السیر ۃ النبو یہ)

راقم یہ کہتا ہے کہ کریموں سے ہمیشہ کرم کی امید کی جاتی ہے اور ہمارے پیارے نبیﷺ تو تمام کریموں کے سردار ہیں۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ مطعم بن عدی حضورﷺ کو پناہ دے۔حضور کی حفاظت کے لئے اپنے جوان بیٹے متعین کر دے، حضور کی ان ظالم مشرکوں سے حفاظت فرمائے اور حضور اسے ایمان کی دولت سے بھی نہ نوازیں۔عذاب الٰہی سے نہ بچائیں۔میرا ایمان ہے کہ حضور اقدسﷺ کے تصرف سے وقت آخر مطعم بن عدی کو یقیناً ایمان نصیب ہوا ہوگا اور وہ کلمہ پڑھ کر اس دنیا سے رخصت ہوا ہوگا کہ **ھل جزاء الاحسان الا الاحسان**۔ بھلائی کی جزا صرف احسان اور بھلائی ہے۔

یہ بات نہیں کہ حضور ان کفار سے خوفزدہ تھے یا حق تعالیٰ نے آپ کی حفاظت سے ہاتھ اٹھالیا تھا یا حضور اپنے آپ کو ان ظالموں کے مظالم سے بچانے کا اختیار نہ رکھتے تھے۔

حضورﷺ کسی سے نہ ڈرتے تھے۔ایک مرتبہ ایک نووارد شخص اونٹ بیچنے مکہ آیا۔ابوجہل نے اس سے اونٹ خریدا مگر رقم کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرتا رہا۔ناچار وہ شخص بیت اللہ میں قریش کے اکابرین کے پاس آیا اور کہا میں یہاں نوارد ہوں فلاں شخص نے مجھ سے اونٹ خریدا مگر ادائیگی نہیں کر رہا۔تم میں سے کون مجھے میرا حق دلا سکتا ہے۔ان رؤسا کو شرارت سوجھی۔حضور کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ وہ جو نماز پڑھ رہا ہے وہ تمہیں تمہارا حق دلا سکتا ہے۔وہ شخص حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔جب حضور نماز سے فارغ ہوئے تو اس نے ساری بات بتائی اور کہا کہ مجھے قریش کے ان سرداروں نے بتایا کہ آپ مجھے میرا حق دلا سکتے ہیں۔حضور اقدسﷺ نے فرمایا ہاں میں تمہیں تمہارا حق دلا سکتا ہوں۔چلو میرے ساتھ۔حضور اسے لے کر ابوجہل کے مکان پر آئے اور اسے آواز دی۔ابوجہل جوں ہی باہر نکلا تو حضور کا چہرہ دیکھتے ہی اس کا رنگ فق ہو گیا۔حضورﷺ نے ڈانٹ کر کہا فوراً اس شخص کی ادائیگی کرو۔ابوجہل اندر گیا اور فوراً ساری رقم لا کر ادا کر دی۔وہ شخص خوش خوش دوبارہ سرداران مکہ کے پاس گیا کہ تم لوگوں کا شکریہ کہ تم نے مجھے ایسے شخص کے پاس بھیجا جس نے میرا حق فوراً دلوا دیا۔وہ لوگ ابوجہل کے پاس آ کر ملامت کرنے لگے کہ تو نے ایسی بزدلی کا مظاہرہ کیا۔ابوجہل نے کہا تمہیں کیا پتہ جب محمد نے میرا نام پکارا تو مجھے یوں محسوس ہوا گویا میرے جسم سے جان نکل گئی۔جب میں نے انہیں دیکھا تو محمد کے سر پر ایک ہیبت ناک سرخ اونٹ منہ پھاڑے تھا اگر میں ذرا سی تاخیر کرتا تو وہ مجھے سالم نگل لیتا۔

تو حضورﷺ نہ کسی سے ڈرتے تھے نہ دبتے تھے۔آپ نے مظالم سہے مگر اپنی روحانی قوت کو اپنی ذات کے دفاع کے لئے خود استعمال نہیں کیا اور مطعم بن عدی سے پناہ طلب کی تاکہ یہ بھی سنت بن جائے کہ آڑے وقت میں کافر، فاسق و فاجر کی پناہ لے لی جائے۔یقیناً مطعم بن عدی کی یہ نیکی رائیگاں نہیں گئی ہو گی کہ سیدنا کریمﷺ ایسے کریم ہیں کہ اگر کوئی ان کی اولاد،عترت میں سے کسی مجبور کی مدد کرے تو وہ بھی رائیگاں نہیں جاتا۔

الشرف المؤبد میں امام یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ شیخ عدوی نے اپنی کتاب مشارق الانوار میں ابن جوزی کے حوالے سے نقل کیا کہ بلخ میں ایک

سید قیام پذیر تھا اس کی ایک زوجہ اور چند بیٹیاں تھیں قضائے الٰہی سے اس کا انتقال ہو گیا اس کی بیوی دشمنوں کے خوف سے بچیوں کو ساتھ لے کر سمر قند چلی گئی وہاں سخت سردی تھی اس نے اپنی بچیوں کو مسجد میں چھوڑا اور خوراک کی تلاش میں باہر گئی۔ دیکھا ایک جگہ ایک شخص کے گرد لوگ جمع ہیں اس نے پوچھا تو لوگوں نے بتایا یہ رئیس شہر ہے۔ وہ اس کے پاس گئی اور اپنی حالت زار بیان کی تو رئیس شہر نے کہا اپنے سید ہونے پر کوئی گواہ پیش کرو اور اس کی حالت زار پر کچھ رحم نہ کیا۔ وہ خاتون واپس مسجد کی طرف لوٹی تو دیکھا راہ میں ایک بوڑھا شخص بلند جگہ بیٹھا ہے کچھ لوگ اس کے اردگرد ہیں لوگوں نے بتایا یہ محافظِ شہر ہے اور مجوسی ہے وہ خاتون اس کے پاس گئی اور اپنی سرگزشت بیان کی اور رئیس شہر کے جواب سے بھی آگاہ کیا اور اسے بتایا کہ میری بچیاں مسجد میں ہیں اور میرے پاس ان کے کھانے کے لئے کچھ نہیں۔ اس نے اپنے خادم سے کہا میری بیوی سے کہہ کہ فوراً تیار ہو کر آئے۔ اس کی بیوی کچھ کنیزوں کے ہمراہ آئی۔ اس بوڑھے مجوسی نے کہا کہ اس عورت کے ساتھ مسجد میں جا کر اس کی بیٹیوں کو اپنے گھر لے آ۔ وہ اس خاتون کے ہمراہ گئی اور بچیوں کو ساتھ لے کر اپنے گھر لے آئی۔ بوڑھے مجوسی نے اپنے گھر میں ان کے واسطے الگ رہائش گاہ کا انتظام کیا، بہترین کپڑے پہنائے طرح طرح کے کھانے کھلائے۔

اس رات رئیس شہر نے خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے لواء الحمد نبی اکرم ﷺ کے سر انور پر لہرا رہا ہے۔ حضور ﷺ نے رئیس شہر سے اعراض کیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں مسلمان ہوں آپ مجھ سے اعراض کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا اپنے مسلمان ہونے پر گواہ پیش کرو، تو بھول گیا کہ تو نے اس عورت کو جو کہا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے جنت کے ایک محل کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ محل اس بوڑھے کا ہے جس کے گھر میں وہ عورت ہے۔

رئیس بیدار ہوا تو رونے لگا اپنے منہ پر طمانچے مارے اور غلاموں کو اس عورت کی تلاش میں بھیجا، خود بھی تلاش کے لئے نکلا معلوم ہوا کہ وہ عورت ایک مجوسی کے گھر میں قیام پذیر ہے۔ رئیس شہر نے مجوسی سے کہا اس خاتون کو میرے گھر بھیج دو۔ اس نے کہا یہ نہیں ہو

سکتا۔ رئیس نے کہا مجھ سے یہ ہزار دینار لے لوتو اس بوڑھے نے کہا اگر تم ایک لاکھ دینار دو تب بھی ایسا نہیں ہوسکتا جو محل تم نے خواب میں دیکھا وہ واقعی میرا ہے۔ تم مجھ پر اس لئے فخر کر رہے ہو کہ تم مسلمان ہو۔ بخدا جیسے ہی وہ علوی خاتون میرے گھر تشریف لائیں ہم سب ان کے ہاتھ پر مسلمان ہو گئے ان کی برکتیں ہمیں حاصل ہو چکی ہیں۔ مجھے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی آپ ﷺ نے فرمایا تم نے میری بیٹی کی تعظیم و تکریم کی اس لئے یہ محل تمہارے اور تمہارے گھر والوں کے لئے ہے اور تم جنتی ہو۔

جو حضور کی نسل پاک میں سے ایک خاتون کی تعظیم کرے اس کی مدد کرے حضور اسے ایمان کی دولت سے نواز دیں، جنت میں محل عطا فرما دیں اور جس ہستی مبارک کی ساری زندگی حضور اقدس ﷺ پر شفقت و محبت، حمایت و نصرت میں گزری یعنی حضرت ابو طالب، حضور اس کے واسطے کچھ نہ کر سکیں؟ اور جو حضور کی مدد و حمایت کرے، حضور کو پناہ دے اپنے بیٹے حضور کی محافظت میں لگا دے یعنی مطعم بن عدی، حضور اسے ایمان کی دولت سے نہ نوازیں! ان کے واسطے کچھ نہ کر سکیں؟ کیا احمد مختار ایسے بے اختیار ہو سکتے ہیں؟

۵۔ حق تعالیٰ نے اہل ایمان کو کبیرہ گناہوں سے معافی کے لئے حضور ﷺ کے در پر بھیجا:

آج بھی آپ کا در اقدس وا ہے جیسا چاہے سائل سوال کرے۔ خود حق تعالیٰ گناہگاروں کو آپ کے حضور معافی کے لئے بھیج رہا ہے فرمایا: **وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُواْ أَنفُسَهُمْ جَآؤُكَ فَاسْتَغْفَرُواْ اللّٰه وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُواْ اللّٰه تَوَّاباً رَّحِيماً** (سورہ نساء۔٦٤) جب بھی تم میں سے کوئی اپنے نفس پر (گناہ کبیرہ کر کے) ظلم کر بیٹھے تو وہ حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے اللہ سے استغفار چاہے اور رسول اللہ ﷺ بھی اس کے حق میں استغفار چاہیں تو تم اللہ کو توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا پاؤ گے۔ یہ حکم امت کے واسطے قیامت تک کے لئے ہے جو بھی اپنے گناہوں کی معافی کا خواستگار ہو وہ حضور کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے اگر نہیں جا سکتا تو یہاں سے متوجہ ہو جائے استغفار کرے جوں ہی حضور کے لبِ مبارک اس کے حق میں وا ہوں گے گناہ، گناہ نہ رہے گا۔

امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے پاس ایک نوجوان آیا اور سلام کیا۔ وہ شخص انتہائی گناہگار تھا۔ امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا اور اس سے منہ پھیر لیا۔ نوجوان نے کہا 'اے امام! آپ میرے گناہوں اور بدکاریوں کے سبب ایسا کر رہے ہیں میرا ایک خواب سن لیں۔ مجھے آج رات خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے گرد کافی لوگ جمع ہیں۔ ان میں سے ایک ایک اٹھ کر آنجناب کے پاس جاتا، حضور اس کے حق میں دعائے مغفرت فرماتے اور مغفرت کا پروانہ اسے عطا کرتے۔ میں دل میں سوچ رہا تھا کہ میں اس قدر گناہگار و بدکار رہوں کیا منہ لے کے حضور ﷺ کے پاس جاؤں۔ ندامت کے سبب مجھے آپ کے روبرو جانے کی ہمت نہ ہوئی یہاں تک کہ سارے لوگ چلے گئے اور میں اکیلا رہ گیا۔ حضور ﷺ نے مجھے بلایا اور کہا 'تو کیوں مجھ سے گناہوں کو معاف کروانے کے لئے نہیں کہتا'؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں سخت گناہگار رہوں کیا منہ لے کر آپ کی جناب میں آؤں۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا 'تو اللہ اور اس کے رسول سے حیا کرتا ہے اور دل میں شیخین کا ادب رکھتا ہے۔ جا اللہ نے تیرے سارے گناہ معاف فرما دیئے'۔ پھر میری آنکھ کھل گئی۔ اے امام احمد! مجھ سے اعراض نہ کریں کہ اب میں تمام گناہوں سے تائب ہو گیا ہوں۔

مجرم بلائے جاتے ہیں جاؤ کہ ہے گواہ　　　　پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

۶۔ حضور اقدس ﷺ سے نسبت جلنے سے بچاتی ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی دعوت کی۔ کھانے کے بعد حضور اقدس ﷺ نے ایک رومال سے ہاتھ صاف کیا۔ وہ رومال جب بھی میلا ہو جاتا تو حضرت انس اسے آگ کے تنور میں ڈال دیتے اس کا میل کچیل جل جاتا اور رومال صاف شفاف نکل آتا۔ حضور ﷺ کے دستِ مبارک جس سے مس ہو جائیں اسے آگ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ مولانا روم اس واقعہ کا تذکرہ کرتے ہوئے مثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

اے دل ترسندہ از نار و عذاب　　　　باچناں دست و لب کن اقتراب

چوں جمادے را چنیں تشریف داد　　　　جانِ عاشق را چہا خواہد کشاد

اے وہ دل جسے نار جہنم کا ڈر ہے تجھے چاہئیے کہ آنجناب کے پیارے پیارے ہونٹوں اور مقدس دست مبارک سے نزدیکی حاصل کرلے۔ جب آپ نے بے جان چیز (جماد) یعنی دستر خوان کو ایسی فضیلت عطا فرمائی کہ وہ آگ میں نہ جلے تو جو اُن کے عاشق صادق ہیں جو ان کی بارگاہ بیکس پناہ کے بندے ہیں ان پر جہنم کیوں نہ حرام ہو۔

بیہقی میں حدیث ہے حضور ﷺ نے فرمایا جب اللہ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے مخلوق کی حاجت روائی کا کام لیتا ہے۔ یعنی وہ بندہ پھر حکم ربی سے دوسروں کی حاجت روائی کرتا ہے۔ حضور ﷺ کے غلاموں کا یہ حال ہے تو حاجت رواؤں کے سردار رحمت عالمیاں ﷺ کا کیا حال ہوگا۔

۷۔ حضور کے توسل سے قحط کا دور ہونا:

حضور اقدس ﷺ دافع القحط ہیں۔ تاریخ ابن ہشام میں ہے کہ مکہ میں ایک بار قحط پڑا تو لوگوں نے حضور کے دادا عبدالمطلب سے رجوع کیا۔ حضرت عبدالمطلب نے رحمت عالم ﷺ کو کعبہ کی دیوار کے ساتھ کھڑا کیا۔ آپ کے چہرہ انور کی طرف دیکھا پھر اس حسین و منور رخ انور کا واسطہ دے کر حق تعالیٰ سے بارش کے لئے دعا مانگی تو حق سبحانہ تعالیٰ نے ابر کرم بھیج دیا۔ مکہ سیراب ہو گیا۔ خشک سالی دور ہوگئی۔

ایک مرتبہ حضور ﷺ مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے۔ ایک اعرابی آیا اس نے قحط کی شکایت اشعار میں عرض کی اور آخر میں یہ شعر پڑھا:

و لیس لنا الا الیک فرارنا وابن فرار الخلق الا الی الرسل

یا رسول اللہ ﷺ آپ کے سوا کون ہے جس کے پاس جا کر ہم قرار پکڑیں اور خلق اپنے رسول کے پاس نہ جائے تو کس کے پاس جائے؟ اعرابی کی یہ فریاد سن کر حضور جلدی سے منبر پر تشریف لائے اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے ذرا سی دیر میں بارش شروع ہوگئی اور پورا ہفتہ بارش ہوئی۔ ایک ہفتے کے بعد وہی اعرابی آیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ بارش کے سبب ہمارے مکانات گرنے لگے ہیں۔ احمدِ مختار ﷺ نے بادلوں کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے فرمایا 'حوالینا لا علینا' ہمارے اردگرد برسو ہم پر نہ برسو۔ یہ فرمانا تھا کہ بادل پھٹ گئے

اور بارش موقوف ہوگئی۔ حضورﷺ نے فرمایا آج ابوطالب زندہ ہوتے تو ان کی آنکھیں یہ دیکھ کر ٹھنڈی ہوتیں کون ہے جو ہمیں ان کے اشعار سنائے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے وہ اشعار سنائے۔ 'وہ گورے رنگ والا پیارا جس کے چاند سے چہرے کے صدقے مینہ اترتا ہے۔ وہ یتیموں کا حافظ، بیواؤں کا نگہبان و ملجا و ماویٰ کہ تباہی کے وقت بڑے بڑے اس کی پناہ میں آ کر اس کی نعمت اور اس کے فضل سے چین حاصل کرتے ہیں'۔ یہ اشعار سن کر حضورﷺ مسرور ہوئے اور فرمایا ہاں انہیں اشعار کو ہم سننا چاہتے تھے۔

۸۔ حضرت ابوطالب کو شفا بخشی:

حضور اقدسﷺ دافع المرض ہیں۔ ایک مرتبہ حضرت ابوطالب شدید بیمار ہو گئے انہوں نے حضورﷺ کو بلایا اور دعا کے لئے کہا حضورﷺ نے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی تو حضرت ابوطالب یکدم ٹھیک ہو گئے اس اچانک تبدیلی پر وہ حیران رہ گئے اور بے اختیار ان کے منہ سے نکلا اے بھتیجے بے شک تیرا رب تیری اطاعت کرتا ہے۔ حضورﷺ نے یہ سن کر فرمایا اے چچا اگر تم اس پر ایمان لے آؤ تو وہ تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی کرے۔

۹۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بچے زندہ فرما دیئے:

ایک دن حضرت جابر بن عبداللہ نے حضورﷺ کو کھانے کی دعوت دی۔ جب آپ حضرت جابر کے گھر تشریف لے گئے تو حضرت جابر نے بے حد مسرت و شادمانی کا اظہار کیا۔ فوراً ایک بکری کا بچہ ذبح کیا اور کھانا تیار کروایا۔ حضرت جابر کے بڑے بیٹے نے چھوٹے بھائی سے کہا تجھے بتاؤں کہ ہمارے والد نے بکری کے بچے کو کس طرح ذبح کیا؟ اس نے چھوٹے بھائی کو لٹا کر گلے پر چھری چلا دی اور نادانی سے اسے ذبح کر دیا۔ حضرت جابر کی بیوی نے یہ دیکھا تو دوڑی، بچہ خوف سے چھت پر چلا گیا اور چھت سے گر کر ہلاک ہو گیا۔ اس صابرہ خاتون نے حضورﷺ کی خاطر صبر اختیار کیا اور دونوں بچوں پر کپڑا ڈال دیا۔ جب کھانا حضورﷺ کے سامنے رکھا گیا تو جبریل امین حاضر ہوئے اور خبر دی کہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جابر کے دونوں بیٹوں کے ساتھ کھانا کھائیں۔ حضورﷺ نے بچوں کو بلوایا تو ماں نے کہا بچے گھر میں موجود نہیں۔ حضورﷺ نے حق تعالیٰ کا حکم سنایا تو اس نے

روتے ہوئے بچوں کی لاشوں سے کپڑا ہٹا دیا۔ گھر میں کہرام مچ گیا۔ حضور ﷺ نے ان بچوں کو زندہ فرمانے کے لئے دعا کی اور وہ دونوں اللہ کے حکم سے زندہ ہو گئے۔ (شواہد النبوۃ۔ مولانا جامی)

۱۰۔ حضور اقدس ﷺ کی تعظیم، بدعقیدگی، ہلاکت و بربادی اور گمراہی سے بچاتی ہے:

مولانا روم مثنوی شریف میں فرماتے ہیں انجیل میں جناب احمد ﷺ کا نام نامی درج تھا۔ آپ کے شمائل، اوصاف اور دیگر فضائل مذکور تھے۔ عیسائیوں کی ایک جماعت آنحضرت ﷺ کے نام مبارک کو بوسہ دیتی اور وہ اس ذکر مبارک پر بطور تعظیم اپنا منہ رکھ دیتے۔ اس تعظیم کی بدولت ان کی نسل بہت بڑھ گئی اور جناب احمد ﷺ کا نور مبارک ہر معاملے میں ان کا مددگار اور ساتھی بن گیا۔ نصرانیوں کا ایک دوسرا گروہ حضور ﷺ کی نام کی بے قدری کرتا تھا۔ وہ لوگ ذلیل وخوار ہوئے۔ بدمذہب اور بدعقیدہ ہو گئے اور قتل کئے گئے۔ جب آنجناب کا نام مبارک ایسی مدد کرتا ہے تو خیال کرو کہ آپ کا نور پاک کس قدر مدد کرسکتا ہے۔ جب جناب احمد مجتبیٰ ﷺ کا نام مبارک حفاظت کے واسطے محفوظ قلعہ ہے تو اس روح اقدس کی ذات مبارک کیسی ہوگی۔

یہی وجہ تھی کہ حق تعالیٰ نے ایمان لانے کے بعد اہل ایمان کو سب سے پہلے حضور ﷺ کی تعظیم وتوقیر کا حکم دیا فرمایا **لتومنوا باللّٰہ و رسولہ و تعزروہ و توقروہ** یعنی ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس رسول کی تعظیم اور توقیر کرو۔ حضور ﷺ کی تعظیم کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ نور محمدی ہمارا محافظ ہو جاتا ہے اور ہمیں بدعقیدگی کے زہر قاتل سے بچاتا ہے۔ آج دیکھ لیں جو حضور ﷺ کی تعظیم کے قائل ہیں ان کے ایمان (نورِ محمدی کی مدد کے سبب) سلامت ہیں اور جو تعظیم کے منکر ہیں اور حضور ﷺ کی تعظیم کو شرک گردانتے ہیں وہ تمام بدعقیدہ اور بدمذہب ہو گئے۔

۱۱۔ حضور اقدس ﷺ سے نسبت ہونے پر امور غیبی منکشف ہونا:

حضور ﷺ کی تو بڑی شان ہے۔ آنجناب سے جس کسی کو نسبت ہوگئی اس پر غیبی امور منکشف ہو گئے۔ مولانا روم مثنوی میں ایک واقع لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نماز

سے فراغت کے بعد موزہ پہننے لگے تو ایک چیل نے جھپٹا مار کر موزہ دور پھینک دیا صحابہ نے دیکھا کہ موزہ سے ایک سانپ نکلا، اسے مار دیا گیا حضور نے چیل کو اپنے پاس بلایا اور پوچھا کہ تجھے کیسے پتہ چلا کہ موزہ میں سانپ ہے؟ چیل نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں محو پرواز تھی میں نے دیکھا کہ آپ کی ذات مقدسہ سے نور کا ایک ستون آسمانوں کی طرف جا رہا تھا جوں ہی میں اس نور کے ستون سے مس ہوئی مجھ پر اس عالم کی بیشمار چیزیں منکشف ہوگئیں ساتھ ہی میں نے دیکھا کہ آپ کے موزہ میں سانپ ہے جو آپ کو نقصان پہچانا چاہتا ہے تو میں نے اسے آپ سے دور کر دیا۔ پھر اس چیل نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے نور کے فیض سے مجھے یہ سب معلوم ہو گیا کیا آپ کو موزہ میں سانپ کا پتہ نہ چلا؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا میں اس وقت حق کی طرف متوجہ تھا۔

حضور اقدس ﷺ کی شان مبارک کا کسے اندازہ کہ آپ کے غلاموں کی بصارت وبصیرت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ امام جلال الدین سیوطی نے جامع کبیر میں یہ حدیث حارث بن مالک اور ابونعیم سے روایت کی۔ اسی حدیث کو مولانا روم نے مثنوی شریف میں یوں بیان فرمایا ہے حضور اقدس ﷺ نے ایک دن صبح کے وقت حضرت زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا اے زید تم نے کس حال میں صبح کی؟ زید نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایک مومن بندے کی حالت میں۔ حضور ﷺ نے پوچھا تمہارے اس قول کی کیا دلیل ہے؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا' یا رسول اللہ! یہ مخلوق تو آسمان کو دیکھتی ہے جبکہ میں عرش اور عرشیوں کو دیکھتا ہوں۔ آٹھوں بہشت اور ساتوں جہنم میرے سامنے ہیں۔ میں ساری مخلوق کو، ایک ایک کو جانتا اور پہچانتا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ ان میں کون جنتی ہے اور کون دوزخی ہے۔ جنتی میرے سامنے خوشی سے بغلگیر ہو رہے ہیں اور میرے کان دوزخیوں کی ہائے ہائے، چیخ و پکار اور افسوس کے نعروں سے بہرے ہو گئے ہیں۔ یا رسول اللہ! کیا میں حشر کا بھید کھول ڈالوں اور حشر کا راز آج سارے جہاں پر ظاہر کر دوں یہ سن کر حضور ﷺ نے انہیں خاموش رہنے کا اشارہ فرمایا۔

حضور اقدس ﷺ کی نگاہ پاک کی وسعتوں کا اندازہ لگانا ہو تو حضور ﷺ کے

نائب اعظم سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی شان دیکھیں۔ سرکارِ غوثیت مآب فرماتے ہیں ' مجھے رب العزت کی قسم بیشک سعداء اور اشقیاء مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں اور میری آنکھ لوح محفوظ میں دیکھتی ہے میں علم الٰہی کے سمندر میں غوطہ زن ہوں' (بہجۃ الاسرار) اور محبوب سبحانی نے فرمایا:

نظرت الی بلاد اللّٰہ جمعاً　　　کخردلۃ علی حکم اتصالِ

میں اللہ کے تمام شہروں کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے ایک رائی کا دانہ۔

۱۲۔ امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا حضور ﷺ سے استغاثہ:

امام شرف الدین بوصیری کا واقعہ تفصیل کے ساتھ گزشتہ اوراق میں موجود ہے اپنی لاعلاج بیماری میں امام بوصیری نے حضور سے مدد طلب کی، حضور کو غائبانہ پکارا

یا اکرم الخلق ما لی من الوذبہ　　　سواک عند حلول الحادث العمم

اے ساری مخلوقات میں سے مکرم ترین آپ کے سوا کون ہے جو اس مصیبت میں میری مدد کرے

حضور اقدس ﷺ کا بعد از وصال اختیار وتصرف دیکھیں کہ امام بوصیری کو اپنی محفل میں بلایا، پورا قصیدہ سنا، مرض فالج سے شفا بخشی اور اپنی چادر مبارک انہیں عطا فرمائی۔ ثابت ہوا کہ حضور کو اپنے ہر امتی کی خبر ہے آپ کو اختیار ہے قدرت ہے جسے چاہیں شفا بخشیں، عطا فرمائیں۔ نیز اگر حضور کو غائبانہ پکارنا شرک ہوتا تو کیا حضور مشرکوں پر ایسا کرم فرماتے؟'

۱۳۔ مولوی محمد شریف سیالکوٹی کو فالج سے شفا بخشنا:

حضرت سید قلندر علی سہروری فرماتے ہیں کہ مولوی محمد شریف سیالکوٹی کو ایک دفعہ فالج ہو گیا۔ بڑا اعلاج کیا مگر افاقہ نہ ہوا۔ بڑی مدت تک چارپائی پر پڑے رہے ایک دن مولوی ثناء اللہ امرتسری اہل حدیث نے مولوی صاحب کو ایک خط لکھا۔ انہوں نے خط میں لکھا کہ تم ساری عمر رسول اللہ ﷺ کو دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ (درود تاج) کا عقیدہ رکھ کر پکارتے رہے ہو اور درود پڑھتے رہتے ہو اب تک کوئی بھی مدد کو نہیں

آیا۔سن لو کہ کسی نے بھی تمہاری مدد نہیں کرنی۔اس لئے شرک والا عقیدہ چھوڑ اور اللہ تعالیٰ کو پکار۔میں نے سنا ہے تم بیمار ہو اس لئے یہ خط لکھ رہا ہوں۔

مولوی محمد شریف صاحب کو جب یہ خط ملا تو وہ چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے کچھ بیماری کی گھبراہٹ اور دوسرا یہ خط۔سوچ کر بے اختیار آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ روتے روتے جونہی ذرا سی آنکھ لگی تو دیکھا کہ حضور ﷺ تشریف لائے ہیں آپ ﷺ نے پوچھا شریف کیا بات ہے؟ عرض کیا سرکار بیمار ہوں اور اب تو لوگ طعنے دینے لگے ہیں کہ اس دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ نبی کو پکارتے رہے ہو،شرک کرتے رہے ہو حضور اب تو طعنوں پر نوبت آ گئی ہے کچھ رحم فرمائیں۔

حضور انور ﷺ نے مولوی صاحب کی بائیں آنکھ پر اپنی انگشتِ مبارک رکھی ادھر مولوی صاحب کے بائیں پاؤں کی انگلیوں کے درمیان سے چشمہ پھوٹا۔فرمایا تم تندرست ہو، وہ پانی بہتا رہا، چونکہ جسم کے اندر سے نکلتا تھا اس لئے گرم تھا۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لے چلے تو مولوی صاحب نے نیند یا بے ہوشی کے عالم میں سرکار دو عالم ﷺ کا دامن پکڑنا چاہا۔اسی اثناء میں ان کے بھائی اور لڑکے نے انہیں پکڑ لیا کہ کہیں نیچے نہ گر پڑیں۔مولوی صاحب ہوش میں آ گئے اور رونے لگے اور کہا کہ میں تو حضور انور ﷺ کا دامن تھامنے لگا تھا۔اگر گرنے لگا تھا تو گرنے دیتے۔اب میں بفضل تعالیٰ تندرست ہوں مجھے چارپائی سے اتار دو تاکہ میں ٹہلوں۔انہوں نے مولوی صاحب کی خواہش کے مطابق انہیں بٹھایا اور پہننے کے لئے جوتا قریب کر دیا۔وہ جوتا پہن کر ٹہلنے لگے اور اپنے آپ کو تندرست محسوس کرے لگے۔

اپنی بیماری کے دوران مولوی صاحب سیالکوٹ کے مشہور ہندو ڈاکٹر لالہ بودھ راج کے زیر علاج رہے اسے کسی شخص نے بتایا کہ فالج کے مریض مولوی محمد شریف اب تندرست ہیں۔ڈاکٹر لالہ بودھ راج یہ خبر سن کر حیرانی کے عالم میں کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا طب یا ڈاکٹری کے پیشے میں اس قسم کے فالج کا کوئی علاج نہیں۔یہ علاج کسی اور طاقت نے کیا ہے۔(تذکرہ حمیدیہ از سید میر زماں علی شاہ۔صلو علیہ وآلہ۔ع۔م۔چوہدری)

درود تاج میں دَافِعِ الْبَلَآءِ وَالْوَبَآءِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ کو شرک کہنے والے اپنی سوچ تبدیل کریں۔

۱۴۔ حضور ﷺ کے بلانے پر مدفون لڑکی قبر سے باہر نکلی اور حضور ﷺ سے ہم کلام ہوئی:

کتاب 'الشفاء' قاضی عیاض جلد ۱ صفحہ ۲۱۱ کے حوالے سے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی مکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے حضور اکرم ﷺ کو یہ واقعہ سنایا کہ اس نے اپنی بیٹی کو فلاں وادی میں گڑھے میں دبا دیا (دفن کر دیا) تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے ساتھ اس وادی میں تشریف لے گئے اور اس لڑکی کا نام لے کر اسے آواز دی۔ کہ اے فلاں لڑکی باذن اللہ میرے بلانے کو قبول کر تو وہ لڑکی **لبیک و سعدیک** کہتی ہوئی قبر سے باہر نکل آئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس لڑکی سے فرمایا تیرے ماں باپ دونوں مسلمان ہو چکے ہیں اگر تو پسند کرتی ہے اپنے ماں باپ کے پاس رہنے کو تو میں تجھے ان کے پاس لوٹا دوں؟ وہ بولی مجھ کو ان کے پاس رہنے کی کچھ ضرورت نہیں میں نے اللہ تعالیٰ کو ان سے بہتر پایا۔' (راہ ایمان جلد سوئم از مولانا محمد رمضان علی قادری)

۱۵۔ حضور ﷺ کی کرم فرمائی سے عذاب دور ہو گیا:

ایک روز حضرت مجدد الف ثانی، امام رفیع الدین رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے گئے۔ اس مقبرہ میں آپ کی قرابت دار ایک عورت بھی مدفون تھی۔ اس کی قبر کے مقابل دیر تک کھڑے رہے۔ اس کو مغضوب (جس پر غضب یا عتاب ہو) پایا تو متوجہ ہوئے۔ معلوم ہوا کہ دفع عذاب کی کوئی صورت نہیں۔ پھر اپنے آباء و اجداد کی طرف متوجہ ہوئے مگر وہ کچھ نہ کر سکے۔ حضرت خواجگان کی طرف متوجہ ہوئے وہ تشریف لائے مگر دفع عذاب نہ ہوا۔ آخر میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف بہ صد نیاز متوجہ ہوئے۔ آپ ﷺ تختِ نبوت پر سوار تشریف لائے۔ تختِ محمدی ﷺ کا ظاہر ہونا تھا کہ قبر رحمت کے پھولوں سے بھر گئی۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کو دعا دی کہ اللہ تجھے راحت

پہنچائے کہ میری ایک امتی نے عذاب سے نجات پائی۔ (نور العارفین صفحہ ۶۳۸ تا ۶۳۹۔ سیرت النبی بعداز وصال النبی، حصہ اول)

۱۶۔ وقت وصال عاشق صادق کو زیارت سے نوازنا:

سکینۃ الاولیاء میں حضرت میاں میر قدس سرہٗ کے وصال کے تذکرہ میں ہے کہ جب آپ کا وقتِ رخصت آیا تو آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تشریف لائے۔ حضرت میاں میر اپنے آقا ﷺ کے استقبال کے لئے چارپائی سے نیچے اترے اور فرمایا 'الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ'

۱۷۔ رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے ساتھ ہر جگہ ہیں:

ایک بزرگ رسول اللہ ﷺ کا دیدار جاگتے میں کیا کرتے تھے اور شہر فاس میں بیٹھے ہوئے مدینہ منورہ کی خوشبو سونگھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حج بیت اللہ کے لئے گئے اور زیارتِ روضہ رسول کے لئے پہنچے تو ان کی حالت خراب ہوگئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نہیں چاہتا کہ آپ کے پاس پہنچ کر فاس واپس جاؤں۔ اس پر حضور اقدس ﷺ کی قبر مبارک سے آواز آئی 'اگر میں قبر کے اندر بند ہوں تب تو جو آئے یہیں رہ پڑے اور اگر میں امت کے ساتھ ہوں تو تم جہاں کہیں بھی ہو میں تمہارے ساتھ ہوں۔'' (ابریز کا اردو ترجمہ خزینہ معارف، حصہ دوئم) (زیارت نبی بحالتِ بیداری)

۱۸۔ سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا 'جناح! برعظیم کے مسلمانوں کو تمہاری فوری ضرورت ہے'

جناب ع۔م۔ چوہدری اپنی کتاب 'بارگاہ رسالت مآب ﷺ' میں قائداعظم کے حوالے سے لکھتے ہیں: سید صابر حسین شاہ بخاری صاحب نے اپنی کتاب 'قائداعظم کا مسلک' میں حضرت قائداعظم رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں ایک ایمان افروز واقعہ تحریر فرمایا ہے۔ اس واقعہ کا تعلق اس دور سے ہے جب قائداعظم نے سیاست سے دل برداشتہ ہو کر مکمل طور پر انگلستان میں سکونت پذیر ہونے کا فیصلہ کرلیا تھا۔ اس دوران بہت سے مسلمان اکابرین نے انہیں منانے کے لئے خطوط لکھے اور ملاقاتیں کیں مگر قائد واپس آنے پر راضی

نہ ہوئے۔ پھر ان کے ساتھ ایک عجیب واقعہ پیش آیا جس کی وجہ سے وہ فوری طور پر ہندوستان واپس آنے کے لئے تیار ہو گئے اس واقعے کے بارے میں وہ اپنے ایک قریبی دوست کو بتاتے ہیں:

میں لندن میں اپنے فلیٹ میں سویا ہوا تھا۔ رات کا پچھلا پہر ہوگا۔ میرے بستر کو کسی نے ہلایا۔ میں نے آنکھیں کھولیں ادھر ادھر دیکھا کسی کو نہ پا کر میں پھر سو گیا، میرا بستر پھر ہلا۔ میں نے اٹھ کر کمرے میں ادھر ادھر دیکھا سوچا شاید زلزلہ آیا ہو۔ کمرے سے باہر نکل کر دوسرے فلیٹوں کا جائزہ لیا تمام لوگ سو رہے تھے میں کمرے میں آ کر بستر پر سو گیا کچھ ہی دیر بعد تیسری بار میرا بستر پھر کسی نے جھنجوڑا میں ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا پورا کمرہ معطر تھا میں نے فوری طور پر محسوس کیا کہ: ایک غیر معمولی شخصیت میرے کمرے میں موجود ہے۔ (An extra ordinary personality is in my room) میں نے کہا' آپ کون ہیں؟' ("Who are you?")۔ میں تمہارا پیغمبر محمد (ﷺ) ہوں (I am your Prophet Muhammad (Peace be upon him)۔ میں جہاں تھا وہیں بیٹھ گیا، دونوں ہاتھ باندھ لئے اور سر جھکا لیا فوراً میرے منہ سے نکلا' آپ پر سلام ہو میرے آقا (Peace be upon you my Lord)۔ ایک بار پھر وہ خوبصورت آواز گونجی۔ جناح! برعظیم کے مسلمانوں کو تمہاری فوری ضرورت ہے اور میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ تحریکِ آزادی کا فریضہ انجام دو، میں تمہارے ساتھ ہوں تم بالکل فکر نہ کرو انشاء اللہ تم اپنے مقصد میں کامیاب رہو گے۔

Mr. Jinnah, You are urgently required by the Muslims of the Sub-Continent and I order you to lead the freedom movement. I am with you.. Do not wory at all. You will succeed, Insha Allah.

میں ہمہ تن گوش تھا، صرف اتنا کہہ پایا' آقا آپ کا حکم سر آنکھوں پر'(Ok My Lord)

میں مسرت وخوشی اور حیرت کے گہرے سمندر میں غرق تھا کہ کہاں آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس اور کہاں میں اور یہ شرف ہم کلامی۔ یہ تمام گفتگو انگریزی میں ہوئی۔ یہ عظیم واقعہ میری ہندوستان واپسی کا سبب بنا۔

احوال امت سے آگاہی

بیداری اور خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کے دیگر واقعات:

شیخ ابوالمواھب شاذلی فرماتے ہیں ۸۲۵ھ میں ایک مرتبہ میں جامعہ ازھر میں کچھ لوگوں کے ہمراہ بیٹھا تھا۔ وہ لوگ اِدھر اُدھر کی باتیں کر رہے تھے۔ کچھ دیر بعد وہ لوگ چلے گئے اور میں اکیلا رہ گیا۔ میں نے دیکھا کہ مدینہ منورہ کی طرف سے نبی کریم ﷺ کا نور مبارک آیا اور آپ ﷺ میرے سامنے جلوہ افروز ہوگئے۔ حضور نے فرمایا اے میرے بیٹے غیبت حرام ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے۔ **ولا یغتب بعضکم بعضا** . تو نے فلاں فلاں کی غیبت کی؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے کسی کی غیبت نہیں کی۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تیرے پاس بیٹھے لوگ غیبت کر رہے تھے اور تو سن رہا تھا۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا تجھے چاہیئے کہ سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر ان لوگوں کو بخشے جن کی تو نے غیبت سنی تاکہ غیبت و ثواب متوارث اور متوافق ہو جائے۔

فیوض الحرمین میں شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں کہ میں مکہ معظّمہ میں تھا۔ ربیع الاوّل کا مہینہ آگیا مجھے ایک محفل میلاد میں شرکت کا موقع ملا۔ اس مجلس میں لوگ حضور ﷺ کی پیدائش کے وقت رونما ہونیوالے واقعات بیان کر رہے تھے۔ درود و سلام پڑھ رہے تھے کہ یکا یک محفل پر نور کی برسات شروع ہوگئی۔ میں اپنے قلب کی طرف متوجہ ہوا کہ اس کا سبب دریافت کروں تو مجھ پر منکشف ہوا کہ یہ ان فرشتوں کا نور ہے جو ایسی مجالس میں حاضری پر متعین ہیں۔

انفاس العارفین میں شاہ ولی اللہ اپنے والد شاہ عبدالرحیم کا واقعہ لکھتے ہیں کہ والد صاحب کا معمول تھا ہر سال ۱۲ ربیع الاوّل کو محفل میلاد منعقد کرتے دوست احباب کو مدعو کرتے حضور کا ذکر خیر ہوتا، فاتحہ ہوتا اور مہمانوں کو کھانا کھلایا جاتا۔ ایک سال قحط کے سبب گھر میں کھانا کھلانے کو کچھ نہ تھا کہ ربیع الاول کا مہینہ آگیا۔ حسب دستور محفل میلاد ہوئی اور گھر میں موجود چنوں پر فاتحہ دے کر حاضرین میں تقسیم کیئے گئے۔ محفل کے اختتام پر والد صاحب کو سخت صدمہ تھا کہ حضور کا یوم شایانِ شان طور پر نہ منایا جا سکا لوگوں کو کھانا نہ کھلا

سکے۔ بار بار اس بات کی تکرار کرتے اسی رات خواب میں والد صاحب نے دیکھا کہ حضور اقدس ﷺ تشریف فرما ہیں آپ کے سامنے انواع واقسام کے کھانے رکھے ہیں اور بالکل سامنے وہ چنے رکھے تھے جو والد صاحب نے ایصال کئے تھے اور حضور ان چنوں کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے گویا یوں فرما رہے ہوں اے عبدالرحیم غم نہ کر، تیرے یہ چنے بھی ہمارے ہاں مقبول ہیں۔

مولانا عبدالحئی فرنگی محلی حقہّ پیتے تھے ایک مرتبہ حقہّ پی کر کلی کئے بغیر مولود شریف کی محفل میں شریک ہوئے۔ محفل میں اونگھ آ گئی۔ دیکھا حضور اقدس ﷺ تشریف فرما ہیں اور فرما رہے ہیں ''عبدالحئی تمہیں کچھ احساس ہے؟ ہماری محفل میں منہ صاف کئے بغیر آ گئے؟''

شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدینہ منورہ میں مقیم تھے۔ روز اپنی ریش سے حضور اقدس ﷺ کے روضے مبارک کی جاروب کشی کرتے۔ ایک رات خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔ حضور نے فرمایا عبدالحق ہندوستان جاؤ اور میرے دین کی خدمت کرو۔ صبح اٹھے تو روتے ہوئے روضہ مبارک پر آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ سے جدائی گوارہ نہیں خدارا مجھے اپنے آپ سے دور نہ کریں۔ دوسری رات پھر حضور اقدس ﷺ خواب میں تشریف لائے اور حکم دیا عبدالحق ہندوستان جاؤ اور میرے دین کی خدمت کرو۔ اگلی صبح شیخ عبدالحق پھر روتے ہوئے روضہ مبارک پر حاضر ہوئے اور نظر ثانی کے لئے درخواست گزار ہوئے۔ تیسری شب نبی کریم ﷺ پھر خواب میں تشریف لائے اور فرمایا عبدالحق ہندوستان جاؤ اور میرے دین کی خدمت کرو۔ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تم وہاں روز میری زیارت سے مشرف ہو گے۔ اور جب ہندوستان جاؤ تو میرے فقراء کے ساتھ نرمی کرنا۔ صبح جب بیدار ہوئے تو ہندوستان کے لئے رخت سفر باندھا۔ ہندوستان آ کر دہلی میں قیام پذیر ہوئے۔ درس و تدریس تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع کر دیا تھوڑے ہی عرصے میں سارے ہندوستان میں شہرت ہوگئی۔ جب سے ہندوستان آئے روز رات کو حضور کی پُر نور محفل میں حاضری نصیب ہوتی۔ دہلی میں ایک فقیر کا بڑا شہرہ تھا، اس کی

کرامات مشہور تھیں۔ شیخ عبدالحق کے علم میں جب اس کا تذکرہ آیا تو آپ کو حضور ﷺ کی بات یاد آئی کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میرے فقراء کے ساتھ نرمی کرنا۔ آپ اس فقیر کی زیارت و ملاقات کے لئے اس کے آستانہ پر گئے دیکھا مریدین کا اژدھام ہے۔ حضرت صاحب تشریف فرما ہیں۔ آپ بھی ایک کونے میں بیٹھ گئے۔ فقیر نے بھی آپ کو دیکھا، مریدین نے خبر دی کہ یہ وہی عبدالحق ہیں جن کا شہرہ ہندوستان میں ہے۔ شیخ عبدالحق نے دیکھا کہ ایک کونے میں بھنگ گھوٹی جا رہی تھی۔ خادم نے پیالہ بھر کر پہلے پیر صاحب کو پیش کی تو فقیر نے کہا پہلے مولوی صاحب (شیخ عبدالحق) کو پلاؤ۔ مرید نے پیالہ شیخ عبدالحق کو پیش کیا۔ آپ نے پینے سے انکار کیا۔ فقیر نے اصرار کیا پی لے پی لے۔ آپ نے فرمایا یہ اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک حرام ہے۔ فقیر نے پھر کہا پی لے نہیں تو پچھتائے گا۔ آپ نے پھر منع فرمایا تو اس نے داڑھی پر ہاتھ پھیر کر دھمکی دی نہیں پیئے گا تو دیکھ لینا''۔ شیخ عبدالحق وہاں سے اٹھے اور باہر آ گئے۔ جیسے ہی باہر آئے جسم میں بخار کی حرارت محسوس ہوئی۔ گھر پہنچے تو شدید بخار میں مبتلا ہو گئے۔ رات ہوئی، خواب میں حسب معمول حضور اقدس ﷺ کی محفل مبارکہ میں حاضری کے لئے پہنچے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ دروازے پر وہی فقیر راہ روکے کھڑا تھا۔ آپ نے کہا مجھے اندر جانے دو، کہنے لگا پہلے وعدہ کرو کہ پیئوں گا۔ آپ نے انکار کیا تو اس نے راہ دینے سے انکار کر دیا آنکھ کھلی تو بے حد پریشان ایک تو شدت کا بخار دوسرے حضور کی زیارت سے محرومی کا احساس۔ دوسری رات کو پھر خواب میں حضور کی بارگاہ تک پہنچے۔ دیکھا فقیر پھر راہ روکے کھڑا تھا آپ نے اندر جانا چاہا تو فقیر نے وہی اصرار کیا کہ پہلے وعدہ کرو کہ پیئوں گا آپ نے انکار کیا۔ آنکھ کھل گئی۔ تیسری شب پھر وہی معاملہ ہوا۔ فقیر سے تکرار جاری تھی کہ اندر سے حضور اقدس ﷺ کی آواز سنائی دی، کیا بات ہے عبدالحق تین دن سے نہیں آیا؟ آپ ﷺ کے ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ جو باہر کھڑا ہے اس نے روکا ہوا ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ''اس کتے سے کہہ دو کہ ہٹ جائے۔'' حضور کے دہن مقدسہ سے یہ لفظ نکلنا تھا کہ وہ فقیر اسی وقت کتا بن گیا اور راہ سے ہٹ گیا۔ شیخ عبدالحق اندر آئے۔ حضور ﷺ نے آپ کو گلے لگا لیا اور فرمایا

اے عبدالحق یہ تمہارے ساتھ امتحان تھا، تمہیں مبارک ہو کہ تم اس امتحان میں کامیاب ہوئے۔ آنکھ کھلی تو طبیعت ہشاش بشاش، بخار کا نام ونشان نہ تھا۔ اگلے دن آپ اسی فقیر کے آستانے پر گئے کہ دیکھیں اس کا کیا حال ہے۔ دیکھا وہی حسب سابق مریدین کا اژدھام تھا مگر حضرت صاحب نظر نہیں آ رہے تھے۔ آپ نے ان کے مریدین سے دریافت کیا۔ مریدین نے کہا ہم روز حجرے کا دروازہ کھولتے تھے تو حضرت صاحب باہر تشریف لاتے۔ آج جب دروازہ کھولا تو حضرت صاحب نظر نہ آئے البتہ ایک کتا حجرے سے نکل کر بھاگ گیا۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے مریدین کو سارا واقعہ بتایا۔ مریدین یہ سن کر تائب ہوئے اور آپ کی طرف رجوع کیا۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی انفاس العارفین میں لکھتے ہیں کہ میرے والد شاہ عبدالرحیم کو حضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔ والد صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ویسے تو آپ بڑے حسین و جمیل ہیں مگر وہ بات نظر نہیں آتی جو یوسف علیہ السلام میں تھی کہ زنانِ مصر نے مبہوط ہو کر انگلیاں تراش لیں اور انہیں احساس تک نہ ہوا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''اللہ نے میرے حسن کو اپنی غیرت کے پردوں میں چھپا رکھا ہے۔ اگر آشکار ہو جائے تو لوگوں کا حال اس سے بھی زیادہ ہو جو یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر زنان مصر کا ہوا۔ اگر وہ پردے اٹھ جائیں تو سارا عالم تاب نہ لا سکے، ہلاک ہو جائے''۔ عارفین فرماتے ہیں یہ سوال حضرت عائشہ صدیقہ نے حضور سے کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میرے جمال پر ستّر ہزار پردے ڈالے ہوئے ہیں۔ حضور نے ان میں سے ایک پردہ ہٹا دیا تو ایسا نور چمکا کہ سیدہ عائشہؓ بے ہوش ہو گئیں۔

ایک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

حکیم صوفی محمد طفیل اپنے چیچہ وطنی کے دوست کا قصہ بیان کرتے ہیں کہ وہ بارہ برس سے درود شریف پڑھ رہے تھے مگر رسول اللہ ﷺ کی زیارت باسعادت سے مشرف نہ ہوئے ایک روز مایوس ہو کر رسی لے کر خودکشی کے لئے پیڑ پر چڑھ گئے گلے میں پھندا لگایا اور کود گئے۔ حضور اقدس ﷺ نے انہیں راہ میں ہی کمر سے پکڑ کر بچا لیا۔ حضور کے ایسے

جلوے کی وہ تاب نہ لا سکے اور بے ہوش ہو گئے دو دن بعد ہوش آیا پھر مجذوب ہو گئے۔ بارہ سال زندہ رہ کر وصال فرما گئے۔ (زیارت النبی بحالت بیداری)

طبقات الکبریٰ میں امام عبدالوھاب شعرانی لکھتے ہیں کہ شیخ ابوالعباس مرسی نے فرمایا چالیس سال تک کبھی بھی میں حضور کے مشاہدے سے غائب نہ رہا۔ اگر ایک لمحہ کے لئے بھی میں حضور کے مشاہدے سے حجاب میں ہوں تو اپنے آپ کو مسلمان نہ سمجھوں۔

جن دنوں سیدنا حضرت عثمان غنی محصور تھے۔ حضرت عبداللہ بن سلام ان سے ملاقات کے لئے گئے۔ حضرت عثمان غنی نے فرمایا ابھی مجھے حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی آپ ﷺ نے مجھے ایک ڈول پانی پلایا اور فرمایا اگر تم چاہو تو دشمنوں کے خلاف تمہاری مدد کی جائے یا چاہو تو میرے ساتھ افطار کرو۔ حضرت عثمان غنی کو اسی روز بلوائیوں نے شہید کر دیا۔

مولانا محمد علی جوہر بیجا پور جیل میں قید تھے۔ ایک دن دوپہر کو نیم بیداری کی حالت میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ بیدار ہو کر دو رکعت شکرانے کے نفل ادا کئے اور یہ اشعار کہے ۔

ہر آن تسلی ہے، ہر آن تشفی ہے   ہر وقت ہے دلجوئی، ہر دم ہیں مداراتیں
کوثر کے تقاضے ہیں، تسنیم کے وعدے ہیں   ہر روز یہی چرچے، ہر رات یہی باتیں
معراج کی سی حاصل، سجدوں میں ہے کیفیت   اک فاسق و فاجر میں اور ایسی کراماتیں
بے مایہ سہی لیکن، شاید وہ بلا بھیجیں   بھیجیں ہیں درودوں کی کچھ ہم نے بھی سوغاتیں

امام احمد رضا خاں بریلوی متعدد بار حضور اقدس ﷺ کی خواب میں زیارت سے مشرف ہوئے۔ ایک مرتبہ مدینہ منورہ حاضر ہوئے تو روضہ اقدس کے سامنے ساری رات ادب سے کھڑے درود و سلام پڑھتے رہے اس امید پر کہ حالت بیداری میں حضور کی زیارت نصیب ہو جائے۔ مگر اس شرف سے محروم رہے۔ اگلے روز اس ہجر کی کیفیت میں یہ نعت کہی ۔

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
جو ترے در سے یار پھرتے ہیں در بدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں
اس گلی کا گداہوں میں جس میں مانگتے تاجدار پھرتے ہیں
کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضؔا تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں

رات کومواجھ شریف کے سامنے صرف یہ نعت پڑھ کرادب سے کھڑے ہوگئے۔ قسمت جاگ اٹھی اور حالت بیداری میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت باسعادت سے مشرف ہوئے۔

مناقب غوثیہ میں سید جلال الدین جہانیاں جہاں گشت کا واقعہ تحریر ہے۔فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر تھااور روز حضوری کی نیت سے تہجد کے وقت حضور ﷺ کے روضہ پر مراقبہ کرتا اور روز مراقبہ میں دیکھتا ایک بڑے باہیبت اور عظمت وکرامت والے بزرگ تشریف لاتے اور روضۂ اقدس میں داخل ہو جاتے۔ میں ان کے پیچھے جانے کی کوشش کرتا تو مجھے روک دیا جاتا۔تین دن تک یہ منظر دیکھتا رہا۔میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہیں؟ تو مجھے کہا گیا خاموش! حضور ﷺ تشریف فرما ہیں اور تم باتیں کرتے ہو۔پھر میں نے اپنے مرشد شیخ عبداللہ یافعی سے اس بات کا تذکرہ کیااور کہا کہ حضور ﷺ کی زیارت تو کبھی کبھی ہو جاتی ہے مگر حضور ﷺ کی مجلس میں حضوری اور ہم کلامی سے محروم ہوں۔میرے مرشد مجھے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے شیخ غوث الوریٰ کے پاس مدینہ سے باہر جنگل میں لے گئے۔ دیکھا ایک بڑی عظمت و ہیبت والے بزرگ تخت پر جلوہ افروز ہیں۔ اطراف میں بے شمار لوگ ہاتھ باندھے کھڑے ہیں۔حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں حضوری کے لئے اجازت نامے لکھے جا رہے ہیں اور وہ ہیبت وعظمت والے بزرگ ان پر دستخط فرما رہے ہیں۔ جب میں نزدیک ہوا تو پہچان گیا کہ یہ وہی بزرگ تھے جو روضۂ اقدس میں داخل ہوتے تھے۔امام یافعی نے عرض کیا یا غوث الاعظم! حضوری کا ایک اجازت نامہ اسے بھی دے دیں۔غوث الثقلین نے محبت سے فرمایا اسے تو میں اپنے ساتھ لے جاؤں گا۔آپ ؓ اٹھے اور مجھے اپنے ساتھ حضور اقدس ﷺ کی مجلس مبارکہ میں لے گئے۔ میں

آنجناب کی عنایت سے حضور کی زیارت، رفاقت، قربت اور ہم کلامی سے سرفراز ہوا۔ مجھے جو بھی نعمت ملی وہ سیدنا غوث الاعظم کی رحمت وعنایت سے ملی۔

فیوض الحرمین میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے فرمایا جب میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو میں نے حضور اقدس ﷺ کی روح مبارک کو ظاہراً وعیاناً دیکھا عالم ارواح میں، عالم مثال میں، اپنی آنکھوں سے بھی قریب تر۔ میں سمجھ گیا کہ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ حضور نمازوں میں تشریف لاتے ہیں امامت فرماتے ہیں یہ سب اسی دقیقہ کی باتیں ہیں۔ میں آنجناب کے روضہ اقدس کی طرف جب بھی متوجہ ہوا تو آپ ﷺ نے بصورت عظمت و ہیبت، کبھی جذب ومحبت اور کبھی انسیت وانشراح کی شکل میں جلوہ فرمایا اور کبھی سریان کی کیفیت میں حتیٰ کہ مجھ پر منکشف ہوا کہ تمام فضا حضور ﷺ کی روح مبارک سے لبریز ہے اور روح اقدس فضا میں تیز ہوا کی طرح موجیں مار رہی ہے اور یہ موجیں دیکھنے والوں کو ملاحظہ اقدس کی طرف نظر کرنے سے روک رہی ہیں (آڑ ہیں)۔ میں نے آپ ﷺ کو آپ کی اصل صورت مبارکہ میں بار بار دیکھا جبکہ میں آپ کو روحانیت میں دیکھنا چاہتا تھا۔ جس وقت میں نے آپ ﷺ پر سلام بھیجا تو آپ ﷺ خوش ہوئے اور انشراح فرمایا۔ یہ سب اس لئے ہے کہ آپ رحمۃ للعالمین ہیں اور یہ مسلک اہل سنت و الجماعت کا ہے۔

امام حسن بصری کو خواب میں حضور کی زیارت ہوئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا اے حسن اگر تو ماہ محرم میں یوم عاشور کو نفل پڑھ کر ثواب میری بیٹی کے بیٹوں کو بخشے تو میں تیری بخشش کا ضامن ہوں گا۔ (نافع الخلائق)

علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں میں ماہ محرم میں یکم تا دس محرم تک ہر شب 20 رکعت نفل پڑھ کر ثواب امام حسین کی روح پر فتوح کو بخشتا تھا۔ ایک رات خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں اپنے ہاتھ سے تجھے جنت میں داخل کروں گا۔

حضرت عبداللہ بن مبارک حج کے لئے گئے۔ فراغت کے بعد مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔ ایک رات خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ ﷺ

نے فرمایا جب تم بغداد جاؤ تو بہرام مجوسی کو میرا اسلام کہنا اور اسے جنت میں داخل ہونے کی بشارت دینا۔ بیدار ہوئے تو لاحول پڑھی کہ کہاں حضور اقدس ﷺ کہاں بہرام مجوسی۔ بغداد جا کر بہرام مجوسی کو تلاش کیا۔ پوچھا کہ تیرے کیا اعمال ہیں کہنے لگا سود کا کام کرتا ہوں۔ ایک لڑکی کو بیوی بنا کر گھر میں رکھا ہوا ہے ایک چار لڑکوں میں تقسیم کی ہوئی ہے جو اسے نان نفقہ دیتے ہیں۔عبداللہ بن مبارک نے فرمایا یہ سب حرام کام ہیں کوئی نیک کام بھی کیا ہے؟ بہرام سوچ میں پڑ گیا پھر کہنے لگا ایک دن ایام جشن میں ایک عورت گھر میں آئی کہنے لگی میرے چھوٹے چھوٹے بچے بھوک سے قریب المرگ ہیں کھانے کی خوشبو پر اندر آ گئی ہوں میں نے اسے کھانا دیا اور کہا جب بھی ضرورت ہو یہاں سے کھانا لے جایا کرو۔ وہ آتی ہے اور کھانا لے جاتی ہے۔عبداللہ بن مبارک نے بہرام کو اپنا خواب سنایا کہ میرے نبی ﷺ نے تجھے سلام کہا ہے اور جنت کی بشارت دی ہے۔ یہ سن کر بہرام عبداللہ بن مبارک کے قدموں پر گرا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوا اور ہمیشہ کے لئے ان تمام کاموں سے تائب ہو گیا۔ پھر ایک ہفتے میں ہی گناہوں کی ندامت سے روتے روتے مر گیا۔عبداللہ بن مبارک نے سنا تو اسے غسل دے کر مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا۔(انیس الواعظین)

حضرت عبداللہ بن مبارک ایک بار قافلے کے ہمراہ حج کے لئے گئے اثنائے راہ ایک جگہ قافلے نے قیام کیا۔آپ نے دیکھا کہ ایک عورت مری ہوئی بطخ کے پر نوچ رہی ہے۔آپ نے اس سے کہا یہ کیا کر رہی ہو، مردار کھانا حرام ہے۔اس عورت نے کہا اپنا کام کرو میں دین کے مسائل جانتی ہوں۔آپ کو بڑی حیرت ہوئی آپ کے بے حد اصرار پر اس عورت نے بتایا میں سیدزادی ہوں میری تین جوان بیٹیاں ہیں ہم پر تین دن کا فاقہ گزر گیا ہے اور شریعت میں ہے کہ جان بچانے کے لئے حرام مردار کھایا جا سکتا ہے۔آپ نے اس عورت سے کہا ذرا ٹھہرو۔آپ سالار قافلہ کے پاس گئے اور کہا میرا حج پر جانے کا ارادہ بدل گیا ہے تو میری رقم واپس کر دے۔سالار نے رقم واپس کر دی آپ اس عورت کے پاس گئے اور اسے ساری رقم 600 دینار دے کر واپس بغداد لوٹ آئے۔حج سے فراغت کے بعد جب آپ کے دوست احباب واپس لوٹے تو آپ نے انہیں مبارکباد دی۔ وہ بھی آپ کو حج

کی مبارکباد دینے لگے۔آپ نے کہا مجھے کیوں مبارکباد دیتے ہو میں تو راہ سے واپس لوٹ آیا تھا۔آپ کے دوست احباب نے کہا ہم نے آپ کو منیٰ، مزدلفہ، مکہ، مدینہ ہر جگہ دیکھا۔ آپ حیران ہوئے۔ رات کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ تو نے میری بیٹی کی مدد کی اللہ عزوجل نے ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے جو تیری شکل میں ہر سال حج کرے گا اور اس کا ثواب تجھے عطا کیا جائے گا۔

نزہتہ المجالس میں ہے۔احمد بن شمعون فرماتے ہیں۔میں نے خواب میں حضور اقدس ﷺ کو دیکھا حضور اقدس ﷺ نے فرمایا احمد بن حنبل اور بشر حافی کی قبروں کی زیارت کرنے والا مجھ سے قیامت کے روز حج اور عمرہ کے ثواب کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

حضرت مالک بن دینار کا ایک شب جمعہ ایک قبرستان سے گزر ہوا تو انہوں نے قبرستان میں نور چمکتا دیکھا انہوں نے دریافت کیا کہ یہ نور کیسا ہے تو کسی نے کہا کہ ایک مومن نے دو رکعت نفل پڑھ کر اہل قبور کو ایصال کیا یہ اسی کا نور ہے۔حضرت مالک بن دینار نے یہ سن کر اپنا معمول بنا لیا کہ ہر روز دو رکعت نفل نماز کا ثواب مرحومین کو ایصال کرتے۔ایک شب خواب میں حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے تجھے بخشا اور تیرے لئے جنت میں محل منیف بنایا۔ مالک بن دینار نے عرض کیا منیف کیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا سایہ کرنے والا۔

شیخ ابو موسیٰ زرہوتی خواب میں حضور اقدس ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوئے۔ عرض کیا یا رسول اللہ میلاد کے موقع پر لوگوں کا خوشیاں منانا آپ کو کیسا لگتا ہے۔حضور اقدس ﷺ نے فرمایا **من فرح بنا فرحنابہٖ**" جو ہم سے فرحت پاتا ہے ہم اس سے فرحت پاتے ہیں۔یعنی جو ہمارے ذکر سے خوش ہوتا ہے ہم اس کے ذکر سے خوش ہوتے ہیں۔ (خزینۃ الاصفیاء۔سیرت شامی)

محبوب الٰہی خواجہ نظام الدین اولیاء کی نماز جنازہ شاہ رکن عالم نے پڑھائی اور انہیں اپنے ہاتھوں سے لحد میں اتارا تو وہاں حضور اقدس ﷺ کا پرنور جلوہ دیکھا۔اس جلوہ مبارک کا ایسا اثر تھا کہ آپ باہر نکل کر فرط تاثیر سے بے ہوش ہو گئے۔

شاہ محمد آفاق مجددالف ثانی کی اولاد میں سے تھے اور حضرت شاہ فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی کے پیرومرشد تھے۔ شاہ محمد فاروق کو اپنے انجام بخیر ہونے کے بارے میں بڑا تردد تھا۔ ایک شب خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو اپنے بارے میں فکرمند ہے ارے جو تجھ سے محبت کرے گا اس کا بھی انجام بخیر ہوگا۔

شیخ ابوالمواھب شاذلی نے خواب میں حضور کو دیکھا۔ حضور نے ان کے منہ کا بوسہ لیا اور فرمایا میں اس منہ کو بوسہ دیتا ہوں جو مجھ پر ہزار بار دن میں اور ہزار بار رات میں درود بھیجتا ہے۔ حالانکہ میں تیرے ثواب بخشنے سے غنی ہوں۔ ایک اور شب خواب میں حضور اقدس ﷺ نے ان سے فرمایا ''ابوالمواھب! تیری وجہ سے میری امت کے ایک لاکھ امتی بخشے جائیں گے۔ میں نے سبب دریافت کیا تو فرمایا تو روز ایک ہزار بار درود شریف پڑھتا ہے اور اس کا ثواب مجھ کو بخشتا ہے۔

شانِ رسالتمآب ﷺ عارفین، کاملین کی نظر میں:

شیخ ابوالعباس، سید احمد کبیر رفاعی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس بیعت کے لئے گئے تو انہوں نے شیخ ابوالعباس کو شیخ عبدالرحیم کے پاس بھیجا۔ شیخ عبدالرحیم نے شیخ ابوالعباس سے پوچھا کیا تمہیں حضور اقدس ﷺ کی معرفت حاصل ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ تو شیخ عبدالرحیم نے روحانی توجہ فرمائی اس توجہ کے سبب شیخ ابوالعباس نے دیکھا کہ عرش وفرش، آسمان وزمین الغرض کائنات کی ہر شے میں حضور ﷺ کا نور مبارک موجود ہے۔ پھر شیخ عبدالرحیم نے وہی سوال پوچھا تو جواب دیا ہاں۔ شیخ عبدالرحیم نے فرمایا قطب، قطب اس وقت بنتا ہے، اوتاد اس وقت اوتاد بنتا ہے اور ولی تب ولی بنتا ہے جب اسے حضور ﷺ کی معرفت حاصل ہوجائے۔ (تحقیق العارفین فی الحقیقت سید المرسلین)

عارفین فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ کے صرف ظاہر پر نظر نہ رکھو۔ اس ظاہر کے پردے میں ایک باطن ہے جس کی حقیقت سے، حقیقت محمدیہ سے کما حقہٗ کوئی آگاہ نہیں۔ حضور ﷺ کی ایسی شان ہے کہ بایزید بسطامی فرماتے ہیں۔ جب میری روح حقیقت محمدیہ تک پہنچی تو راہ میں ہزاروں آگ کے دریا حائل پائے اور نور کے ہزاروں حجاب نظر آئے اور

عالم یہ تھا کہ اگر میں پہلے دریا میں قدم رکھتا تو جل کر برباد ہو جاتا۔ ہر چند میں نے کوشش کی کہ محمد ﷺ کے خیمے کی طناب تک ہی پہنچ جاؤں لیکن حقیقت محمد یہ تک نہ پہنچ سکا۔

پس آنحضرت ﷺ کو کوئی ادراک کرنے والا ادراک نہیں کر سکتا کوئی آپ کی حقیقت پر کماحقہٗ مطلع نہیں ہو سکتا۔ اللہ عزوجل کے سوا موجودات میں سے کسی کو بھی آپ ﷺ کی حقیقت کا علم نہیں اور جب کماحقہٗ آنجناب کا ادراک نہیں کر سکتا تو کماحقہٗ تعریف بھی نہیں کر سکتا۔

علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے جسم اور روح کے ساتھ زندہ ہیں۔ آپ جہاں چاہیں اطراف زمین میں اور عالم ملکوت میں تصرف کرتے ہیں اور آپ اس ہیئت پر ہیں جس پر آپ ظاہری وفات سے پہلے تھے۔ پس جب حق تعالیٰ کسی کو حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس سے حجاب دور کر دیتے ہیں اور وہ شخص آپ کو اسی حالت پر دیکھتا ہے جس پر آپ تھے۔

شیخ علی نور الدین حلبی رحمتہ اللہ علیہ امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کے اس کلام پر فرماتے ہیں کہ بات وہی ہے جو جلال الدین سیوطی نے فرمائی مگر ہم جو دیکھتے ہیں وہ اس سے بھی زیادہ اور خاص ہے۔ وہ یہ کہ آنجناب رسالت مآب ﷺ کے وجود مقدس سے کوئی جگہ خالی نہیں۔ نہ زماں نہ مکاں، نہ محل نہ امکاں، نہ عرش نہ کرسی، نہ لوح نہ قلم، نہ جنگل نہ سمندر۔ آپ ﷺ کے وجود مقدس سے سارا عالم اعلیٰ اس طرح پُر ہے جس طرح سارا عالم اسفل۔ (تحقیق العارفین فی الحقیقت سید المرسلین)

شیخ ابو المواھب شاذلی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے لئے موت نہیں۔ میری موت سے مراد صرف میرا اس شخص سے پوشیدہ ہونا ہے جسے معرفت الٰہی حاصل نہیں لیکن جسے معرفت حاصل ہے پس یہ میں ہوں کہ اسے دیکھتا ہوں اور وہ ہے کہ مجھے دیکھتا ہے۔

شیخ محمد مغربی رحمتہ اللہ علیہ حضور اقدس ﷺ کی شان میں فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ وہ سمندر ہیں جس سے رحمٰن کی خوشبوئیں جاری ہوئیں اور آپ ﷺ وہ

قطب ہیں جس پر موجودات کے افلاک گردش کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ وہ نور ہیں جو عوالم حق اور جبروت کے عرش سے چمکا ہے۔ آپ ﷺ وہ راز ہیں جو عوالم ملک وملکوت کے سورج سے روشن ہوا ہے۔ آپ ﷺ جملہ انوار کو فیض پہچانے والے آفتاب ہیں اور تمام اسرار کا احاطہ کرنے والی بارگاہ ہیں۔ (تحقیق العارفین فی الحقیقت سید المرسلین)

خزینہ معارف (ابریز شریف) میں شیخ عبدالعزیز دباغ رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ احمد بن عبداللہ غوث نے اپنے مرید سے کہا بیٹا اگر سیدنا محمد ﷺ کا نور نہ ہوتا تو زمین کے اسرار میں سے ایک سر بھی ظاہر نہ ہوتا۔ اگر آپ کا نور معظم نہ ہوتا تو کوئی چشمہ نہ ابلتا نہ کوئی دریا بہتا۔ آپ کا نور مبارک مارچ کے مہینہ میں یعنی موسم بہار کے شروع میں تمام بیجوں پر تین مرتبہ مہکتا ہے۔ جس کی برکت سے ان میں پھل آتا ہے۔ اگر نور محمدی نہ ہوتا تو کوئی تخم پھل نہ لاتا۔ بسا اوقات ذاتِ انسانی ایمان کے بوجھ کو اٹھانے سے عاجز آکر اسے پھینک دینے کا ارادہ کرتی ہے کہ دفعتاً نور محمدی مہکتا ہے اور بار ایمان کو اٹھانے میں مددگار ہو جاتا ہے۔ آپ ﷺ کے نور پاک کی برکت سے مومن کو ایمان شیریں اور پاکیزہ معلوم ہونے لگتا ہے اور وہ تباہ ہونے سے بچ جاتا ہے۔

تو روح محمدی، حقیقت محمدی اب بھی اس عالم کی روح رواں ہے۔ اس حقیقت محمدی سے استفادہ کا طریقہ بتاتے ہوئے حضرت شیخ محمد بن عبدالکریم السمان المدنی اپنے رسالہ 'التوجہ روحی' میں فرماتے ہیں 'اے طالب تو اپنی آنکھ بند کر کے دل کی بینائی سے یہ ملاحظہ کر کہ سارا عالم آنحضرت سے پُر ہے۔ آپ اس عالم کا عین ہیں (اس عالم کی حقیقت، اس عالم کی روح ہیں)۔ آپ نورِ محض ہیں جو ساری کائنات میں پھیلا ہوا ہے اور محسوس کر کہ تو اس نور میں غرق ہے۔ پس جب تجھ کو اس نور میں استغراق، محویت اور غائب ہونا حاصل ہو گا اس وقت تو مقام فنا کے ساتھ متصف ہو جائے گا اور جس کسی کو بھی حضور ﷺ میں فنا کا مقام حاصل ہوا اس نے آپ ﷺ کی محبت کا ذوق حاصل کیا۔

اس کے بعد فناء الفناء کا مقام ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی طرف متوجہ ہوتے وقت یہ محسوس کرے کہ حضور ﷺ خود اپنی ذات کی طرف متوجہ ہیں یہاں تک

کہ تو حضور ﷺ کی ذات مقدسہ میں محو ہو جائے اور حضور پر درود شریف پڑھتے وقت بھی یہ تصور کر کہ درود شریف پڑھنے والے خود حضور ہیں نہ کہ تو ہے۔ کیونکہ تو خود اور تمام چیزیں حضور کے نور سے پیدا ہوئیں۔ تمام ذرات عالم میں سے ہر ذرہ حضور سے موجود ہے۔ ہر ذرہ میں اس مخفی تعلق کا راز موجود ہے اور تو بھی جملہ اشیاء میں سے ایک شہ ہے تجھ میں بھی حضور ﷺ سے تعلق کا راز موجود ہے۔ پس وہی راز محمدی جو تجھ میں پوشیدہ ہے حضور کی طرف متوجہ ہے اور ہمیشہ یہ راز تیری توجہ کے موافق تجھ پر غالب ہوتا رہے گا حتی کہ تو حضور ﷺ میں مستغرق ہو جائے گا اور ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف مسلسل ترقی کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ مقام بقا میں منتقل ہو گا بس اس وقت تو انسان کامل حقیقت محمدی کا وارث اور کمالات مصطفوی کا جامع ہو گا۔ (تحقیق العارفین فی الحقیقت سید المرسلین)


تصوف کے حقائق
بارہ امام
شرح فتوح الغیب
تقریریں
احمد حسن قادری
سلطان فقر
شرح اسماء النبی